96 بیانات

بیاناتِ عطّاریہ

جلد 1

صفحات:385

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات

بیاناتِ عطاریہ (جلد 1)

مؤلف:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم جو کچھ پڑھیں گے **یاد** رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ، وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ، یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

ترجمہ: اے **اللہ** پاک! ہم پر عِلْم و حِکْمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحْمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُستطرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالِب
۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیانات عطاریہ (جلد 1)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نظر میں (جلد 1 تا 8)

جلد 1 (1) غفلت (2) پُراَسرار خَزانہ (3) خزانے کی اَنبار (4) بادشاہوں کے ہڈّیاں (5) کفن چوروں کے انکشافات (6) بُری موت کے اسباب (7) مُردے کی بے بسی (8) مُردے کے صدمے (9) قَبر کی پہلی رات (10) قَبر کا اِمتحان (11) قِیامت کا اِمتحان (12) پُل صِراط کی دَہشت

جلد 2 (13) سَمُندری گُنبد (14) احتِرام مسلم (15) زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16) شیطان کے بعض ہتھیار (17) ظُلم کا انجام (18) عَفو و دَرگُزر کی فضیلت (19) ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کر لی (20) بسنت میلا (21) باحَیا نوجوان (22) مدینے کی مچھلی (23) زخمی سانپ (24) اسلامی پردہ

جلد 3 (25) انمول ہیرے (26) ویران محل (27) نَہَر کی صدائیں (28) جنّتی محل کا سودا (29) میں سُدھرنا چاہتا ہوں (30) پُراَسرار بھکاری (31) کالے بچھو (32) ٹی وی کی تباہ کاریاں (33) گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34) سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (35) وُضُو اور سائنس (36) قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد 4 (37) تِلاوت کی فضیلت (38) ثواب بڑھانے کے نسخے (39) نیک بننے کا نسخہ (40) گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41) مسجِدیں خوشبو دار رکھئے (42) مِسواک شریف کی فضائل (43) کفن کی واپسی (44) آقا کا مہینا (45) ابلق گھوڑے سوار (46) میٹھے بول (47) خاموش شہزادہ (48) فاتحہ و ایصال ثواب کا طریقہ

جلد 5 (49) خود کشی کا عِلاج (50) ناراضیوں کا عِلاج (51) غصّے کا عِلاج (52) وسوسے اور ان کا عِلاج (53) چڑیا اور اندھا سانپ (54) بیمار عابد (55) مینڈک سوار بچھو (56) مدنی وصیّت نامہ (57) قبر والوں کی 25 حِکایات (58) ذِکر والی نعت خوانی (59) نعت خواں اور نذرانہ (60) بجلی اِستِعمال کرنے کے مدنی پھول

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

''پیارے اَحمد رضا'' کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿١﴾ اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

﴿٢﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ''اللہ پاک'' کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ''پاک'' یا ''کریم'' وغیرہ کلماتِ ثنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ''سرکار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچّھی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

بیان: 1

غفلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غفلت

غَفلت اُڑا کر یہ رِسالہ (25 صَفْحات) مُکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں ھلچل مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فِردَوسُ الْاَخبار ج ۵ ص ۳۷۵ حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کی اینٹ

مَنقول ہے: ایک نیک شَخْص کو کہیں سے **سونے کی اینٹ** ہاتھ لگ گئی۔ وہ دولت کی مَحبَّت میں مَسْت ہوکر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے احمد آباد (الھند) میں ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (۳۰ رجب ۱۴۱۸ھ /30-12-1997) فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

میں بہُت اچّھے اچّھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سِلواؤں گا اور بہُت سارے خُدّام اپناؤں گا۔ اَلْغَرَض مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصوُّرات میں گم ہوکر اُس رات ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ سے یکسر غافِل ہوگیا۔ صُبْح اِسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا، اِتّفاقاً قبرِستان کے قریب سے اُس کا گزر ہوا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک شَخْص اِینٹیں بنانے کے لیے ایک قَبْر پر مِٹّی گوندھ رہا ہے، یہ مَنظر دیکھ کر یک دم اُس کی آنکھوں سے **غفلت** کا پردہ ہٹ گیا اور اِس تصوُّر سے اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قَبْر کی مِٹّی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے، آہ! میرے عالیشان مکانات اور عُمدہ مَلبوسات وغیرہ دھرے کے دھرے رَہ جائیں گے لہٰذا **سونے کی اینٹ** سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر **غَفلت** میں گنوانا ہے، ہاں اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے لگانا چاہیے۔ چُنانچِہ اُس نے **سونے کی اینٹ** تَرْک کی اور زُہْد وقَناعت اختِیار کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غَفلت کے اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی دُنیا کی کثرت کی صُورت میں ملنے والی نعمت میں سراسر **غَفلت** کا اندیشہ ہے، جو دُنیوی نعمت سے دل لگاتا ہے وہ **غَفلت** کا شِکار ہوکر رَہ جاتا ہے، **غَفلت** پھر **غَفلت** ہے، غَفلت بندے کو ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ سے دُور کردیتی ہے۔

اچھّی تجارت بھی نعمت ہے، دولت بھی نعمت ہے، عالیشان مکان بھی نعمت ہے، عُمدہ سُواری بھی نعمت ہے، ماں باپ کے لیے اولاد بھی نعمت ہے کسی بھی دُنیوی نعمت میں ضَرورت سے زِیادہ مشغولیّت باعِثِ **غَفلت** ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 **سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن** کی آیت 9 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨

ترجَمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر سے غافِل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وُہی لوگ نقصان میں ہیں۔

اِس آیتِ مُقدَّسہ سے ان لوگوں کو درسِ عبرت حاصِل کرنا چاہئے کہ جن کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے اور نَماز کے لیے بُلایا جاتا ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں: ''جناب! ہم تو اپنے رِزْق کی فِکْر میں لگے رہتے ہیں، روزی کمانا اور بال بچّوں کی خدمت کرنا بھی تو عِبادت ہے ہمیں جب اِس سے فُرصت ملے گی تو آپ کے ساتھ مسجِد میں بھی چلیں گے۔''

یقیناً ایسی باتیں **غفلت** ہی کرواتی ہے۔

مُردے کی چیخ وپکار بے کار ہے

صِرْف اور صِرْف دنیا کے دَھن کی فِراوانی کی دُھن میں مگن رہنے والوں، حُصولِ مال کی خاطِر دُنیا کے مختلِف مَمالِک میں بھٹکتے پھرنے والوں مگر مسجِد کی حاضِری سے

کتْرانے والوں، اپنے مکانات کے ڈیکوریشن پر پانی کی طرح پیسہ بہانے والوں مگر راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خَرْچ کرنے سے جی چُرانے والوں، دولت میں اِضافے کے لیے مختلف گُر اپنانے والوں مگر نیکیوں میں بَرَکت کے مُعامَلے میں بے نیاز رہنے والوں کو خوابِ غَفلت سے بیدار ہو کر جَھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک آکر روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں فوم کے آرام دِہ گدّے سے مُزَیَّن خوبصورت پلنگ سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی خوفناک اندھیری قَبْر میں سُلا دے اور وہ چِلّاتے رَہ جائیں کہ یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مجھے دوبارہ دُنیا میں بھیج دے تاکہ وہاں جا کر میں تیری عِبادت کروں۔ مولیٰ (عَزَّوَجَلَّ)! دوبارہ دُنیا میں پہنچادے میں وعدہ کرتا ہوں اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹادوں گا....... پانچوں نَمازیں مسجِد کے اندر پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا، تہَجُّد بھی کبھی نہیں چھوڑوں گا بلکہ مسجِد ہی میں پڑا رہوں گا....... داڑھی تو داڑھی زُلفیں بھی بڑھالوں گا..... سَر پر ہر وَقْت عِمامہ شریف کا تاج سجائے رہوں گا....... یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے واپَس بھیج دے.......ایک بار پھر مُہْلَت دے دے دُنیا سے فیشن کا خاتِمہ کر کے ہرطرف سنّتوں کا پرچم لہرادوں گا.......پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ! صِرْف اور صِرْف ایک بار مُہْلَت عطا فرما دے تاکہ میں خوب نیکیاں کر لوں .... رات دن گناہوں میں مشغول رہنے والے غَفلت شِعاروں کی موت کے بعد چیخ و پکار یقیناً لا حاصِل رہے گی۔ قراٰنِ پاک پہلے ہی سے مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔نَبْ۔بِہ یعنی خبردار) کر چکا ہے چُنانچِہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 10 اور 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ(۱۰) وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠(۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خَرْچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے رب! تُو نے مجھے تھوڑی مدّت تک کیوں مُہلَت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا، اور ہرگز اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کسی جان کو مُہلَت نہ دے گا جب اُسکا وعدہ آجائے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے
بَغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کِرموں[1] نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا[2] ہے

نہ بَیلی[3] ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی[4]
تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی[5] عمل نے کام آنا ہے

کہاں ہے زورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی!
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا! یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آویں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے

جہاں کے شُغْل[6] میں شاغِل[7]، خُدا کے ذِکْر سے غافِل
کرے دعوٰی کہ یہ دنیا مِرا دائم[8] ٹھکانہ

غُلام اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی[9] پر نہ ہو غَرَّہ[10]
خُدا کی یاد کر ہر دَم کہ جس نے کام آنا ہے

مدینہ

۱ کیڑوں ۲ تکیہ ۳ مددگار ۴ ماں ۵ پاگل ۶ کام ۷ مشغول ۸ ہمیشہ ۹ زندگی ۱۰ مغرور

انوکھی نَدامَت

''مُکاشَفۃُ الْقُلُوب'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعلی دَقّاق علیہِ رَحمۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: ایک بَہُت بڑے ولیُّ اللہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سَخْت بیمار تھے، میں عِیادت کے لیے حاضِر ہوا، اِردگرد مُعتَقِدین کا ہُجُوم تھا، وہ بُزُرگ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رو رہے تھے۔ میں نے عَرْض کی: اے شیخ! کیا دنیا چُھوٹنے پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ نَمازیں قَضا ہونے پر رَو رہا ہوں۔ میں نے عَرْض کی: حُضُور! آپ کی نَمازیں کیونکر قضا ہوگئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سَجدہ کیا تو **غَفلت** کے ساتھ اور جب سَجدہ سے سر اٹھایا تو **غَفلت** کے ساتھ اور اب **غَفلت** ہی میں موت سے ہم آغوش ہو رہا ہوں، پھر ایک آہِ سَرد دلِ پُر دَرْد سے کھینچ کر چار عَرَبی اَشعار پڑھے جن کا ترجَمہ یہ ہے: ﴿1﴾ میں نے اپنے حَشْر، قِیامت کے دن اور قَبْر میں اپنے رُخسار کے پڑا ہونے کے بارے میں غور کیا ﴿2﴾ اِتنی عزّت و رِفْعت کے بعد میں اکیلا پڑا ہوں گا اور اپنے جُرْم کی بِناء پر رَہْن (یعنی گِروی) ہوں گا اور خاک ہی میرا تکیہ ہوگی ﴿3﴾ میں نے اپنے حِساب کی طَوالت اور نامۂ اعمال دیئے جانے کے وَقْت کی رُسوائی کے بارے میں بھی سوچا ﴿4﴾ مگر اے مجھے پیدا کرنے والے اور مجھے پالنے والے! مجھے تجھ سے رَحْمت کی اُمّید ہے، تُو ہی میری خطاؤں کو بخشنے والا ہے۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۲۲)

روتا ہوا داخِلِ جہنّم ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں کس قَدَر عبرت ہے۔ ذرا ان **اللہ** والوں

کو دیکھئے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بسر ہوتا ہے مگر پھر بھی انکساری کا عالَم یہ ہے کہ اپنی عبادات و رِیاضات کو کسی خاطِر میں نہیں لاتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے ہیں۔اُن غفلت کے ماروں پر صد کروڑ افسوس کہ نیکی کے نُون کا نُکتہ تک جن کے پلّے نہیں، اِخلاص کا دُور دُور تک نام ونشان نہیں مگر حال یہ ہے کہ اپنی عبادَتوں کے بُلند بانگ دعوے کرتے نہیں تھکتے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوُجُود خوفِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے تھر تھَراتے کپکپاتے اور ٹَپ ٹَپ آنسو گراتے ہیں، مگر غفلت شِعار بندوں کا حال یہ ہے کہ بے دھڑک معصیَت کا سلسلہ چلاتے ، اپنے گناہوں کا عام اِعلان سُناتے اور پھر اس پر زور زور سے قَہقَہے لگاتے ذرا نہیں لَجاتے ،کان کھول کر سنئے ! حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ’’جو ہنس ہنس کر گناہ کرے گا وہ روتا ہوا جہنَّم میں داخِل ہوگا۔‘‘ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۲۷۵)

اگر ایمان برباد ہو گیا تو..........

ہنس ہنس کر جھوٹ بولنے والوں ،ہنس ہنس کر وعدہ خِلافی کرنے والوں ،ہنس ہنس کر ملاوٹ والا مال بیچنے والوں ،ہنس ہنس کر فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں اور گانے باجے سننے والوں ،ہنس ہنس کر مسلمانوں کو ستانے اور بِلا اِجازتِ شَرْعی اُن کی دل آزاریاں کرنے والوں کیلئے **لمحۂ فکریہ** ہے،اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور اُس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور **غَفلت** کے سبب دِیدہ دِلیری کے ساتھ ہنس ہنس کر

گناہوں کا اِرتِکاب کرنے کے باعث ایمان برباد ہوگیا اور جہنَّم مقدَّر بن گیا تو کیا بنے گا! ذرا دل کے کانوں سے خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان سنئے! چُنانچِہ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت 82 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بَہُت روئیں۔

موت کے تین قاصِد

مَنقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں دوستی تھی۔ ایک بار جب حضرتِ سیِّدُنا مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِسْتِفسار فرمایا کہ آپ ملاقات کے لیے تشریف لائے ہیں یا میری رُوح قَبْض کرنے کے لیے؟ کہا: ملاقات کے لیے۔ فرمایا: مجھے وفات دینے سے قَبْل میرے پاس اپنے **قاصِد** بھیج دینا۔ مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: میں آپ کی طرف دو یا **تین قاصِد** بھیج دوں گا۔ چُنانچِہ جب رُوح قَبْض کرنے کے لیے مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ارشاد فرمایا: آپ نے میری وفات سے قَبْل قاصِد بھیجنے تھے وہ کیا ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: **سیاہ یعنی کالے بالوں کے بعد سفید بال، جِسمانی طاقت کے بعد کمزوری اور سیدھی کمر کے بعد کمر**

کا جُھکاؤ، اے یعقوب (عَلَیْہِ السَّلام) !موت سے پہلے انسان کی طرف میرے قاصِد ہی تو ہیں۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ۲۱)

ایک عَرَبی شاعر کے ان دو۲ اَشعار میں کس قَدَر عِبرت ہے: ؎

مَضَی الدَّھْرُ وَالْاَیَّامُ وَالذَّنْبُ حَاصِلٌ　　وَجَاءَ رَسُوْلُ الْمَوْتِ وَالْقَلْبُ غَافِلٌ

نَعِیْمُكَ فِی الدُّنْیَا غُرُوْرٌ وَّحَسْرَۃٌ　　وَعَیْشُكَ فِی الدُّنْیَا مُحَالٌ وَّبَاطِلٌ

ترجَمۂ اَشعار : ﴿۱﴾ وَقْت اور دن گزر گئے مگر گناہ باقی ہیں، موت کا فِرِشتہ آ پہنچا اور دل غافِل ہیں ﴿۲﴾ تجھے دُنیا میں ملنے والی نعمتیں دھوکا اور تیرے لیے باعثِ حسرت ہیں، اور دُنیا میں دائمی یعنی ہمیشہ باقی رہنے والی راحتیں پانے کا تصوُّر تیری خام خیالی (یعنی غَلَط فہمی) ہے۔ (ایضاً ص ۲۲)

بیماری بھی موت کا قاصِد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ موت کے آنے سے پہلے مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے قاصِد بھیجتے ہیں۔ بیان کردہ تین قاصِدِین کے علاوہ بھی احادیثِ مُبارَکہ میں مزید قاصِدِین کا تذکرہ ملتا ہے۔ چُنانچِہ **مَرَض، کانوں اور آنکھوں کا تَغَیُّر** (یعنی پہلے نَظَر اچّھی ہونا پھر کمزور پڑ جانا اور سننے کی طاقت کی دُرُستی کے بعد بہرا پن کی آمد) **بھی موت کے قاصِد ہیں۔** ہم میں سے بَہُت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کے پاس مَلَكُ الْموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قاصِد تشریف لا چکے ہوں گے مگر کیا کہیے اِس **غَفلت** کا! اگر سیاہ بالوں کے بعد سفید بال ہونے لگتے ہیں حالانکہ یہ **موت کا قاصِد** ہے مگر بندہ اپنے دل کو

ڈھارس دینے کے لیے کہتا ہے کہ یہ تو نزلے سے بال سفید ہو گئے ہیں! اِسی طرح بیماری جو کہ موت کا نُمایاں قاصِد ہے مگر اس میں بھی سراسر **غَفلت** برتی جاتی ہے حالانکہ ''بیماری'' ہی کے سبب روزانہ بے شمار اَفراد موت کا شکار ہوتے ہیں! مریض کو تو بَہُت زیادہ موت یاد آنی چاہئے کہ کیا معلوم جو **بیماری** معمولی لگ رہی ہے وُہی مُہلِک صورت اختِیار کر کے آن کی آن میں فَنا کے گھاٹ اُتار دے پھر اپنے روئیں دھوئیں، دشمن خوشیاں منائیں اور مرنے والا موت سے **غافِل مریض** مَنوں مِٹّی تلے اندھیری قَبْر میں جا پڑے! آہ! اب مرنے والا ہوگا اور اُس کے اچّھے بُرے اَعمال۔

جہنَّم کے دروازے پر نام

اے آج کے جنابو اور کل کے مرحومو! یاد رکھئے! جو گناہوں پر اَڑا رہا وہ راستہ بھول گیا، غفلتوں اور بے عملیوں کی تاریکیوں میں بھٹک گیا اور خدا و مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضیوں کی صورت میں قَبْر و آخِرت کے عذابوں میں پھنس کر رہ گیا، اب پچھتانے اور سر پچھاڑنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، اب بھی موقع ہے جلد تر اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کر کے نمازوں، رَمَضانُ الْمبارَك کے روزوں اور سنّتوں بھری زندگی گزارنے کا عہْد کر لیجئے۔ **سنئے!** سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو کوئی ایک نماز بھی قَصْداً ترک کر دے گا، اُس کا نام جہنَّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخِل ہوگا۔(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۷ ص ۲۹۹

حدیث ۱۰۵۹۰) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ارشادِ عبرت بنیاد ہے: جو ماہ رَمَضان کا ایک روزہ بھی بلاعُذْر رِشَرْعی و مَرَض قضا کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے روزے اُسکی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔ (ترمِذی ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۲۳)

آنکھوں میں آگ

عورَتوں کو تاڑنے والوں، اَمْرَدوں کے ساتھ بدنِگاہی کرنے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے اور غیبتیں سننے والوں کو چاہئے کہ جھٹ توبہ کریں ورنہ یقیناً عذاب سَہا نہ جائیگا، مَنقول ہے: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔ (مُکاشَفةُ الْقُلوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عبدُ الرَّحْمٰن بن جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسْن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہْر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حِفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔ (بَحرُ الدُّموع ص ۱۷۱)

آنکھوں اور کانوں میں کیل

حضرتِ سیِّدُنا امام حافِظ ابُوالْقاسِم سُلَیمان **طَبَرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: میرے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مَنظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگوں

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔(حاکم)

کی آنکھوں اور کانوں میں کِیل ٹُھکے ہوئے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عَرْض کی گئی: یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے اور وہ سنتے ہیں جو انہیں نہیں سننا چاہیے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۸ ص۱۵۶ حدیث۷۶۶۶) یعنی حرام دیکھنے اور سننے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کِیل ٹُھکے ہوئے ہیں۔ خبردار! شیطان کے دھوکے میں آکر ٹی وی پر خبریں بھی نہ دیکھا کریں کہ خبروں کا بے پردہ عورتوں سے پاک ہونا دشوار ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مَرْد عورت کو دیکھے یا عورت مَرْد کو بشَہْوَت دیکھے یہ دونوں کام حرام ہیں اور ہر فِعْلِ حرام جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔(وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالٰی)

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ

مَنقول ہے: ''جو شخص شَہْوَت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسْن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (هِدایه ج۲ ص۳۶۸) یقیناً **بھابھی** بھی اَجْنَبِیّہ ہی ہے۔ جو **دَیْوَر و جیٹھ** اپنی **بھابھی** کو قَصْداً دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچّی توبہ کرلیں۔ **بھابھی** اگر **دَیْوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی اور **دَیْوَر** و بھابھی بد نِگاہی، آپسی بے تکلُّفی و ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کی دَلدَل میں مزید دھنستے چلے

جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جَیٹھ اور دَیوَر و بھابھی کا آپَس میں بِلا ضَرورت و بے تکلُّفی سے گفتگو کرنا بھی مُسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے! بھلائی اِسی میں ہے کہ نہ ایک دوسرے کو دیکھیں اور نہ ہی آپَس میں بِلا ضَرورت اور بے تکلُّفی سے بات چیت کریں۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قَصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَیْوَر وجَیٹھ اور بھابھی وغیرہ خبردار رہیں کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَان'' یعنی آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔ (مُسنَد اِمام احمد ج۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) بَہَر حال اگر ایک گھر میں رَہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامَحْرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چِہرہ کھولنے کی تو اجازت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدن یا سَر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُست نہ ہوں کہ بدن کے اَعضاءِ جِسْم کی ہَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔

آتش پرستوں جیسی صورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! داڑھی مُنڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں کام حرام ہیں۔ سیِّدُنا امام مسلِم رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نَقْل کرتے ہیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''**مُونچھیں خوب پَسْت کرو**

اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور مَجوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) جیسی صورت مت بناؤ۔" (مُسلِم ص ١٥٤ حدیث ٢٦٠) اِس فرمانِ والا شان میں مسلمان کی غیرت کو للکار رہے، کیسی عجیب وغریب بات ہے کہ دعویٰ مَحَبَّتِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کرے اور شکل وصُورت دشمنانِ مصطَفٰے جیسی بنائے۔ ؎

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟

کیوں عِشق کا چِہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

کون کس سے پردہ کرے؟

پردے میں رَہ کر مجھے سننے والی اسلامی بہنو! تم بھی سنو! بے پردَگی حرام ہے، غَیر مَرْدوں کو بَشَہوَت دیکھنا حرام ہے اور فِعْلِ حرام جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چچا زاد، تایا زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچی، تائی، مُمانی ان سب کا پردہ ہے، بھابھی اور دیور وجیٹھ کا پردہ ہے، سالی اور بہنوئی کا پردہ ہے حتّٰی کہ نامَحْرم پیر اور مُریدَنی کا بھی پردہ ہے، مُریدَنی اپنے پیر صاحِب کا ہاتھ نہیں چوم سکتی، سر کے بالوں پر مُرشِد سے ہاتھ نہیں پِھرواسکتی، لڑکی جب نو ٩ برَس کی ہو اُس کو پردہ شروع کروایئے اور لڑکا جب بارہ ١٢ برس کا ہوجائے اُسے عورَتوں سے بچایئے۔

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

(مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَرْدوں کو دیکھا جن کی کھالیں **آگ کی قینچیوں** سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغُو غا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخِ بغداد ج ۱ ص ٤١٥) یاد رکھئے! نَیل پالِش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وُضو کرنے سے نہ وُضو ہوتا ہے نہ ہی نہانے سے غُسْل اُترتا ہے، جب وُضو و غُسْل نہ ہو تو نَماز بھی نہیں ہوتی، اسلامی بہنوں کی خدمت میں میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ **مَدَنی بُرقع** اَوڑھا کریں، نیز ایسے دستانوں اور جُرابوں کا اِہتِمام فرمائیں جن میں سے ہاتھ پاؤں کی رنگت نہ جَھلکتی ہو، غیر مَرْدوں کے آگے اپنی ہتھیلیاں اور پاؤں کے پنجے بھی ہرگز ظاہِر نہ کیا کریں۔

قضا عُمری کرلیجئے

اگر خدانخواستہ نَماز روزے رَہ گئے ہیں تو اُن کا حِساب لگا کر **قَضا عُمری** فرما لیجئے، اور تاخیر کی توبہ بھی کرلیجئے، نَماز کی قضا عُمری کا آسان طریقہ معلوم کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' ہَدِیَّۃً حاصِل کرلیجئے۔ اس میں وُضو، غُسْل، نَماز اور قَضا عُمری وغیرہ کے وہ اَھَم ترین اَحکام بیان کیے گئے ہیں کہ پڑھ کر شاید آپ بول اُٹھیں، افسوس! اب تک وُضو و غُسْل اور نَماز کی دُرُست ادائیگی سے محرومی ہی رہی ہے!

اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اب تمام اسلامی بھائی دل کے پکّے عَزْم کے ساتھ ہاتھ لہرا لہرا کر اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فلک شِگاف نعروں کے ذَرِیْعے اپنے مَدَنی جذبات کا اظہار کیجئے۔ نیّت کیجئے، اب میری کوئی نَماز قَضا نہیں ہوگی۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) رَمَضانُ الْمبارَك کا کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) فلمیں ڈِرامے نہیں دیکھوں گا۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) گانے باجے نہیں سنوں گا۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) داڑھی نہیں مُنڈ واؤں گا۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) ایک مُٹّھی سے نہیں گھٹاؤں گا۔ (اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہار

آپ سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے، عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فِکْرِ مدینہ کے ذَرِیْعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو گا۔ آئیے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں: اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل بھی جذباتِ تَاَثُّر سے سینے کے اندر جھوم اُٹھے گا اور اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سینہ باغِ مدینہ بن جائے گا۔

محمّد اِحسان عطّاری کا لاشہ

بابُ الْمدینہ کراچی کے عَلاقے **گُلبہار** کے ایک ماڈَرن نوجوان بنام محمد اِحسان

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے ذَرِیْعے سرکارِ بغداد حُضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُرید بن گئے۔ سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا۔ ان کا رُخ **ایک مُٹّھی داڑھی** کے ذَرِیْعے مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر مستِقل طور پر سبز سبز عمامہ کے تاج سے سرسبز وشاداب ہوگیا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مَدرَسَۃُ الْمدینہ (بالِغان) میں قراٰنِ پاک ناظِرہ خَتْم کرلیا اور لوگوں کے پاس خود جا جا کر **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچانے اور **اِنفرادی کوشش** فرمانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں دَرْد محسوس ہوا، عِلاج بھی کروایا مگر ''دَرْد بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مِصداق گلے کے مَرَض نے بَہُت زِیادہ شدّت اختِیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ الْموت ہوگئے، اِسی حالت میں انہوں نے سگِ مدینہ عُفِیَ عُنْہُ کا **مَدَنی وصیّت نامہ** جو کہ مکتبۃُ الْمدینہ سے ہَدِیَّۃً ملتا ہے اُسے سامنے رکھ کر اپنا ''وصیّت نامہ'' تیّار کروا کر دعوتِ اسلامی کے علاقائی ذمّے دار کے حوالے کردیا اور پھر سدا کے لیے آنکھیں مُوندلیں۔ بوقتِ وفات ان کی عُمْر تقریباً 35 سال ہوگی، انہیں ''گُلبہار'' کے قبرِستان میں سپُردِ خاک کردیا گیا، حسبِ وَصیَّت ان کی قَبْر کے پاس کم وبیش بارہ گھنٹے تک اسلامی بھائیوں نے ''اجتماعِ ذِکرونعت'' جاری رکھا۔ وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل، 6 جُمادَی الْاٰخِرہ ۱۴۱۸ھ (97-10-7) کا واقِعہ ہے کہ ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان عطّاری کا جنازہ اُسی قبرِستان میں لایا گیا، کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد

اِحسان عطّاری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کی قَبْر پر فاتحہ کے لیے آئے تو یہ منظر دیکھ کر اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ قَبْر کی ایک جانب بَہُت بڑا شِگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قَبْل وفات پانے والے مرحوم محمد اِحسان عطّاری سر پر سبز سبز عِمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اَوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔ آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک لوگ محمد اِحسان عطّاری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کے کفَن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زِیارت کرتے رہے۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بارے میں غَلَط فَہمیوں کا شکار رہنے والے بعض اَفراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم فَضْل وکرم کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہَدہ کرکے تحسین وآفرین پکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے مُحِب بن گئے۔

جو اپنی زندگی میں سنّتیں اُن کی سجاتے ہیں
خدا و مصطَفٰی اپنا انہیں پیارا بناتے ہیں

شہیدِ دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ کوئی نیا واقِعہ نہیں شاید آپ کو یاد ہوگا کہ 25 رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۱۶ھ کو مرکزُ الْاولیاء **لاہور** میں سنّتوں کے ادنیٰ خادِم سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کی جان لینے کی کوشِش کے نتیجے میں **دعوتِ اسلامی** کے دو **مُبلّغین حاجی اُحُد رضا عطّاری اور محمد سجّاد عطّاری** رَحِمَہُمَا اللہُ البَارِی شہید ہوئے تھے۔ تقریباً آٹھ ماہ کے بعد

مرکزُ الْاَولیاء میں ہونے والی شدید بارِشوں کے نتیجے میں **شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحُد رضا عطّاری** علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی کی قَبْرِ مُنْہَدِم ہوگئی تھی، جب مجبوراً قبْرکُشائی کی گئی تو ان کی لاش بِالکل تَروتازہ برآمد ہوئی اور کئی لوگوں کی حاضِری میں شہیدِ دعوتِ اسلامی کو دوسری قبْر میں مُنتقِل کیا گیا تھا۔ آخر میں میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی التِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ **دعوتِ اسلامی** میں کوئی ممبر شپ نہیں ہے، آپ اپنے یہاں ہونے والے ''دعوتِ اسلامی'' کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر فرمایا کریں، سبھی کو چاہیے کہ اپنے اپنے شُعبے میں خوب سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹائیں اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت**، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: جس نے میری **سنَّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنَّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''بچّے کا عَقیقہ کرنا سنّتِ مبارکہ ہے'' کے پچیس حُرُوف کی نِسبت سے عقیقے کے 25 مَدَنی پھول

۞ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ والہٖ وسلَّم: ''لڑکا اپنے عقیقے میں گِروی ہے ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبْح کیا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے اور سَر مُونڈا جائے۔'' (تِرمِذی ج ۳ ص ۱۷۷ حدیث ۱۵۲۷) گِروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نَفْع حاصِل نہ ہوگا جب تک **عَقیقہ** نہ کیا جائے اور بعض (مُحدِّثین) نے کہا بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو ونُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عُمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابَستہ ہیں (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۵۴) ۞ بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبْح کیا جاتا ہے اُس کو **عَقیقہ** کہتے ہیں (ایضاً ص ۳۵۵) ۞ جب بچّہ پیدا ہو تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ اُس کے کان میں اَذان واِقامت کہی جائے۔ اذان کہنے سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بلائیں دُور ہو جائیں گی ۞ بہتر یہ ہے کہ دہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار۴ مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) میں تین۳ مرتبہ اِقامت کہی جائے ۞ بَہُت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اَذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان واِقامت کہی جائے ۞ ساتویں دن اُس کا نام رکھا جائے اور اُس کا سَر مونڈا جائے اور سَر مونڈنے کے وَقْت **عَقیقہ** کیا جائے۔ اور بالوں کو وَزْن کرکے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے (ایضاً ص ۳۵۵) ۞ لڑکے کے **عقیقے** میں دو۲ بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبْح کی جائے یعنی لڑکے میں نَر جانور اور لڑکی میں مادہ مُناسِب ہے۔ اور لڑکے کے **عقیقے** میں

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں (ایضاً ص ۳۰۷) ❁ (بیٹے کیلئے دو کی) اِستِطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے (فتاویٰ رضویہ ج۲۰ ص ۵۸٦) ❁ قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے ❁ عقیقہ فَرْض یا واجِب نہیں ہے صرف سنّتِ مُسْتَحَبَّہ (مُس ـ تَ ـ حَبْ ـ بَہ) ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضَرور کرنا چاہیے، نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے (اسلامی زندگی ص۲۷) ❁ بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مرگیا تو اُس کا **عقیقہ** نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وَقْتِ **عَقیقہ** آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ ہاں جس بچّے نے عقیقے کا وَقْت پایا یعنی سات دن کا ہوگیا اور بِلا عُذْر باوَصْفِ اِسْتِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجُود) اُس کا **عقیقہ** نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۵۹٦) ❁ عقیقہ وِلادت کے ساتویں روز **سنّت** ہے اور یہی افضل ہے، ورنہ **چودھویں**، ورنہ **اکّیسویں** دن۔ (ایضاً ص ۵۸٦) اور ❁ اگر **ساتویں** دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، **سنّت** ادا ہوجائے گی (بہارِ شریعت ج۳ ص۳۵٦) ❁ جس کا **عقیقہ** نہ ہوا ہو وہ جوانی، بُڑھاپے میں بھی اپنا **عقیقہ** کرسکتا ہے (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ ص۵۸۸) **جیسا کہ** رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد خود اپنا **عقیقہ** کیا (مُصَنَّف عبد الرزاق ج ٤ ص ٢٥٤ حدیث ٧٤١٢) ❁ **بعض** (عُلَمائے کرام) نے یہ کہا کہ **ساتویں** یا **چودھویں** یا **اکّیسویں** دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں اُس سے ایک

دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ **ساتواں** ہوگا ،مَثَلاً جُمُعہ کو پیدا ہوا تو (زندگی کی ہر جُمعرات (اُس کا) **ساتواں** دن ہے۔(بہارِشریعت ج۳ص۳۵۶) اگر وِلادت کا دن یاد نہ ہو تو جب چاہیں کر لیجئے ۞ بچّے کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زَعْفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے (ایضاً ۳۵۷) ۞ بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈّیوں پر سے گوشْت اُتار لیا جائے یہ بچّے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈّی توڑ کر گوشْت بنایا جائے اِس میں بھی حَرَج نہیں۔ گوشْت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچّے کے اَخلاق اچّھے ہونے کی فال ہے۔(ایضاً) **میٹھا گوشْت بنانے کے ۲ طریقے:**

﴿۱﴾ ایک کلو گوشْت، آدھا کلو میٹھا دَہی، سات دانے چھوٹی الائچی، 50 گرام بادام، حسبِ ضَرورت گھی یا تیل سب ملا کر پکا لیجئے، پکنے کے بعد ضَرورت کے مطابِق چاشنی ڈالئے۔ زینت (یعنی خوبصورتی) کیلئے گاجر کے باریک ریشے بنا کر نیز کِشمِش وغیرہ بھی ڈالے جا سکتے ہیں ﴿۲﴾ ایک کلو گوشْت میں آدھا کلو چقندر ڈال کر حسبِ معمول پکا لیجئے ۞ عوام میں یہ بَہُت مشہور ہے کہ عقیقے کا گوشْت بچّے کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ مَحض غَلَط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں (ایضاً) ۞ اس کی کھال کاوُہی حُکْم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صَرف میں لائے یا مَساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجِد یا مدرَسے میں صَرف کرے (ایضاً) ۞ عقیقے کا جانور اُنھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اُس کا گوشْت فُقَرا اور عزیز وقریب دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت ودعوت کھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں (بہارِشریعت

ج۳ص۳۵۷) ﴿ (عقیقے کا گوشت) چِیل، کوّوں کو کھلانا کوئی معنٰی نہیں رکھتا، یہ (یعنی چِیل، کوّے) فاسِق ہیں (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۹۰) ﴿ عقیقہ شکرِ وِلادت ہے لہٰذا مرنے کے بعد عقیقہ نہیں ہوسکتا ﴿ لڑکے کے عقیقے میں کہ باپ ذَبْح کرے دُعا یوں پڑھے: اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ ط بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ[1] فُلاں کی جگہ بیٹے کا جو نام رکھتا ہو لے بیٹی ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور پانچوں جگہ "ہٖ" کی جگہ "ھَا" کہے اور دوسرا شَخْص ذَبْح کرے تو دونوں جگہ اِبْنِیْ فُلَاں یا بِنْتِیْ فُلَاں کی جگہ فلَاں اِبْنِ فلَاں یا فُلَانَہ بَنْتِ فُلَاں کہے۔ بچّے کی اُس کے باپ اور لڑکی کی اُس کی ماں کی طرف نسبت کرے (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۸۵) ﴿ اگر دُعا یاد نہ ہو تو بِغیر دُعا پڑھے دل میں یہ خَیال کر کے کہ فُلاں لڑکے یا فُلانی لڑکی کا عقیقہ ہے، بِسْمِ اللہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذَبْح کر دے عَقیقہ ہو جائے گا، عقیقے کے لئے دُعا پڑھنا ضَروری نہیں (جنّتی زیور ص۳۲۳) ﴿ آج کل عُمُوماً عقیقے کے لیے دعوت کا اِہتمام کر کے عزیز واَقارِب کو بُلایا جاتا ہے جو کہ اچّھا عمل ہے اور شرکت کرنے والے بچّے کے لیے تحفے لاتے ہیں یہ بھی عُمدہ کام ہے۔ البتّہ یہاں کچھ تفصیل ہے: اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو بعض اَوقات میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کرنے کے گناہوں میں پڑتے ہیں، تو جہاں یقینی طور پر یا

---

[1] ترجَمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے فُلاں بیٹے کا عقیقہ ہے اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشت اُس کے گوشت اِس کی ہڈّی اُس کی ہڈّی، اِس کا چمڑا اُس کے چمڑے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں، اے اللہ! اِس کو میرے بیٹے کے لئے جہنّم کی آگ سے فِدیہ بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ظنِّ غالِب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہئے کہ بِغیر مجبوری کے نہ جائے، ضَرورتاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میزبان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس (میزبان) کا ایسا بُرا معمول ہے تو جہاں اِسے (یعنی میزبان کو) غالِب گمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی (میزبان کے) شَر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا بُرا معمول ہو تو تحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں۔

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۲ رجبُ المُرجّب ۱۴۳۳ھ
13-6-2012

بیان: 2

پراسرار خزانہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (24صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
آپ اپنے دل میں مدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُرُود خواں کا رُخسار چوما

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سعید علیہ رحمۃ اللّٰہِ المُعِید سونے سے قبل ایک مقرّرہ تعداد میں دُرُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار جب دُرُود شریف پڑھ کر رات سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، جس میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود و سلام پڑھا کرتا ہوں وُہی مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لے آئے اور فرمایا: ''اپنا وہ مُنہ جس سے تم مجھ پر دُرُود پڑھتے ہو میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں۔'' یہ سُن کر مجھے بڑی شرم آئی، میں

---

[1] اَلحمدُ لِلّٰہ شبِ جُمُعہ(۱۴۱۸-۵-۱۰) کو امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان اُمُّ الْقَیْوِین، اَلْاِمَارَاتُ الْعَرَبِیَّۃُ الْمُتَّحِدَۃ سے بذریعہ ٹیلیفون مرکز الاولیاء لاہور میں دو جگہ رِلے ہوا اور وہاں سے مصطَفٰے آباد، منڈی فاروق آباد، شیخوپورہ، شکرگڑھ، اوکاڑہ، ضیاکوٹ اور چیچہ وطنی میں رِلے ہوا جہاں ہزارہا اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے یہ بیان سننے کی سعادت حاصل کی۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

اپنا مُنہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَہَنِ اقدس (یعنی مُبارک مُنہ) کے قریب کیسے کروں! میں نے اپنا رُخسار (یعنی گال) سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کر دیا اور رَحْمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اس پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو سارا گھر مُشکبار ہو رہا تھا۔اور میرا رُخسار آٹھ روز تک خوب خوب خوشبودار رہا۔ (القولُ البدیع ص ۲۸۱ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان سننے کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی کئے توجُّہ کے ساتھ بیان سنئے کہ بے پرواہی سے اِدھر اُدھر یا پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، اپنے کپڑے، بدن یا بالوں کو سَہلاتے ہوئے، باتیں کرتے ہوئے یا ٹیک لگا کر سننے سے نیز اَدُھورا بیان سُن کر چل پڑنے سے اِس کی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بے توَجُّہی کے ساتھ قراٰن وسنّت کی بات سننا مسلمانوں کی صِفات سے نہیں ہے۔ **سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء** دوسری اور تیسری آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البَرَکت،

عظیم المرتبت، پروانۂِ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجمۂ قرا ن ''کنزُ الایمان'' میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں۔''

یتیموں کی دیوار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مشہور قرآنی واقِعہ جو پندرھویں پارے سے شُروع ہوکر سولہویں پارے میں خَتْم ہوتا ہے، اُس میں یہ بھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک شَہر میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے باشِندوں نے ان حضرات کی نہ مہمان نوازی کی نہ ہی کھانا حاضِر کیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے وہاں ایک بوسیدہ دیوار جو گرنے کے قریب تھی اُس کو درست کیا۔ ایسے لوگ جنہوں نے پانی تک کو نہیں پوچھا ان کے یہاں دیوار کی خدمت کا کام تعَجُّب انگیز تھا۔ لہٰذا حضرتِ سیِّدُ نا موسٰی کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُ نا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا: ''آپ

اگر چاہتے تو ان لوگوں سے کچھ اُجرت ہی لے لیتے۔'' سیِّدُ نا خِضر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا: ''یہ **دو یتیموں کی دیوار** ہے جو ایک نیک آدمی کی اولاد ہیں اور اس کے نیچے خزانہ ہے، اگر دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اٹھا جاتے لہٰذا آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے چاہا کہ وہ بچّے جوان ہو کر خزانہ نکال لیں، ان کے نیک باپ کے صَدْقے میں ان پر بھی رَحْمت ہوئی۔'' مُفَسِّرین کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: ''وہ نیک آدمی ان بچّوں کا ساتویں یا دسویں پُشت پر جا کر والِد بنتا تھا۔'' (مُلَخّص اَز تفسیرِ صاوی ج ٤ ص ١٢١١،١٢١٣)

خزانۂ لاجواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں پر ان کے والِد کی نیکی کا لحاظ فرمایا گیا خود ان بچّوں کی نیکی کا تذکِرہ نہیں۔ ان کے والد **نیک** اور پرہیز گار تھے لہٰذا ان کا **خزانۂ لاجواب** مَحفوظ رکھا گیا۔ سیِّدُ نا **عبد اللّٰہ** ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انسان کی نیکوکاری سے اس کی اولاد اور اولاد، دَر اولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے اور اس کی نسل اور اس کے پڑوسیوں میں اس کی حِفاظت فرماتا ہے اور وہ سب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے پردے اور اَمان میں رہتے ہیں۔'' (تفسیرِ دُرِّ مَنثور ج ٥ ص ٤٢٢)

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھادِی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''**اللہ** تَعَالٰی ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا دَفْع فرماتا ہے۔'' (مُعجَم اَوسَط ج ٣

ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰) **سُبْحٰنَ اللّٰہ!** نیکوں کا قُرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۸۷)

سات عبر تناک عبارات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی بَرَکت سے ان کی اولاد بلکہ ہمسایوں (یعنی پڑوسیوں) کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، تو نیک آدمی کتنا بھلا انسان ہوتا ہے کہ اس کے فُیُوض وبرکات سے نہ جانے کتنے لوگ مُتَمتِّع ومالا مال ہوتے ہیں۔ ابھی جس **خزانۂ لاجواب** کا ذِکر ہوا اس کا تذکرہ **سُوْرَۃُ الْکَھْف** پارہ 16 آیت 82 میں کچھ یوں ہے:

وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا وَکَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا ج

ترجَمۂ کنز الایمان: اُس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

اس آیتِ مقدَّسہ کے تَحت حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: وہ خزانہ سونے کی ایک تختی پر مُشْتَمِل تھا اور اس پر سات عبرت آموز عبارات مَنْقُوش تھیں:

﴿۱﴾ اُس شَخْص کا حال عجیب ہے جو موت کا یقین ہونے کے باوُجُود ہنستا ہے۔

﴿۲﴾ اُس شَخْص پر تَعَجُّب ہے جو دنیا کو فنا ہونے والی تسلیم کرنے کے باوجود اس میں مطمئن و مُنْہَمِک (یعنی مشغول اور کھویا ہوا) ہے۔

﴿۳﴾ اُس شَخْص پر حیرت ہے جو تقدیر پر ایمان رکھنے کے باوُجود دنیا (کی نعمتیں) نہ ملنے پر مَغْمُوم ہوتا ہے۔

﴿۴﴾ کتنا عجیب ہے وہ آدمی جس کو یقین ہے کہ بروزِ قیامت ذرّے ذرّے کا حساب دینا ہے

اس کے باوُجُود دنیا کی دولت جَمْع کرنے کی دُھن میں مگن ہے۔

﴿۵﴾ حیرت ہے اُس شخص پر جو جہنَّم کو سخت ترین عذاب کا مقام تسلیم کرنے کے باوُجُود گناہوں سے باز نہیں آتا۔

﴿۶﴾ عجیب ہے وہ شخص کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے کے باوجود غیروں کے تذکرے کرتا ہے۔

﴿۷﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو یہ جانتا ہے کہ جنّت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی دنیا کی راحتوں میں گم ہے۔ اِسی طرح اُس کا حال بھی عجیب ہے جو شیطان کو جان و ایمان کا دشمن جانتے ہوئے بھی اس کی پَیروی کرتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّهات عَلَى الْاِسْتِعْدَاد ص۸۳ مُلَخّصاً)

موت کا یقین اور ھنسنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دو یتیموں کے ''خزانۂ لاجواب'' پر ان سات عبارات کا **پُراَسرار خزانہ** بھی کافی عبرتناک ہے۔ یہ **پُراَسرار خزانہ** ہمیں عبرت کے مُشکبار **مَدَنی پھول** پیش کررہا ہے۔ واقِعی موت کا یقین رکھنے والوں کا ہنسنا **تَعَجُّب** خیز ہے، دنیا کو فانی ماننے کے باوُجُود اِس میں مطمئن رہنا حیرت انگیز ہے، تقدیر پر یقین رکھنے کے باوُجُود دنیا کا مال نہ ملنے پر یا نقصان ہوجانے پر واویلا کرنا حیرت ناک ہے، جِتنا مال زیادہ اُتنا وبال زیادہ، قِیامت میں حساب کتاب زیادہ یہ سب کچھ یقین رکھنے کے باوُجُود ہر وَقْت اس سوچ میں رہنا کہ بس کسی طرح دولت میں اِضافہ ہوجائے، یہاں کاروبار ہے تو وہاں بھی برانچ کُھل جائے اِس طرح کی دُھن میں مگن رہنے والے پر کیوں حیرت نہ ہو کہ جب اسے یہ معلوم ہے کہ بروزِ قیامت

مجھے ذرّے ذرّے کا حساب دینا پڑ جائے گا، تو آخر پھر وہ اِتنی دولت کیوں جَمْع کرتا چلا جا رہا ہے؟ اسے مال و دولت کے حَریصوں کے عبرتناک انجام سے آخر کیوں دَرْس حاصل نہیں ہوتا؟ کل قِیامت کی کڑی دھوپ میں اپنے کثیر مال و دولت کا حساب کس طرح دے سکے گا؟

جہنَّم کی ہولناکیاں

وہ بندہ بھی کتنا عجیب ہے جو یہ جانتا ہے کہ دوزخ سخت ترین عذاب کا مقام ہے پھر بھی گناہوں کا اِرتِکاب کرتا ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **جہنَّم** کو اگر سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں۔

(مُعجَم اَوسَط ج ۲ ص ۷۸ حدیث ۲۵۸۳)

اَہْلِ جہنَّم کو جو مَشْرُوب پینے کیلئے دیا جائے گا وہ اس قَدَر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا کی تمام کھیتیاں برباد ہو جائیں نہ اَناج اُگے نہ پھل۔ **جہنَّم** کے سانپ اور بچّھو بے حد خوفناک ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: ''جہنَّم میں عَجَمی اونٹوں کی گردن کی مِثْل بڑے بڑے **سانپ** ہونگے جو دوزَخیوں کو ڈستے ہوں گے، وہ ایسے زَہریلے ہونگے کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں گے تو چالیس سال تک ان کے زَہر کی تکلیف نہیں جائے گی اور لگام لگائے ہوئے **خچّروں** کے برابر بڑے بڑے **بچّھو** جہنَّمیوں کو ڈنک مارتے رہیں گے کہ ایک بار ڈنک مارنے کی تکلیف چالیس سال تک باقی رہے گی۔''

(مسند امام احمد بن حنبل ج ٦ ص ٢١٦ حدیث ١٧٧٢٩)

تِرمِذی کی رِوایَت میں ہے: ''جہنَّم میں ''**صَعُود**'' نامی آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافِر جہنَّمی کو 70 سال تک چڑھایا جائے گا پھر اُوپر سے اسے گرایا جائے گا تو 70 سال میں وہ نیچے پہنچے گا، اِسی طرح ہمیشہ عذاب دیا جاتا رہے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٢٥٨٥)

جہنَّم کے ایسے ایسے **خوفناک عذاب** کا تذکِرہ سُننے کے باوُجُود بھی جو گناہوں سے باز نہ آئے اُس پر واقعی تَعَجُّب ہے۔ آخر انسان کو اس دنیا نے کیا دے دینا ہے جو اس کی رنگینیوں میں گُم اور اس کی لوٹ مار میں مصروف ہے۔

جهنَّم کی خطرناك غذائیں

لذیذ غذائیں مزے لے لے کر کھانے والوں کو جہنَّم کی بھیانک غذاؤں کو نہیں بھولنا چاہئے! ''**تِرمِذی**'' کی رِوایَت میں ہے: ''دوزَخیوں پر بھوک مُسَلَّط کی جائے گی تو یہ بھوک ان سارے عذابوں کے برابر ہو جائے گی جن میں وہ مُبتَلا ہیں، وہ فریاد کریں گے تو انہیں آگ کے کانٹے والا کھانا دیا جائے گا، جو نہ موٹا کرے نہ بھوک سے نَجات دے، پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا تو انہیں یاد آئے گا کہ (دنیا میں) ایسے کھانے کے وَقْت وہ پانی پیا کرتے تھے چُنانچِہ وہ پانی مانگیں گے تو ان کو لوہے کی بالٹیوں سے **کھولتا ہوا پانی** دیا جائے گا جب وہ اُن کے مُنہ کے قریب ہوگا تو اُن کے مُنہ بُھون دے گا پھر جب اُن کے پیٹ میں داخِل ہوگا تو ان کے پیٹوں کی ہر چیز کاٹ ڈالے گا۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٦٣ حدیث ٢٥٩٥)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ''**زَقّوم** (یعنی تھوہڑ جو کہ دوزَخیوں کو کھلایا جائے گا) کا

ایک قطرہ اگر دنیا پر ٹپک پڑے تو دنیا والوں کے کھانے پینے کی تمام چیزوں کو (تلخ و بدبُودار بنا کر) خراب کردے۔“ (ابنِ ماجه ج٤ ص٥٣١ حديث ٤٣٢٥)

آہ! جہنَّم میں ایسا ہولناک عذاب ہونے کے باوُجُود آخر انسان گناہوں پر اتنا دلیر کیوں ہے؟

جھوٹے کے جَبڑے چیرے جا رہے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھئے! اور اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے! **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبور[1] تھا جسے وہ بیٹھے شخص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چیر دیتا پھر زَنبور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چیرتا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قِیامت تک قَبْر میں یِہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (مَساوِی الْاَخلاق لِلخَرائطی ص ٧٦ حديث ١٣١)

چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے

مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو تانبے کے ناخنوں سے اپنے چِہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔

مدینہ

[1] یعنی لوہے کی سلاخ جس کا ایک طرف کا سرا مڑا ہوا ہوتا ہے۔

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پرعَرْض کیا گیا: ''یہ لوگ آدَمیوں کا گوشْت کھانے والے (یعنی غیبت کرنے والے) اور لوگوں کی آبروریزی کرنے والے تھے۔''

(ابوداؤد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

زندگی مُخْتَصَر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے۔ عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اُٹھانے والے ہمیں اپنے کندھوں پر لاد کر وِیران قبرِستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، ہماری خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ آئے گی نہ ہمیں کام آئے گی۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار تُو اچانک موت کا ہوگا شکار

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!

گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے

قبر میں تنہا قِیامت تک رہے (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ٧١١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آہ! مُسْتَقبل کا ڈاکٹر!

سردارآباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک طالبِ عِلْم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پَہُنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا مگر ڈوبنے لگا، مُسْتَقبِل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں

آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہوگیا مگر آہ! مُستَقبِل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی مَوجوں کی نذر ہوگیا، ماں باپ کے سُہانے سَپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے اور وہ طالبِ علم M.B.B.S. کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی **قبر کے امتحان** میں مبتَلا ہوگیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مکانات کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا گزر کچھ عالی شان **مکانات** کی طرف ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''اے بُلندو بالا عمارَتو! وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے تمہیں تعمیر کیا! اور کدھر گئے وہ لوگ جنہوں نے سب سے پہلے تم کو آباد کیا! وہ لوگ کدھر جا چُھپے جو سب سے پہلے تمہارے اندر رہائش پذیر تھے؟'' وہ مکان بھلا کیا جواب دیتے! غیب سے ایک آواز گونج اٹھی: ''جو لوگ پہلے ان مکانات میں رہتے تھے ان کے

نشانات مٹ گئے اب انکا نام تک لینے والا کوئی باقی نہیں رہا، ان کے بدن خاک میں مل گئے اوران کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہیں۔'' (اَلْمُنَبِّھات عَلَی الْاِسْتِعْداد ص ۱۹)

اُونچے اونچے مکان تھے جن کے　　تنگ قبروں میں آج آن پڑے

آج وہ ہیں نہ ہیں مکاں باقی　　نام کو بھی نہیں ہے نشاں باقی

ہماری فُضُول سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** والوں کی بھی کیا خوب مَدَنی سوچ ہوتی ہے انہوں نے عالی شان مکان دیکھ کر ان سے عبرت کا سامان کیا اور ایک ہم ہیں کہ اگر عُمدہ مکانات، کوٹھیاں اور بنگلے دیکھ لیتے ہیں تو مزید غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کوٹھیوں کو رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کی سجاوٹوں کا نظّارہ کرتے ہیں، اس کی پائیداری پر تبصرے کرتے ہیں، ان کے بھاؤ کا اندازہ لگاتے ہیں اور نہ جانے کتنی فُضُولیات میں مُبتَلا ہو جاتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی مَدَنی سوچ نصیب ہو جاتی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس دارِ ناپائیدار کے حُصُول کی خاطِر آج ہم ذلیل وخوار ہو رہے ہیں اس کو نہ ثَبات ہے نہ قرار، اس کی ظاہِری رنگینی وشادابی پر فریفتہ ہونے والو! یاد رکھو!

گرچہ ظاہِر میں مِثْلِ گُل ہے　　پر حقیقت میں خار ہے دنیا

ایک جھونکے میں ہے اِدھر سے اُدھر　　چار دن کی بہار ہے دنیا

Go To Index

دو خوفناک چیزیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جن چیزوں سے میں اپنی اُمّت پر خوف کرتا ہوں ان میں زیادہ خوفناک نفسانی خواہش اور لمبی امّید ہے۔ نفسانی خواہش حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امّید آخرت کو بھلا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کرکے جارہی ہے اور آخرت کوچ کرکے آرہی ہے۔ ان دونوں (دنیا اور آخرت) میں سے ہر ایک کی اولاد (یعنی طلب گار) ہے، اگر تم یہ کرسکو کہ دنیا کے بچّے (یعنی طلب گار) نہ بنو تو ایسا ہی کرو کیونکہ آج تم عمل کی جگہ میں ہو جہاں حساب نہیں اور کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہ ہوگا۔“ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۳۷۰ حدیث ۱۰۶۱۶)

عُمدہ مکان والوں کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی خواہشاتِ نفس اور لمبی اُمّیدوں کی تباہ کاریاں آج بالکل واضح ہیں۔ اَبناءِ دُنیا (یعنی دنیا کی اولاد) کی کثرت جا بجا ہے کہ جسے دیکھو دنیا سے مَحَبَّت کا تو دم بھرتا نظر آرہا ہے، آخرت کی مَحَبَّت رکھنے والوں کی تعداد نہایت کم ہے، ہر ایک دنیا کا مُستَقبِل روشن کرنے کی تگ ودو میں مشغول ہے، اور اِسی فِکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اُتنی دولت اکٹھی کرلی جائے، جتنا ہو سکے اَسناد حاصِل کرلی جائیں، جتنا ہو سکے دنیا کے پلاٹ حاصِل ہو جائیں۔ اے دنیا میں عُمدہ عُمدہ مکانات پانے کے طلبگارو! ذرا دل کے کانوں سے سُنو، قراٰنِ پاک کیا کہہ رہا ہے! چُنانچہ سُورَۃُ الدُّخَان پارہ 25 آیت 25 تا 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے غور فرمایا! عُمدہ عُمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے یک بارگی دنیا سے رخصت ہوگئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت دی گئی، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے خَتْم ہوگئے، بس اب وہ ہیں اور ان کے اَعمال، تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔ ؎

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اَہلِ شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے — زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جَہْل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلْدادۂ شِعر گوئی رہے گا نہ گِرویدۂ شُہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذِکرِ نِکوئی رہے گا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جب اس بَزْم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر تِرا دل بہلتا ہے کیوں کر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے　　کہیں فَقر و فاقے سے آہ و بُکا ہے

کہیں شِکوۂ جَور و مکر و دَغا ہے　　غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کِھلایا　　جوانی نے پھر تجھ کو مَجنوں بنایا

بُڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا　　اَجل تیرا کر دے گی بِالکُل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بُڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی　　نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سَنبھلا ذرا بھی

کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی　　جُنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ فانی جہاں ہے مسلمان تجھ کو　　کرے گی یہ دنیا پریشان تجھ کو

پھنسا دیگی مَرقَد میں نادان تجھ کو　　کرے گی قِیامت میں حیران تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کر لے توبہ رب عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ھے بڑی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ شور مچ جائے کہ اس کا اِنتِقال ہوگیا ہے! اب جلدی غَسّال کو بلا لاؤ چنانچہ غَسّال تختہ اٹھائے چلا آرہا ہو، غُسل دیا جارہا ہو...... کفن پہنایا جارہا ہو...... پھر اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے، اس سے قبل ہی مان جایئے! جلدی جلدی توبہ کرلیجئے! ؎

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۷۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا“ کے بتّیس حُرُوف کی نِسبت سے کھانے کے 32 مَدَنی پھول

❁ **کھانے** سے مقصود حُصُولِ لذّت نہ ہو بلکہ کھاتے وَقْت یہ **نیت** کرلیجئے: ”میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت پر قُوَّت حاصل کرنے کیلئے کھارہا ہوں“ ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1247 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”**بہارِ شریعت**“ جلد 3 حصّہ 16 صَفْحہ

374 پر ہے: بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالینا مُباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ، کیونکہ اس کا بھی صحیح مقصد ہوسکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی۔ اور **بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے**۔ زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گُمان ہے، مَثَلاً دَست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہوجائے گی۔ (دُرِّمُختار ج۹ ص ۵۶۰) ۞ بھوک سے کم کھانا بے شمار فوائد کا مجموعہ ہے کہ تقریباً 80 فیصد بیماریاں ڈَٹ کر یعنی خوب پیٹ بھر کر کھانے سے ہوتی ہیں۔ لہٰذا ابھی بھوک باقی ہو تو ہاتھ روک لیجئے ۞ اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے (مَثَلاً شِعْر یا کمپنی وغیرہ کا نام) ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا، اُن پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ (بہارِشریعت ج۳ ص ۴۲۰) ۞ **کھانا** کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا **سنّت** ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۷) ۞ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) **رِزْق میں کُشادَگی** کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۳۵۰۱)

۞ کھانا تناوُل کرنے کے موقع پر جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم: ''جب تم کھانا کھانے لگو تو اپنے جوتے اُتار دو! کیونکہ یہ تمہارے قدموں کے لیے راحت کا باعث ہے۔'' (مُعجَم اَوسط ج ۲ ص ۲۵۶ حدیث ۳۲۰۲)

۞ **کھاتے** وَقْت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنا کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جائیے اور دونوں گُھٹنے کھڑے رکھئے۔ (مُلَخّص از بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۷۸) یا دونوں قدموں کی

پُشت پر دوزانو بیٹھئے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۵) ۞ **اسلامی** بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی کیلئے یہ مَدَنی پھول ہے کہ جب کھانے بیٹھیں تو چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے **پردے میں پردہ** ضَرور کریں ۞ **سالن** یا چٹنی کی پیالی روٹی پر مت رکھئے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۶۲) ۞ ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے ۞ بائیں یعنی اُلٹے ہاتھ کو زمین پر ٹیک دیکر کھانا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۷۷) ۞ **مٹّی** کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ جو اپنے گھر میں **مٹّی کے برتن** بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی **زِیارت** کرنے آتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۶۶) ۞ دسترخوان پر سبزی ہو تو فِرِشتے نازِل ہوتے ہیں۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۲۲) ۞ شُروع کرنے سے **قبل** یہ دُعا پڑھ لی جائے، اگر کھانے یا پینے میں زَہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَثر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے: **بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ**۔[۱] ترجمہ: **اللہ** تعالٰی کے نام سے شُروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زَمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ و قائم رہنے والے۔ (اَلفِردَوس ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۶) ۞ **اگر** شُروع میں **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھنا بھول گئے تو دورانِ طَعام یاد آنے پر اس طرح کہہ لیجئے: **بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ**۔ ترجمہ: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتدا اور انتہا" ۞ **اوّل آخر** نمک یا نمکین کھایئے

مدینہ

[۱]: جس دعا میں: "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کے بجائے "وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ہے، اس دعا کی فضیلت "ترمذی" اور "ابنِ ماجہ" میں اس طرح ہے، فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو بندہ روزانہ صُبح و شام 3 مرتبہ یہ کلمات کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ (ترمذی ج ۵ ص ۲۵۰ حدیث ۳۳۹۹، ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۸۴ حدیث ۳۸۶۹)

کہ اِس سے **70 بیماریاں** دُور ہوتی ہیں۔(رَدُّالْمُحتَار ج۹ ص ۵۶۲) ۞ **سیدھے** ہاتھ سے کھائیے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، **شیطان** کا طریقہ ہے۔ اکثر اسلامی بھائی نوالہ تو سیدھے ہاتھ سے ہی کھاتے ہیں، مگر جب مُنہ کے نیچے اُلٹا ہاتھ رکھتے ہیں تو بعض دانے اُس میں گرتے ہیں اور وہ اُلٹے ہی ہاتھ سے پھانک لیتے ہیں، اِسی طرح دَسْتَرخوان پر گرے ہوئے دانے اُلٹے ہی ہاتھ سے کھاتے ہیں، اُن کو چاہئے کہ وہ اُلٹے ہاتھ والے دانے سیدھے ہاتھ میں ڈال کر ہی مُنہ میں ڈالیں ۞ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں روٹی لے کر دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ سے نوالہ توڑنا **دَفْعِ تکبُّر** کیلئے ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۶۶۹) ہاتھ بڑھا کر تھال یا سالن کے برتن کے عین بیچ میں اوپر کرکے روٹی اور ڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنائیے، اِس طرح روٹی کے ذرّات یا روٹی پر تِل ہوئے تو برتن ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پر گر کر **ضائع** ہو سکتے ہیں۔(تل شاید زینت کیلئے ڈالتے ہیں، بِغیر تل کی روٹی لینا ہی مناسب تا کہ تل گر کر ضائع ہونے کا بکھیڑا ہی نہ رہے) ۞ **تین** اُنگلیوں یعنی بیچ والی، شہادت کی اور انگوٹھے سے کھانا کھائیے کہ یہ **سُنّتِ اَنْبِیاء** علیہمُ الصّلوٰۃُ وَالسّلام ہے۔ اگر چاول کے دانے جدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھالیجئے ۞ **لقمہ** چھوٹا لیجئے اور چَپڑ چَپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اِس احتیاط کے ساتھ اِس قَدَر چبائیے کہ مُنہ کی غذا پتلی ہو جائے، یوں کرنے سے ہاضِم لُعاب بھی اچّھی طرح شامل ہو جائے گا۔ اگر اچّھی طرح چبائے بِغیر نگل جائیں گے تو ہَضْم کرنے کیلئے معدے کو سخت زَحمت کرنی

پڑے گی اور نتیجۃً طرح طرح کی بیماریوں کا سامنا ہوسکتا ہے لٰہذا **دانتوں** کا کام **آنتوں** سے مت لیجئے ۞ ہر دو ایک لقمے کے بعد "**یَا وَاجِدُ**" پڑھنے سے پیٹ میں نُور پیدا ہوتا ہے ۞ **فراغت** کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخر میں اَنگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کے **بعد** مبارَک اُنگلیوں کو **تین مرتبہ** چاٹتے[1] ۞ **برتن** بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص **برتن** چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے جہنَّم کی آگ سے **آزاد** کرے جس طرح تو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔[2] اور ایک رِوایت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغْفار** (یعنی مغفِرت کی دعا) کرتا ہے[3] ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: جو (کھانے کے بعد) پیالے (یا رِکابی) کو چاٹے اور دھوکر پی لے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا **ثواب** ملتا ہے۔ اور گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھانا جنَّت کی حوروں کا مَہر ہے[4] ۞ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اُٹھا کر کھائے وہ فراخی (یعنی کُشادَگی) کے ساتھ زندَگی گزارتا ہے اور اُس کی اولاد میں خیریت رہتی ہے[5] ۞ کھانے کے بعد دانتوں کا خلال کیجئے ۞ **کھانے** کے بعد اول آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ **دُعا** پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْن**۔ ترجَمہ:

مدینہ

[1]: الشمائل المحمدیۃ، للترمذی ص ٩٦ حدیث ١٣٣ [2]: جَمعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ١ ص ٣٤٧ حدیث ٢٥٥٨ [3]: ابنِ ماجہ ج ٤ ص ١٤ حدیث ٣٢٧١ [4]: اِحیاء العلوم ج ٢ ص ٨ [5]: ایضاً۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک باردرود پڑھتاہے اللہ اس کیلئے ایک قیراط اجرلکھتاہےاور قیراط اُحد پہاڑ جتناہے۔(عبدالرزاق)

"اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا ، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا" ۞ اگر کِسی نے کھلایا ہوتو یہ دُعا بھی پڑھئے: اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس کو کھلا جس نے مجھے کِھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔ (الحصن الحصین ص ۷۱)

۞ کھانا کھانے کے بعد سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ قُرَیْش پڑھئے۔ (اِحیاء العلوم ج ۲ ص ۸) ۞ کھانے کے بعد ہاتھ صابون سے اچّھی طرح دھو کر پونچھ لیجئے ۞ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: کھانے کے بعد وُضو (یعنی پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا) جُنُون (یعنی پاگل پن) کو دُور رکھتا ہے۔ (ایضاً ج ۲ ص ٤)

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفِردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۸ ربیع الاوّل ۱٤۳٦ھ
31-12-2014

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان:3

خزانے کی انبار

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خزانے کے اَنبار[1]

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (39 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو فکرِ آخرت کی دولت اور دُنیا سے بے رَغبتی کی نعمت مُیَسَّر آئے گی۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے: ''جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللّٰہ تَعَالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخِرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللّٰہ تَعَالٰی ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریا میں گھوڑے دوڑادیئے

امیرُ الْمُؤمِنِین، غَیظُ الْمُنافِقِین، امامُ الْعادِلِین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، خلیفۃُ

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر سنّتوں بھرے اِجتماع (شبِ براءت ۱۴۳۱ھ/ 10-7-27) میں فرمایا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اَلْمُسلمین حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دَورِ خلافت میں حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سِپہ سالاری میں ''جنگِ قادِسیہ'' میں لشکرِ اسلام نے شاندار کامیابی حاصل کی، اِس جنگ میں **30 ہزار مَجوسی** یعنی آتَش پَرَست موت کے گھاٹ اُترے جب کہ **8 ہزار مسلمانوں** نے جامِ شہادت نوش کیا۔ ''قادِسیہ'' کی عظیمُ الشّان فَتْح کے بعد حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **بابِل** تک آتَش پرستوں کا تعاقُب کیا اور آس پاس کے سارے عَلاقے فَتْح کرلئے۔ ایران کا پایۂ تَخت(CAPITAL) **مَدائِن** جوکہ دریائے دِجلہ کے مشرِقی کَنارے پر واقِع تھا، یہاں سے قریب ہی تھا۔ **امیرُ الْمُؤمِنِین** حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ہدایت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ **مَدائِن** کی طرف بڑھے، آتَش پرستوں نے **دریا کا پُل** توڑ دیا اور تمام کَشتیاں دوسرے کَنارے کی طرف لے گئے۔ اُس وقت دریا میں خوفناک طوفان آیا ہوا تھا اور اُس کو پار کرنا بظاہِر ناممکن نظر آتا تھا، حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ کیفیت دیکھی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا نام لے کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا!** دوسرے مجاہِدین نے بھی آپ کے پیچھے پیچھے اپنے گھوڑے دریا میں اُتار دیئے گویا۔

دَشْت تو دَشْت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے بَحرِ ظُلمات میں دَوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

دیو آگئے! دیو آگئے!!

دُشمنوں نے جب دیکھا کہ مجاہِدینِ اسلام دریائے دِجلہ کے پھُنکارتے ہوئے پانی

کا سینہ چیرتے ہوئے مردانہ وار بڑھے چلے آرہے ہیں تو اُن کے ہوش اُڑ گئے اور ''دَیواں آمَدَنْد دَیواں آمَدَنْد'' (یعنی دَیو آگئے دَیو آگئے) کہتے ہوئے سر پر پَیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ شاہِ کِسریٰ کا بیٹا **یَزد گرد** اپنا حَرَم (یعنی گھر کی عورتیں) اور خزانے کا ایک حِصّہ پہلے ہی ''حُلوَان'' بھیج چکا تھا اب خود بھی **مَدائِن** کے در و دیوار پر حسرت بھری نظر ڈالتا ہوا بھاگ نکلا۔ حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ ''مدائن'' میں داخِل ہوئے تو ہر طرف عبرتناک سنّاٹا چھایا ہوا تھا، کِسریٰ کے پُرشِکوہ (پُر۔شِ۔کو۔ہ) مَحَلّات، دوسری بلند و بالا عمارات اور سرسبز و شاداب باغات زَبانِ حال سے دنیائے دُوں (یعنی حقیر دنیا) کی بے ثَباتی (یعنی ناپائیداری) کا اِعلان کررہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بے اختیار حضرتِ سیِّدُنا **سَعد بن ابی وقّاص** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبانِ مبارک پر پارہ 25 **سُوْرَۃُ الدُّخَان** کی آیت نمبر 25 تا 29 جاری ہوگئیں۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنزُ الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات، اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے، ہم نے یونہی کیا، اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کردیا، تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

سَونے کا گھوڑا اور سونے کی اُونٹنی

مدائن سے مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں کروڑوں دینار (یعنی کروڑوں سونے کے سکّوں) کا **خزانے کا انبار** ہاتھ آیا جس میں نہایت ہی نادِر و نایاب چیزیں تھیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: ایران کے مشہور آتَش پرست بادشاہ **نَوشیرواں** کا زَرنِگار (یعنی سونے کا) تاج، شاہانِ سَلَف (یعنی ایران کے گزرے ہوئے بادشاہوں کے یادگار ہیروں) سے **جَڑاؤ خنجر**، زِرہیں، خَود اور تلواریں، **خالِص سونے کا قد آور گھوڑا** جس کے سینے پر یاقُوت جَڑے تھے، اُس پر سونے کا بنا ہوا ایک سُوار تھا جس کے سر پر ہیروں کا تاج تھا، اِسی طرح ایک **طِلائی** (یعنی سونے کی) **اُونٹنی** اور اس کا طِلائی (یعنی سونے کا) سُوار۔ اَیوانِ کِسریٰ (یعنی ایران کے بادشاہوں کے شاہی مَحَل) کا **طِلائی فرش** یعنی سَونے کا قالین (CARPET) جو بیش قیمت جواہِرات سے آراستہ تھا اور اس کا رَقبہ 60مُرَبَّع گز تھا وغیرہ وغیرہ۔ مسلمان مالِ غنیمت جَمع کرنے میں ایسے دِیانت دار ثابت ہوئے کہ تاریخِ عالَم اِس کی مثال پیش کرنے سے قاصِر ہے، اگر کسی مجاہد کو ایک معمولی سی سُوئی ملی یا قیمتی ہیرا، اُس نے بلا تأمُّل (تَ۔اَم۔مُل) اسے **خزانے کے انبار** (اَم۔بار) میں شامِل کروا دیا۔ (البداية والنهاية ج٥ص١٣٥تا١٤٠ بتصرف وغيره)

خزانے کے اَنبار کی پُکار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام نے بَقائے اسلام کے لیے کیسے کیسے جانبازانہ اِقدام فرمائے! اِس حِکایت سے حضرتِ سیِّدُنا

سَعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بے مثال **کرامت** بھی سامنے آئی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بے خَطَر اپنا گھوڑا دریائے دِجلہ کی بِپھری ہوئی موجوں میں ڈال دیا! اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خواہ کتنا ہی بڑا **خزانے کا انبار** ہو بِالآخِر بے کار ہو کر رہ جاتا ہے۔ اب ایک بَہُت بڑے غفلت شِعار اسرائیلی مالدار کی **عبرتناک حکایت** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، اگر آپ کا دل زندہ ہوا تو اسے سُن کر **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو خَزانے کے انبار بالکل بیکار محسوس ہونے لگیں گے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مَطْبُوعہ **412** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"عُیُونُ الحِکایات"** حصّہ اوّل، صَفْحہ **74** پر نَقل کردہ حِکایَت کا خُلاصہ مُلاحَظہ فرمایئے: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی اُمَّتوں میں ایک مال دار مگر کنجوس شَخْص تھا، وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ بھی خرچ نہ کرتا، ہر وقت کثرتِ دَھن کی دُھن (یعنی دولت کی لگن) میں مگن رہتا اور اِس کی پَیہَم کوشش رہتی کہ بس کسی طرح مال بڑھتا رہے۔ اُس ناعاقِبت اَندیش، حریصِ مال و دولت کی زندَگی کے شب و روز اپنے اَہل و عیال کے ساتھ خوب عَیْش و عِشْرت اور نہایت غَفْلت کے ساتھ بَسَر ہو رہے تھے۔ ایک دن اُس کے گھر کے دروازے پر کسی نے دَستک دی۔ اُس غافِل دولت مند کے غلام نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک فقیر کو پایا، آنے کا مقصد پوچھا، جواب ملا: جاؤ اور اپنے مالِک کو باہَر بھیجو، مجھے اُس سے کام ہے۔ غلام نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: "وہ تو تیرے ہی جیسے کسی فقیر کی مدد کرنے باہَر گئے ہیں۔" فقیر چلا

گیا۔ کچھ دیر بعد دَوبارہ دروازے پر دَستک پڑی، غلام نے دروازہ کھولا تو وُہی فقیر نظر آیا، اب کی بار اُس نے کہا: جاؤ! اپنے آقا سے کہو، **مَیں مَلَکُ الْمَوت** (عَلَیْہِ السَّلام) **ہوں**۔ اُس مال کے نشے میں دُھت اور یادِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے غافِل شخص کو جب یہ پتا چلا تو تھرّا اُٹھا اور گھبرا کر اپنے غلاموں سے کہنے لگا: ''جاؤ! اور اُن سے اِنتہائی نَرمی کے ساتھ پیش آؤ۔'' غُلام باہَر آئے اور **مَلَکُ الْمَوت** عَلَیْہِ السَّلام کی مِنّت سَماجت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے: ''آپ ہمارے آقا کے بدلے کسی اور کی رُوح قَبْض کر لیجئے اور اُسے چھوڑ دیجئے۔'' **آپ** عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: ''ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' پھر اُس مالدار شخص سے کہا: تجھے جو وَصِیَّت کرنی ہے ابھی کرلے، میں تیری رُوح قَبْض کئے بِغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ سُن کر وہ مالدار شخص اور اُس کے اَہل وعِیال چیخ اُٹھے اور رَونا دَھونا مچا دیا، اُس شخص نے اپنے گھر والوں اور غلاموں سے کہا: سونے چاندی اور خزانوں کے صَندُوق کھول کر میرے سامنے ڈھیر کر دو۔ فوراً حُکم کی تعمیل ہوئی اور اس کے سامنے زندگی بھر کے جمع کئے ہوئے **خزانے کا اَنبار** لگ گیا۔ **خزانے کے اَنبار** کو مخاطَب کر کے وہ مالدار شخص کہنے لگا: ''**اے ذلیل وبدترین مال ودولت! تجھ پر لعنت!** میں تیری مَحبَّت کی وجہ سے برباد ہوا، ہائے! ہائے! میں تیرے ہی سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور تیاریٔ آخرت سے غافل رہا۔'' **خزانے کے اَنبار** سے آواز آئی: اے مال ودولت کے پَرَستار پکّے دنیا دار اور غفلت شِعار! مجھے مَلامت کیوں کرتا ہے؟ کیا تُو وُہی نہیں جو دُنیاداروں کی نظروں میں ذلیل وخوار تھا! پھر میری وجہ سے آبرودار بنا

اورتیری رَسائی شاہی دَربار تک ہوئی، میری ہی بدولت تیرا نِکاح مالدار خاندان میں ہوا، یقیناً یہ تیری ہی بَدبختی ہے کہ تو مجھے شیطانی کاموں میں اُڑاتا رہا، اگر تو **راہِ خدا میں خَرچ** کرتا تو یہ ذِلّت ورُسوائی تیرا مُقدّر نہ بنتی، بتا! کیا بُرے کاموں میں خرچ کرنے اور نیک کاموں میں صَرف نہ کرنے کا مشوَرہ میں نے دیا تھا؟ نہیں، ہرگز نہیں، تجھے پیش آنے والی تمام تَر تباہی کا ذِمّے دار تُو خود ہی ہے،(اس کے بعد سیِّدُ نا **مَلَکُ الْمَوت** عَلَیْہِ السَّلام نے اُس کنجوس مالدار کی روح قبض کر لی)۔ (عُیُونُ الحِکایات (عَرَبی) ص ۴۹ مُلَخَّصًا دار الکتب العلمیة بیروت)

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا آخِرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دُنیا دو جہاں میں ہے وبال کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجَلال (وسائل بخشش ص ۳۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

......جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مال ودولت کے دیوانے کی قابلِ عِبْرَت **حِکایَت** سماعت فرمائی کہ ایسا شخص جو عُمْر بھر عیش کوشیوں اورنفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑا رہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملی ہوئی ڈھیل سے بجائے سنبھلنے کے اُس کی غفلتوں کا سِلسِلہ طویل ہوتا چلا گیا، مال کے نَشے میں مَخمور، غریبوں اورمُحتاجوں کی امداد سے دُور اورعیّاشیوں میں مَسرور رہا۔ آخِر کار **"ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے"** کے مِصداق موت کا فِرِشتہ آ پہنچا، اگرچہ اُس وقت مال کا خُمار اُترا، ہوش ٹھکانے آئے لیکن **"اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔"** مال و دولت کے حَرِیص اَفراد جنہیں دُنیا و آخِرت کے برباد ہونے کی کوئی فکْر نہیں

ہوتی اُن کے لئے اِس حِکایت میں درسِ عبرت کے بے شمار **مَدَنی پھول** ہیں۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا　　بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زر وہاں نہ آئے گا　　غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے　　قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے (وسائل بخشش ص۳۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مالِ کثیر میں کہیں خُفیہ تدبیر تو نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ بعض اَوقات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کثرتِ مال ومَنال سے نواز کر بھی آزمائش میں ڈال دیتا ہے، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صَفْحات پر مشتمل کتاب **''فیضانِ سنّت''** جلد اوّل صَفحہ **682** پر ہے: صِحّت کی نعمت اور دولت کی کثرت اکثر مُبتَلائے مَعصِیَت کر دیتی ہے، لہٰذا جو (حسین وشاندار یا) خوب جاندار یا (زبردست) مالدار یا صاحِبِ اقتِدار ہو اُس کو خدائے علیم وخبیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے بَہُت زیادہ ڈَرنے کی ضَرورت ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جس شخص پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، مال و دولت، حسین صورت، اچھی صِحّت، منصبِ وَجاہت، عُہدۂ وَزارت یا صدارت یا حکومت وغیرہ کے ذَرِیعے) فراخی (فَ۔رَا۔خی) کرے مگر اُسے یہ اندیشہ نہ ہو کہ کہیں یہ (آسائشیں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر تو نہیں، تو ایسا شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے غافِل ہے۔'' (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص۱۲۸ دار المعرفة بيروت)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل ہے

خبردار اے جاندار! خبردار اے شاندار! خبردار اے مالدار! رخبردار اے سرمایہ دار! خبردار اے صاحِبِ اقتِدار! خبردار اے افسر وعہدیدار! ربِّ عزیز وقدیر عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے خبردار! خبردار! خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ ملی ہوئی جانی، مالی یا حکومتی نعمتوں کے ذَرِیعے ظلم، تکبُّر، سرکشی اور طرح طرح کے گناہوں کا سِلسِلہ بڑھتا رہے اور کَسا کَسا یا سُڈَول (یعنی خوبصورت) بدن اور مال و دَھن جہنَّم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اِس ضِمن میں حدیثِ نبوی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَع آیتِ قرانی سنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے تھرّ ایئے: حضرتِ سیِّدُنا عُقْبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، نبیِّ اَکرم، نورِ مُجَسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: ''جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈِھیل ہے۔ پھر یہ آیَتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

(پ۷، اَلْاَنعام: آیت ٤٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب اُنہوں نے بُھلا دیا جو نصیحتیں اُن کو کی گئی تھیں، ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اُس پر جو اُنہیں ملا تو ہم نے اچانک اُنہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

(مُسندِ اِمام احمد ج ٦ ص ١٢٢ حدیث ١٧٣١٣ دارالفکر بیروت)

گُناہوں کو اچّھا سمجھنا کُفر ہے

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان اِس آیتِ کریمہ کے تحت ''تفسیرِ نورُالعِرفان'' میں فرماتے ہیں: اِس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ ومَعاصی کے باوُجُود دُنیوی راحتیں ملنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غضب اور عذاب (بھی ہوسکتا) ہے کہ اِس سے انسان اور زیادہ غافِل ہوکر گناہ پر دِلیر ہوجاتا ہے، بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ ''گناہ اچّھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں'' یہ کُفر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اِس کو جان بوجھ کر اچّھا کہنا یا اچّھا سمجھنا کُفر ہے۔ کفریہ کلمات کی تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفْحات پر مشتمل کتاب ''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' کا مُطالعہ فرمائیے) مزید فرمایا: نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبُّر اور شیخی کے طور پر ہو تو بُرا ہے اور طریقۂ کُفّار ہے اور اگر شُکر کے لئے ہو تو بہتر ہے، طریقۂ صالحین ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کے بارے میں سُوال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی ہر آسائش میں آزمائش ہے، قِیامت کے دن اِن آسائشوں (راحتوں) اور کشائشوں (یعنی فَراخِیوں) کے مُتَعَلِّق سُوال ہونا ہے۔ جس کو دُنیا میں جتنی زِیادہ نعمتیں اور وسائل حاصل ہوں گے، اُس کو آخِرت میں اُسی قدر مسائل بھی درپیش ہوں گے، جب بروزِ محشر دُنیَوی مال واَسباب کے بارے میں سُوالات

ہوں گے، مال کے غَلَط اِستِعمال پر اللہ عَزَّوَجَلَّ عِتاب فرمائے گا تو غفلت شِعار مالدار کے سامنے یہ حقیقت کُھل کر آ جائے گی کہ ''مجھ جیسا دُنیا کا امیر آخِرت کا فقیر ہے۔'' جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بَیان ہے کہ سردارِ مَکّۂ مُکَرَّمہ، سلطانِ مَدینۂ مُنوَّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''زیادہ مال والے قِیامت کے دن کم ثواب والے ہوں گے، مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دے اور وہ اُسے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دے اور اس میں نیک عمل کرے۔'' (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٢٣١ حدیث ٦٤٤٣)

نِعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی

پارہ 30 سُوْرَۃُ التَّکَاثُر کی آخری آیت میں اِرشادِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں کی پُرسِش ہوگی۔

دوزخ کے کَنارے نِعمتوں کے مُتَعلِّق سُوالات

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ المنّان نے ''تفسیرِ نورُ العِرفان'' میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت قدرے تفصیل کے ساتھ کلام فرمایا ہے، اِس میں سے بعض باتیں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ''میدانِ حشر یا دوزخ کے کَنارے پر تم سے فِرِشتے یا خود ربِ تعالٰی نعمتوں کے مُتَعَلِّق سُوال فرمائے گا اور یہ سُوال ہر نعمت کے مُتَعَلِّق ہوگا، جسمانی یا رُوحانی، ضَرورت کی ہو یا عیش وراحت کی، حتّٰی کہ ٹھنڈے پانی،

دَرَخت کے سائے، راحت کی نیند کا بھی۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: بعدِ موت تین وقت اور تین جگہ حساب ہوگا، (۱) قبر میں ایمان کا (۲) حشر میں ایمان و اعمال کا (۳) دوزخ کے کنارے نعمتوں کے شُکر کا۔ بغیر استحقاق جو عطا ہو وہ **نعمت** ہے، رب کا ہر عَطِیّہ نعمت ہے خواہ جسمانی ہو یا روحانی اِس کی دو قسمیں ہیں (۱) کسبی (۲) وَہبی۔ **کسبی** یعنی وہ نعمتیں جو ہماری کمائی سے ملیں، جیسے دولت، سلطنت وغیرہ۔ **وَہبی** یعنی وہ نعمتیں جو محض رب کی عطا سے ہوں، جیسے ہمارے اَعضاء، چاند، سورج وغیرہ۔ **کسبی** (یعنی اپنی کوششوں سے حاصل کئے ہوئے مال یا ہُنر ایسی) **نعمت** کے مُتعَلِّق **تین سُوال** ہوں گے، (۱) کہاں سے حاصل کیں؟ (۲) کہاں خَرچ کیں؟ (۳) ان کا کیا شکریہ ادا کیا؟ **وَہبی** (یعنی بغیر ہماری کوشش کے ملی ہوئی) **نعمتوں** کے مُتعَلِّق **آخری دو سُوال** ہوں گے (یعنی کہاں خرچ کیں؟ ان کا کیا شکریہ ادا کیا؟)۔ تفسیرِ خازِن، تفسیرِ عزیزی، تفسیرِ روحُ الْبیان وغیرہ میں ہے کہ مذکورہ آیتِ کریمہ میں ''اَلنَّعِیْم'' سے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی ذات والا صِفات مُراد ہے، ہم سے حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے بارے میں سُوال ہوگا کہ تم نے اِن کی اِطاعت کی یا نہیں؟ کیونکہ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تو تمام نعمتوں کی اَصل ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت جس دل کو روشن کر دے، اُس کے لئے تمام نعمتیں رَحمتیں ہیں اور بدقسمتی سے جس کے دل میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت نہ ہو اُس کے لئے سب نعمتیں زَحمتیں

ہیں، دولتِ عُثمانی رَحمت تھی، دولتِ ابوجَہل زَحمت۔''

صَدقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قِیامت میں مالداروں کے حساب کی لرزہ خیز کیفیت

حلال مال جمع کرنا بے شک گناہ نہیں، نیز دولتمندی کی وجہ سے کسی مالدار کو گنہگار کہنا روا نہیں۔ اگر 100 فیصدی حلال مال کے سبب کوئی مالدار بنا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اُس نے اپنا مال خَرچ کیا تو گنہگار کُجا ثوابِ دارین کا حقدار ہے۔ لہٰذا مال کمانا ہی ہے تو صرف وصرف حلال طریقے پر کمانا چاہئے۔ مگر صِرف بقدرِ ضَرورت کمانے ہی میں عافِیَّت ہے، کیوں کہ حلال مال کا حساب ہوگا اور بروزِ قِیامت حساب کی کسی میں تاب نہ ہوگی۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی اِحیاءُ الْعُلُوم کی تیسری جلد میں نَقل کرتے ہیں: ''قِیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے حرام مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے جہنَّم کی طرف لے جاؤ اور ایک دوسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے حلال طریقے سے مال کمایا اور حرام جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ، پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے حرام ذرائع سے مال جَمع کر کے حلال

جگہ پر خَرچ کیا، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ پھر (چوتھے) ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس نے حلال ذرائع سے کما کر حلال جگہ پر خَرچ کیا، اُس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! ممکِن ہے تم نے طلبِ مال میں کسی فرض میں کوتاہی کی ہو، وقت پر نماز نہ پڑھی ہو، اور اس کے رُکوع وسُجُود اور وُضو میں کوئی کوتاہی کی ہو! وہ کہے گا: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مَقام پر خَرچ کیا، اور تیرے فرائض میں سے کوئی فَرض بھی ضائع نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے اس مال میں تکبُّر سے کام لیا ہو، سُواری یا لباس کے ذَرِیعے دوسروں پر فَخر ظاہر کیا ہو! وہ عَرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تکبُّر بھی نہیں کیا اور فَخر کا اظہار بھی نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے کسی کا حق دبایا ہو جس کی ادائیگی کا میں نے حکم دیا ہے کہ اپنے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافِروں کو ان کا حق دو! وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ایسا نہیں کیا، میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مقام پر خَرچ کیا اور تیرے کسی فَرض کو ترک نہیں کیا، تکبُّر وغُرور بھی نہیں کیا اور کسی کا حق بھی ضائع نہیں کیا، تُو نے جسے دینے کا حکم دیا (میں نے اُسے دیا)۔

پھر وہ سب لوگ آئیں گے اور اس سے جھگڑا کریں گے، وہ کہیں گے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اسے مال عطا کیا اور مال دار بنایا اور اسے حکم دیا کہ وہ ہمیں دے اور ہماری مدد کرے۔ اب اگر اس نے ان کو دیا ہوگا، اور فرائض میں کوتاہی بھی نہیں کی ہوگی، تکبُّر اور فخر بھی نہیں کیا ہوگا پھر بھی کہا جائے گا رُک جا! میں نے تجھے جو بھی نعمت عنایت کی تھی،

خواہ وہ کھانا تھا، پانی تھا یا کوئی سی بھی لذّت، ان سب کا شکر ادا کر، اِسی طرح سُوال پر سُوال ہوتا رہے گا۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۳۱ دارصادر بیروت)

سُوال اُس سے ہو گا جس نے حلال کمایا ہو گا

یہ روایت نقل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کو اپنے انداز میں عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بتایئے! اِن سُوالات کے جوابات دینے کے لیے کون تیار ہو گا؟ سُوالات اُس آدمی سے ہوں گے جس نے حلال طریقے پر کمایا ہو گا نیز تمام حُقُوق اور فرائض بھی کماحَقُّہٗ (مکمَّل طور پر) ادا کیے ہوں گے۔ جب ایسے شخص سے یہ **حِساب** ہو گا تو ہم جیسے لوگوں کا کیا حال ہو گا جو دُنیوی فِتنوں، شُبہوں، نفسانی خواہشوں، آرائشوں اور زینتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں! ان سُوالات ہی کے خوف کے باعث **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیا اور اس کے مال و مَتاع سے آلُودہ ہونے سے ڈرتے ہیں، وہ فَقَط ضَرورت کے مطابِق مختصر سے مالِ دُنیا پر قَناعت کرتے ہیں اور اپنے مال سے طرح طرح کے اچّھے کام کرتے ہیں۔ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی نیک بندوں کے کثرتِ مال سے بچنے کی کیفیت بیان کرنے کے بعد عام مسلمانوں کو "نیکی کی دعوت" دیتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کو اُن نیک لوگوں کے طریقے کو اختیار کرنا چاہیے، اگر اس بات کو آپ اِس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ آپ اپنے خیال میں پرہیزگار اور نہایت ہی محتاط ہیں اور صرف حلال

Go To Index

مال کماتے ہیں اور کمانے سے مقصود بھی محتاجی اور سُوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خَرچ کرنا ہے اور آپ کا ذِہن یہ بنا ہوا ہے کہ میں اپنا حلال مال نہ تو گناہوں میں صَرف کرتا ہوں نہ ہی اِس سے فُضُول خَرچی کرتا ہوں نیز مال کی وجہ سے میرا دل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ راستے سے بھی نہیں بدلتا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے کسی ظاہر اور پوشیدہ عمل سے ناراض بھی نہیں ہے، اگرچِہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بِالفَرض ایسا ہو تب بھی آپ کو چاہئے کہ صِرف ضَرورت کے مطابِق مال پر ہی راضی رہیں اور مال داروں سے علیحِدگی اختیار کریں، **اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ان مالداروں کو قِیامت میں حساب کیلئے روکا جائے گا تو آپ پہلے ہی قافلے کے ساتھ سرورِ کائنات** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ جائیں گے اور آپ کو حساب و کتاب اور سُوالات کے لیے نہیں روکا جائے گا** کیونکہ حساب کے بعد نَجات ہوگی یا سختی۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''فُقَراءِ مُہاجِرین، مالدار مُہاجِرین سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔'' (تِرمِذی حدیث ۲۳۵۸)

(ماخوذاً اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۳۲)

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہیئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال کا اِستعمال اور اُخرَوی وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیَوی نعمتوں اور راحتوں سے مالا مال لوگوں کو مال کے اِستعمال کے وقت خبردار رہنا چاہئے کہ اِس کے غَلَط اِستعمال کا اَنجام اُخرَوِی وبال ہے، یونہی مال و دولت کی بے جا مَحَبَّت گناہوں پر اُکساتی، دربدر پھراتی، لُوٹ مار کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گِرواتی ہے اور جب یہ دولت کسی مُحِبِّ مال کے ہاتھ سے نکلنے پر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خُوب تڑپاتی اور رُلاتی ہے، لہٰذا ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین مال و دولت کے مُعامَلے میں نِہایَت ہی مُحتاط تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں تھا: اے میرے بھائی! دُنیا سے اِتنا کچھ جمع نہ کرو کہ حقِّ شُکر ادا نہ کرسکو، میں نے اَنبیاء کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار، دو۲ عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بروزِ قِیامت ایک ایسے مال دار شخص کو لایا جائے گا جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری میں زندگی بَسَر کی ہوگی، پُلْ صراط پار کرتے ہوئے اُس کا مال اس کے سامنے ہوگا، جب وہ لڑکھڑانے لگے گا تو اُس کا مال کہے گا: ''چلتے جاؤ! کیونکہ تم نے مجھ سے مُتَعَلِّق اللہ تَعالٰی کا حق ادا کردیا ہے۔'' پھر ایک اور مال دار کو لایا جائے گا، جس نے دُنیا میں اپنے مال میں سے اللہ تَعالٰی کا حق ادا نہیں کیا ہوگا، اُس کا مال اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا، وہ شخص جب پُلْ صِراط پر لڑکھڑائے گا تو اُس کا مال اُس سے کہے گا: تُو برباد ہو! تُو نے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

مجھ سے **اللہ** تعالٰی کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ پس وہ اسی طرح ہلاکت و بربادی کو پکارتا رہے گا۔

(تاریخ دِمَشق لابن عَساکِر ج۴۷ ص۱۵۳ دارالفکر بیروت)

تیری طاقت، تیرا فن، عُہدہ ترا　　کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ ترا

دبدبہ دُنیا ہی میں رہ جائے گا　　زور تیرا خاک میں مل جائے گا

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا　　جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا (وسائلِ بخشش ص۳۷۵،۳۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں عِبرت ہے اُن صاحِبانِ ثَروَت وحیثیت کے لئے جو فرض ہونے کے باوُجُود **زکوٰۃ** دینے سے کتراتے، اپنی دولت کو گناہوں کے کاموں میں گنواتے، بھلائی کے کاموں میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے اور محتاجوں کی مدد سے جان چُھڑاتے ہیں۔ غور فرمالیجئے کہ آج خوش حال کردینے والا مال بروزِ قِیامت **وبال** کی صورت اِختِیار کرگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ کاش! ہمارے دلوں سے دُنیا ومالِ دُنیا کی بے جا مَحبَّت نکل جائے اور ہماری قَبْر وآخرت بہتر ہوجائے۔

مِرے دل سے دُنیا کی اُلفت مِٹا دے　　مجھے اپنا عاشِق بنا یاالٰہی!

تُو اپنی وِلایَت کی خیرات دے دے　　مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی!

مَدَنی اِنْعامات میں اَسلاف کی یاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایتِ مُبارَکہ سے یہ بھی پتا چلا کہ اپنے اِسلامی بھائیوں کو مکتوبات کے ذَریعے **نیکی کی دعوت** پیش کرنا صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سنَّتِ کریمہ ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** دیگر مَدَنی خوبیوں کی حامِل ہونے کے ساتھ ساتھ اَسلافِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام

کی یاد بھی تازہ کرتی ہے جیسا کہ نیکی کی دعوت پر مُشتَمِل **مدنی مکتوبات** روانہ کرنا۔ اِس کی ترغیب دلاتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے پیش کردہ **72 مَدَنی اِنعامات** میں سے مدَنی اِنعام نمبر 57 ہے: {''**کیا آپ نے اِس ہفتے کم ازکم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب روانہ فرمایا؟**'' (مکتوب میں مَدنی اِنعامات اور مدَنی قافِلے کی ترغیب دلائیں)} آپ سے بھی مدَنی اِلتجا ہے کہ ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی ماحول سے تادمِ حیات مُنسلِک رہیے، ''مَدَنی اِنعامات'' کے مطابِق عمل کی کوشش کیجئے، **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِين کے فُیُوضات اور دُنیا وآخرت کی کثیر برکات حاصِل ہوں گی اور کثرتِ دولت کی ہَوَس کے بجائے نیکیوں کی کثرت کی حِرص بڑھے گی۔

دے جذبہ ''مَدَنی اِنْعامات'' کا تُو کرَم بہرِ شہِ کرب و بلا ہو
کرَم ہو دعوتِ اسلامی پر یہ شریک اِس میں ہر اِک چھوٹا بڑا ہو (وسائلِ بخشش ص۹۱)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَھن کمانے کی دُھن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے مُعاشَرے میں اَکثر لوگوں کے ذِہنوں پر دولتوں اور **خزانوں کے اَنبار** جمع کرنے کی دُھن سُوار ہے اور اِس راہِ پُرخار میں خواہ کتنی ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے، پرواہ نہیں، بس! ہر وقت دولتِ دُنیا جمع کرنے کی حِرص ہے، اگر کبھی آخرت کی بھلائی کے لئے نیکیوں کی دولت اکٹھی کرنے کی طرف

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

تَوَجُّہ دلائی بھی جائے تو مُلا زَمت یا کاروباری مصروفِیَّت وغیرہ کے بہانے آڑے آجاتے ہیں، بال بچوں کا دُنیوی مستقبِل سنوارنے کی کوشِشوں میں اپنا اُخرَوی مستقبِل بھول جاتے ہیں، اَولاد کی دُنیوی پڑھائی پھر اُن کی شادی کی فِکْر کسی اور طرف ذِہن جانے ہی نہیں دیتی۔ اَولاد کے دُنیوِی مستقبِل کی بہتری کے لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کا کیسامَدَنی ذِہن تھا! یہ بھی مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

عُمَر بن عبدُ العزیز کی مَدَنی سوچ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ضِیائے صَدَقات'' صَفْحہ 83 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نامَسلَمہ بن عَبدُ الْمَلِک عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَلِک حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ العزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی ظاہِری حیات کے آخِری لمحات میں حاضِر ہوئے اور کہا: اے اَمیرُ الْمؤمنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ! آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بھی بے مِثال زندَگی گزار کر دُنیا سے تشریف لے جارہے ہیں، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے 13 بچّے ہیں لیکن وِراثت میں اُن کے لئے کوئی مال و اسباب نہیں چھوڑا! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُ نا عمَر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: میں نے اپنی اَولاد کا حق روکا نہیں اور دوسروں کا اِن کو دیا نہیں اور میری اَولاد کی دو حالتیں ہیں اگر وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت کریں گے تو وہ اُن کو کِفایَت فرمائے گا کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں کو کِفایَت فرماتا ہے اور اگر میری اولاد نافرمان ہوئی تو مجھے اِس بات کی پرواہ نہیں کہ میرے بعد مالی

اعتبار سے اُن کی زندگی کیسے گزرے گی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۸۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ یاد رہے کہ اگر کسی کے پاس مال ہے تو اسے یِہی حکم ہے کہ صَدَقہ کرنے کے بجائے اولاد کی ضَرورت کے لئے رکھ چھوڑے۔

مِرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ
اِنہیں خُلد میں بسانا، مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آزمائش میں کامیابی کی صورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلا حاجت دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کا جذبہ قابلِ تعریف نہیں اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بکثرت دُنیوی دولت عنایت فرمائی ہو اُس کیلئے کامیابی کی صورت یِہی ہے کہ وہ اُس کو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے مطابِق خَرچ کر کے نیکیوں کی دولت میں اِضافہ کرے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 417 صَفْحات پر مُشتَمِل مُنْفرِد کتاب "لُبابُ الِاحیاء" صَفْحہ 258 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: "دُنیا کو آقا نہ بناؤ ورنہ وہ تمہیں **غلام** بنالے گی، اپنا مال اُس ذات

وَالْبَرَصُ یعنی صدقہ 70 قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا بدن بگڑنا (کوڑھ) اور سفید داغ ہیں۔'' (تاريخ بغداد ج۸ ص۲۰٤ دار الكتب العلمية بيروت)

لُقمے کے بدلے لُقمہ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صدقہ واقِعی بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز حِکایت سماعت فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام عبداللہ بن اَسعد یافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ''رَوْضُ الرِّیَاحِیْن'' میں نقل فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے ایک عورت نے کسی محتاج (یعنی مسکین) کو کھانا دیا اور پھر اپنے شوہر کو کھانا پہنچانے کھیت کی طرف چل پڑی، اُس کے ساتھ اُس کا بچّہ بھی تھا، راستے میں ایک دَرِندے (یعنی پھاڑ کھانے والے جانور) نے بچّے پر حملہ کر دیا، وہ دَرِندہ بچّے کو نگلنا ہی چاہتا تھا کہ ناگہاں (یعنی اچانک) غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس نے اُس دَرِندے کو ایک زوردار ضَرب لگائی اور بچّے کو چُھڑا لیا، پھر غیب سے آواز آئی: ''اے نیک بخت! اپنے بچّے کو سلامَتی کے ساتھ لے جا! ہم نے لُقمے کے بدلے تجھے لُقمہ عطا کر دیا۔'' (یعنی تُو نے غریب کو کھانے کا لُقمہ کِھلایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے بچّے کو دَرِندے کا لُقمہ بننے سے بچا لیا)۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۲۷٤) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرَت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

رہِ حق میں سبھی دولت لُٹا دوں
خدا! ایسا مجھے جذبہ عطا ہو (وسائلِ بخشش ص۹۱)

کے پاس جمع کرو جس کے پاس سے ضائع نہیں ہوتا کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اُسے (چوری ہونے یا چِھن جانے وغیرہ کی) آفت کا ڈر ہوتا ہے، لیکن (صدقہ وخیرات کر کے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اپنا مال جمع کرانے والے کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔“

(لُبابُ الاِحیاء(عربی)ص ۲۳۱ ماخوذاً دارالبیروتی دمشق)

تِرے غم میں کاش عطّار، رہے ہر گھڑی گرفتار
غمِ مال سے بچانا، مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آفات سے نَجات کا ذَرِیعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ خالقِ کائنات، اَللّٰہُ رَبُّ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰت عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں صدَقہ وخیرات کرنا بے حد فائدے کا سودا ہے اور اس سے مال محفوظ ہوجاتا ہے۔ یقیناً صدَقہ وخیرات آفات سے نَجات کا ذَرِیعہ ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے اپنے مال سے حسبِ توفیق ووُسعت صدَقہ وخیرات کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت ساری آفتوں اور مصیبتوں سے حِفاظَت ہوگی۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ ”**راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل**“ میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک رِوایت نقل کرتے ہیں: ”اَلصَّدَقَۃُ تَمْنَعُ سَبْعِیْنَ نَوْعًا مِّنْ اَنْوَاعِ الْبَلاءِ اَھْوَنُھَا الْجُذَامُ

شیطان کا غلام کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے مالِ دُنیا ملنے کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا جذبہ بھی مل گیا وہ تو سعادت مند ٹھہرا لیکن جو غفلت میں ڈالنے والی دُنیوی آسایشوں میں مُنہمِک رہا اور نفسانی خواہشات کی پَیروی کی، اُس نے گویا شیطان کی غلامی اِختیار کی جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالی اِحیاءُ الْعُلُوم میں نَقْل کرتے ہیں: جب سب سے پہلے دِرہَم و دِینار تیار ہوئے تو شیطان نے اُن کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر اُن کو چُوما اور بولا: جس نے تم سے مَحَبَّت کی حقیقت میں وہ میرا غلام ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۸۸)

......وہ ذلیل خوار ہو

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین دُنیوی مال و دولت اور اِس کی فِکْر سے آزاد اور تَوَکُّل وقناعت کی دولت سے مالا مال تھے، دُنیَوی مستقبِل سے بڑھ کر اُخروی مستقبِل کی فِکْر میں مَگن رہنے والے سعادت مند تھے، وہ اِس حقیقت سے اچّھی طرح واقِف تھے کہ دولت کی مَحَبَّت باعث رُسوائی و ذِلّت ہے، جیسا کہ مشہور ومقبول وَلیُّ اللّٰہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ شِبلی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الولی کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: جس نے دولتِ دُنیا کے ساتھ پیار کیا وہ ذلیل وخوار ہوا۔

(رَوضُ الرَّیاحِین ص ۱۳۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔(طبرانی)

مِرا دل پاک ہو سرکار دُنیا کی مَحَبَّت سے

مجھے ہو جائے نفرت کاش! آقا مال ودولت سے (وسائل بخشش ص۱۳۳)

مَحَبّتِ مال ودولت کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مال ودولت کی مَحَبَّت انسان کو خواری وذلّت کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں دھکیل دیتی ہے، اگرچہ بعض اَوقات انسان دُنیا میں تھوڑی بہت عزّت وشہرت حاصل کر بھی لیتا ہے مگر اکثر اُخروی تباہی وبربادی اُس کا مقدَّر بن جاتی ہے۔ دولت کے نشے میں مست رہنے والوں کے لئے حضرتِ سیِّدُنا شیخ شبلی علیہ رحمۃُ اللہِ الولی کے بیان کردہ اِرشاد میں عبرت ہی عبرت ہے۔ مال ودولت کی مَحَبَّت میں اندھا ہونے والا اَنجامِ آخرت سے بالکل غافِل ہو کر اَحکامِ شریعت کو پسِ پُشت ڈال دیتا ہے پھر اُسے حکمِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی پرواہ رہتی ہے، نہ ہی ارشادِ مصطَفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پاس۔ یقیناً فکرِ مال ودولت فکرِ آخرت سے غفلت میں ڈالتی اور بے شمار گناہوں کا سبب بنتی ہے جن میں سے چند یہ ہیں: ترکِ زکوٰۃ وعُشر، سُود ورِشوت کا لین دَین، بُخل کی نُحُوست، قطعِ رِحمی (یعنی رشتے داری توڑنا)، جھوٹ اور ناحق دوسروں کا مال دبالینا وغیرہ۔

مال کی دِینی ودُنیَوِی آفات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **853** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد **1** صَفْحہ **565** تا **567** پر شیخُ الاسلام،

شہابُ الدِّین امام احمد بن حَجر مکّی شافعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی نے مال و دولت کی آفات تفصیلاً بیان فرمائی ہیں، اُن میں سے چند کا ذِکر کرتا ہوں:

دِینی آفات

مال و دولت کی کثرت انسان کو گناہوں پر اُبھارتی اور پہلے مُباح (یعنی جائز) لذّات کی طرف لے جاتی ہے حتّٰی کہ وہ اُن کا اِس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ اُس کے لئے اُنہیں چھوڑنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ حلال کمائی کے ذریعے اُنہیں حاصل نہ کر سکے تو بسا اوقات **حرام کام** کرنے لگتا ہے، کیونکہ جس کے پاس مال کثرت سے ہو، اُسے لوگوں سے میل جول اور تعلُّقات بڑھانے کی بھی زیادہ ضَرورت ہوتی ہے اور جو اِس چیز میں مبتَلا ہو جائے وہ عُمُوماً لوگوں سے مُنَافَقت سے پیش آئے گا اور اُنہیں راضی یا ناراض کرنے کے مُعامَلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مُرتکِب ہو گا تو اِس کے نتیجے میں وہ **عداوت، کینہ، حسد، ریاکاری، تکبُّر، جھوٹ، غیبت، چغلی** وغیرہ کا باعث بننے والے دیگر کئی بڑے بڑے گناہوں میں مبتَلا ہو جائے گا۔

دُنیَوی آفات

مال داروں کو لاحق ہونے والی دُنیوی آفات میں خوف و غم، پریشانی، مَصائب کا سامنا، اَمارت (یعنی مالداری) برقرار رکھنے کے لئے ہر دم مال کمانا اور اُس کی حفاظت کرنا وغیرہ دیگر کئی آفات شامل ہیں۔

مال کا غلام ہلاک ہو

امام ابن حجر علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکبر فرماتے ہیں: مال نہ تو مطلقاً خیر (یعنی بھلائی کی چیز) ہے نہ ہی مَحض شر (یعنی بُرائی کی شے) مال بعض اوقات قابلِ تعریف ہوتا ہے اور کبھی قابلِ مذمّت۔ لہٰذا جس نے کِفایت (ضَرورت) سے زیادہ حصہ حاصل کیا گویا خود کو ہلاکت پر پیش کیا، کیونکہ طبیعتیں ہدایت سے روکنے والی ہیں اور شَہوات وخواہشات کی طرف مائل رہتی ہیں اور مال ان میں آلے کا کام دیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ضَرورت سے زائد مال میں سخت خطرات ہیں۔ مزید آگے چل کر آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:

''دِرہَم و دینار کا غلام ہلاک ہو۔'' (سُنَنِ اِبن ماجه ج ٤ ص ٤٤١ حديث ٤١٣٦ دارالمعرفة بيروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُصوصی رَحمت کا نُزُول ہو کہ ہم دولتِ دُنیا سے پیار کرنے اور اِسی سوچ بچار میں گُم رہنے کے بجائے اُخرَوی سعادتوں کی طرف دھیان دینے والے بن جائیں اور یہ اِستِغاثہ (یعنی فریاد) ہمارے حق میں دَرَجۂ قَبولیّت کا شرَف پالے:

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضول گوئی سے دیدو نفرت
دُرود پڑھنے کی بس ہو عادت نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش ص۱۰٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

اگر آپ سُدھرنا چاہتے ہیں تو ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے کہ یہ ماحول **خزانوں کا اَنبار** اِکٹھّے کرنے کے بجائے اَبَدی سعادَتوں کا حقدار بننے کا ذِہن دیتا ہے، لہٰذا اگر آپ **سُدھرنا چاہتے ہیں** تو دل سے دُنیا کی بے جا مَحَبَّت نکالنے، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی تڑپ قلب میں ڈالنے، سینہ سنّتِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مدینہ بنانے، مال و دولت کو صحیح مَصرَف (یعنی خرچ کی دُرُست جگہ) میں اِستِعمال کرنے کا عِلْم پانے اور دل کو فکرِ آخرت کی آماجگاہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنتے رہیے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

ویڈیو سینٹر ختم کر دیا

لانڈھی (باب المدینہ، کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے علاقے میں ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کے عظیم جذبے کے تحت بڑی مستقل مزاجی سے **چوک درس** دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس چوک درس میں ایک **ویڈیو سینٹر** والے کو بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوگئی۔ جب مبلغ دعوتِ اسلامی

نے **فیضانِ سنّت** کا درس شروع کیا تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے بھرپور، فکرِ عاقبت سے معمور الفاظ تاثیر کا تیر بن کر ''ویڈیو سینٹر والے'' کے دل میں پیوست ہو گئے، بعدِ درس جب اسلامی بھائیوں نے اُن پر **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سُنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی تو فوراً راضی ہو گئے ۔اور شرکت بھی کی جس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ان میں تبدیلی آنے لگی ، کچھ ہی عرصے میں انہوں نے **ویڈیو سینٹر ختم کر دیا** اور دھاگے کا کاروبار شروع کر کے حلال روزی کی طلب میں مشغول ہو گئے ۔

مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال، آپ دولت کی کثرت کا چھوڑیں خیال
قبر میں کام آئے گا ہرگز نہ مال، حشر میں ذَرّے ذَرّے کا ہو گا سُوال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مال جَمْع کرنے نہ کرنے کی صورتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال جمع کرنے نہ کرنے کی صورتوں کے متعلّق بارگاہِ رضویت میں ہونے والے ''سُوال وجواب'' کے مختلف اِقتباسات پیش کرتا ہوں ، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں بے حد اِضافہ ہو گا: **سُوال :** ایک شخص جو اَہل وعِیال (یعنی بال بچّے) رکھتا ہے اپنی ماہانہ یا سالانہ آمدنی سے بلا اِفراط وتَفرِیط (یعنی بغیر کمی وزِیادَتی کے) اپنے بال بچّوں پر خَرچ کر کے بقایا خدا کی راہ میں دیتا ہے آئندہ کو اَہل وعِیال

کے واسطے کچھ نہیں رکھتا، دوسرا اپنی آمدنی سے بچّوں پر ایک حصّہ خَرچ کر کے دوسرا حصّہ خیرات کرتا اور تیسرا حصّہ آئندہ انکی ضَرورتوں میں کام آنے کی غَرَض سے رکھ چھوڑنے کو اچّھا جانتا ہے، ان دونوں میں افضل کون ہے؟

الجواب: حُسنِ نیّت (یعنی اچّھی نیّت) سے دونوں صورتیں محمود (بَہُت خوب) ہیں، اور بَاِختِلافِ اَحوال (یعنی حالات مختلِف ہونے کی وجہ سے) ہر ایک (کبھی) افضل، کبھی واجِب، وَلِہٰذا اس بارے میں احادیث بھی مختلف آئیں اور سَلَفِ صالح (یعنی بزرگانِ دین) کا عمل بھی مختلِف رہا۔

اَقُولُ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے میں کہتا ہوں) اس میں قَولِ مُوجَز و جَامِع (یعنی مختصر و جامِع قول) **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ ہے کہ آدمی دو قسم (کے) ہیں: **(۱) مُنفَرِد** کہ تنہا ہو اور **(۲) مُعِیل** کہ عِیال (یعنی بال بچّے وغیرہ) رکھتا ہو، سُوال اگرچِہ مُعِیل سے مُتَعلِّق ہے مگر ہر مُعِیل اپنے حقِّ نفس (یعنی خود اپنے بارے) میں مُنفَرِد ہے اور اس پر اپنے نفس (یعنی اپنی ذات) کے لحاظ سے وُہی اَحکام ہیں جو مُنفَرِد پر ہیں لِہٰذا دونوں کے اَحکام سے بَحث درکار۔

﴿1﴾ وہ اَہلِ اِنقِطَاع وَ تَبَتُّل اِلَی اللّٰہ اَصحابِ تَجرِید وَ تَفرِید (یعنی ایسے لوگ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہو اور ان پر اہل وعِیال کی ذمّے داری نہ ہو یا انکے اہل وعِیال ہی نہ ہوں) جنھوں نے اپنے رب سے کچھ (مال) نہ رکھنے کا عَہد باندھا (وعدہ کیا) ان پر اپنے عَہد کے سبب تَرکِ اِدِّخار (یعنی مال جمع نہ کرنا) لازِم ہوتا ہے اگر کچھ بچا رکھیں

تو نَقضِ عَہد (یعنی وعدہ خِلافی) ہے اور بعدِ عہد پھر جَمع کرنا ضَرور ضُعفِ یقین سے نَاشِیٔ (یعنی یقین کی کمزوری کی وجہ سے ہے) یا اُس کا مُوْہِم (یعنی وہم ڈالنے والا) ہوگا، ایسے (حضرات) اگر کچھ بھی ذَخیرہ کریں مستحقِ عِقاب (یعنی سزا کے حق دار) ہوں۔

﴿2﴾ فَقر و توکُّل ظاہِر کرکے صَدَقات لینے والا اگر یہ حالت مُستَمِر (مُس۔تَ۔مِرْ یعنی برقرار) رکھنا چاہے تو اُن صَدَقات میں سے کچھ جمع کر رکھنا اُسے **ناجائز** ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صَدَقہ لے گا **حرام وخبیث** ہوگا۔

﴿3﴾ جسے اپنی حالت **معلوم** ہو کہ حاجت سے زائد جو کچھ بچا کر رکھتا ہے نَفس اُسے طُغیان وعِصیان (یعنی سرکشی و نافرمانی) پر حامِل ہوتا (یعنی اُبھارتا)، یا کسی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) کی عادت پڑی ہے اُس میں خَرچ کرتا ہے تو اُس پر مَعصِیَت سے بچنا **فرض** ہے اور جب اُس کا یہی طریقہ مُعَیَّن (مُ۔عَیْ۔یَنْ یعنی مُقرَّر) ہو کہ باقی مال اپنے پاس نہ رکھے تو اِس حالت میں اس پر حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو مَصارِفِ خَیر (یعنی بھلائی کے کاموں) میں صَرف کردینا لازِم ہوگا۔

﴿4﴾ جو ایسا بے صَبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو **مَعَاذَاللہ** رب عَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرف دل میں، نہ زَبان سے، یا طُرُقِ ناجائزہ (یعنی ناجائز طریقوں) مِثلِ سَرِقہ (سَ۔رِ۔قَہ یعنی چوری) یا بھیک وغیرہ کا مرتکِب ہو، اس پر لازِم ہے کہ حاجت کے قَدَر جَمع رکھے، اگر پیشہ وَر ہے کہ رَوز کا رَوز کھاتا ہے، تو ایک دن کا، اور ملازِم ہے کہ ماہوار ملتا ہے یا

مکانوں دکانوں کے کرائے پر بسر ہے کہ (کرایہ) مہینہ پیچھے آتا ہے، تو ایک مہینے کا اور زمیندار ہے کہ فصل (چھ ماہ) یا سال پر پاتا ہے تو چھ مہینے یا سال بھر کا اور اصل ذَرِیعۂ مَعاش مَثَلاً آلاتِ حرفت (یعنی کام کے اَوزار) یا دکان مکان دیہات بقَدرِ کِفایت کا باقی رکھنا تو مُطلَقاً اس پر لازِم ہے۔

﴿5﴾ جو عالِمِ دین مُفتیِٔ شَرع یا مُدافِعِ بِدع (بدمذہبیت کو روکنے والا) ہو اور بیتُ المال سے رِزق نہیں پاتا، جیسا (کہ اب) یہاں ہے، اور وہاں اس کا غیر (یعنی کوئی دوسرا) ان مَناصبِ دِینیہ (یعنی دینی مَنصبوں) پر قِیام نہ کرسکے کہ اِفتا (فتویٰ دینے) یا دَفعِ بِدعات میں اپنے اَوقات کا صَرف کرنا اس پر **فرضِ عَین** ہو اور وہ مال و جائداد رکھتا ہے جس کے باعث اُسے غَنا (مالی طور پر مضبوطی) اور ان فرائضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی ہے (یعنی روزگار وغیرہ سے بےفکری ہے) کہ اگر (سارا ہی مال) خَرچ کردے مُحتاجِ کَسب (یعنی کام کاج کرنے کا محتاج) ہو اور ان اُمُور (یعنی ان دینی فریضوں کی ادائیگی) میں خَلَل پڑے، اس پر بھی اَصل ذَرِیعے کا اِبقا (یعنی باقی رکھنا) اور آمَدَنی کا بقَدرِ مذکور جَمع رکھنا **واجِب** ہے۔

﴿6﴾ اگر وہاں اور بھی عالِم یہ کام کرسکتے ہوں تو اِبقاء و جَمعِ مذکور (حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع باقی رکھنا) اگرچِہ واجِب نہیں مگر اَہَم و مُؤَکَّد (سخت تاکید کیا ہوا) بیشک ہے کہ عِلمِ دین و حمایتِ دین کے لیے فَراغ بال (یعنی خوشحالی)، کَسبِ مال (یعنی مال کمانے) میں اِشتِغال (یعنی مشغول ہونے) سے لاکھوں درجے اَفضل ہے مَعہٰذا (یعنی اسی کے ساتھ)

ایک سے دو اور دو سے چار بھلے ہوتے ہیں، ایک (عالم) کی نظر کبھی خطا کرے تو دوسرے (عُلَماء) اُسے صَواب (یعنی صحیح بات) کی طرف پھیر دیں گے، ایک (عالم) کو مرض وغیرہ کے باعث کچھ عُذر پیش آئے تو جب اور (عُلَماء) موجود ہیں کام بند نہ رہے گا لہٰذا تَعَدُّدِ عُلَمائے دین (علمائے دین کی کثرت) کی طرف ضَرورحاجت ہے۔

﴿7﴾ عالم نہیں مگر طلبِ علمِ دین میں مشغول ہے اور کسب میں اِشتِغال (مال کمانے میں مشغول ہونا) اُس (یعنی علمِ دین کی طلب) سے مانِع (یعنی روکنے والا) ہوگا تو اس پر بھی اُسی طرح اِبقاء وجمع مَسطُور آکدواَہَم ہے۔ (یعنی اس کے لئے بھی حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع کو باقی رکھنا بہُت اَہَم وضَروری ہے)

﴿8﴾ تین صورَتوں میں جَمع مَنع ہُوئی، دو میں واجِب، دو میں مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی اور) جو ان آٹھ (قِسموں) سے خارِج ہو، وہ اپنی حالت پر نظر کرے اگر جَمع نہ رکھنے میں اس کا قلب پریشان ہو، توجُّہ بَعبادت و ذِکرِ الٰہی میں خَلَل پڑے تو بمعنیٔ مذکور بقَدرِ حاجت جَمع رکھنا ہی افضل ہے اور اکثر لوگ اِسی قِسم کے ہیں۔

﴿9﴾ اگر جَمع رکھنے میں اس کا دل مُتفَرِّق (یعنی مُنتَشِر) اور مال کے حِفظ (یعنی حفاظت) یا اس کی طرف مَیلان (جُھکاؤ) سے مُتَعلِّق ہو تو جمع نہ رکھنا ہی افضل ہے کہ اَصل مقصود ذِکرِ الٰہی کے لیے فَراغ بال (فارِغ ہونا) ہے جو اُس میں مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہو وُہی ممنوع ہے۔

﴿10﴾ جو اصحابِ نُفُوسِ مُطمَئِنّہ (یعنی اہلِ اطمینان) ہوں، (کہ) نہ عَدَمِ مال (مال نہ

ہونے) سے اُن کا دل پریشان (ہو) نہ وُجُودِ مال (یعنی مال ہونے) سے اُن کی نظر (پریشان ہو)، وہ مُختار رہیں (یعنی بااختیار ہیں کہ چاہیں تو بقیہ مال صَدَقہ وخیرات کردیں یا اپنے پاس ہی رکھیں)۔

﴿11﴾ حاجت سے زیادہ کا مَصارِفِ خیر (یعنی اچّھی جگہوں) میں صَرف (خَرچ) کردینا اور جَمع نہ رکھنا صورتِ سِوُم میں تو واجب تھا باقی جُملہ صُوَر (یعنی دیگر تمام صورتوں) میں ضَرور مطلوب (یعنی پسندیدہ)، اور جوڑ کر (یعنی جمع) رکھنا اس کے حق میں ناپسند و مَعیوب کہ مُنفَرِد کو اس کا جوڑنا طولِ اَمَل (یعنی لمبی اُمّید) یا حُبِّ دُنیا (یعنی دنیا کی مَحبَّت) ہی سے ناشی (یعنی پیدا) ہوگا۔ (مطلب یہ کہ مال جمع کرنا لمبی اُمّید یا دُنیا سے مَحبَّت ہی کی وجہ سے ہوگا اور یہ دونوں صورتیں اچّھی نہیں ہیں)

دُنیا کا مُسافِر

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''دُنیا میں یُوں رہ گویا تُو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ کر صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ١٤٩ حدیث ٢٣٤٠ دارالفکر بیروت)

تمھیں شرم نہیں آتی

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: یَـا اَیُّهَـا النَّـاسُ اَمَـا تَسْتَحْيُوْنَ اے لوگو! کیا تمھیں شرم نہیں آتی؟ حاضِرین نے عَرض کی: یارسولَ اللہ! کس بات سے؟ فرمایا: جَمع کرتے ہو جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزُوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے اس سے شرماتے

نہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۲۵ ص۱۷۲ حدیث ٤٢١ داراحیاء التراث العربی بیروت)

جب کوئی لقمہ لیتا ہوں.....

حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سَو دینار کوخریدی، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا اُسامہ سے تعجُّب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وَعدے پر (کنیز) خریدی، بیشک اُسامہ کی امّید لمبی ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تو جب آنکھ کھولتا ہوں یہ گُمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائیگی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اُتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اُسے گلے میں روک دے گی، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضَرور آنے والی ہے تم تھکا نہ سکو گے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج٤ ص١٠٨ حدیث٥١٢٧ دارالفکربیروت)

یہ سب (تو) **مُنفَرِد** کا بیان (ہے) رہا عِیال دار (تو) ظاہر ہے کہ وُہ اپنے نفس کے حق میں ''مُنفَرِد'' ہے، تو خود اپنی ذات کے لیے اُسے اُنہیں اَحکام کا لحاظ چاہئے اور عِیال کی نظر سے اُس کی صورتیں اور ہیں ان کا بیان کریں۔

﴿12﴾ عِیال کی کَفالت شَرع نے اِس پر فَرض کی، وہ ان کو **تَوَکُّل و تَبَتُّل** (دنیا سے کَنارہ کشی) **وَ صَبْرٌ عَلَی الْفاقہ** (یعنی اور بھوک پیاس سے صَبر) پر مجبور نہیں کرسکتا، اپنی جان کو

جتنا چاہے کَسے (یعنی آزمائش میں ڈالے) مگر اُن (یعنی بال بچّوں) کو خالی چھوڑنا اس پر **حرام** ہے۔

﴿13﴾ وہ جس کی عِیال میں صورت چہارُم کی طرح بے صبرا ہو اور بے شک بَہُت عوام ایسے نکلیں گے تو اس کے لحاظ سے تو اس پر دو ہرا وُجوب ہو گا کہ قَدَرِ حاجت جَمع رکھے۔

﴿14﴾ ہاں جس کی سب عِیال (یعنی بال بچّے) صابِر و مُتوَکِّل ہوں اُسے رَوا (جائز) ہو گا کہ سب (مال) راہِ خدا میں خَرچ کر دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۳۱۱ تا ۳۲۷ مختصرا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہِ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”انگوٹھی کے اَہم اَحکام“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے انگوٹھی کے 17 مَدَنی پھول

❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھااُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

واٰلِہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔ (بُخاری ج ٤ ص٦٧ حدیث٥٨٦٣)

۞(نابالغ)لڑکے کو سونے کا زَیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ (دُرِّمُختاروردُّالمُحتار ج۹ ص٥٩٨) ۞**لوہے** کی انگوٹھی جَہَنَّمیوں کازیور ہے۔(ترمذی ج٣ص ٣٠٥ حدیث١٧٩٢) ۞مرد کیلئے وُہی انگوٹھی جائز ہے جومَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینے کی ہواور اگر اس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے۔(رَدُّالمُحتار ج۹ص ٥٩٧) ۞اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا(ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔عورَتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔(بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٧١) ۞چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی کہ وزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا ترک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضَرورت نہ ہواُس کا نہ پہننا) **افضل** ہے اور مُہر کی غَرَض سے خالی جواز نہیں (یعنی جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہواُن کے لئے صِرف جائز ہی نہیں) بلکہ **سنّت** ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سِنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مطلب ومَفاد) نیّت میں ہوتو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں ۔(فتاوٰی رضویہ ج٢٢

ص۱۴۱) ❁ عیدَین میں مرد کے لئے چاندی کی جائز والی انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۷۷۹، ۷۸۰ بتصرف مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ❁ انگوٹھی اُنھیں کے لیے **سنّت** ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان وقاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو **سنّت** نہیں البتّہ پہننا جائز ہے۔(فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۳۵) فِی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عُرف نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے ''اِسٹام'' بنوائی جاتی ہے۔لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا **سنّت** نہ رہا ❁ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت کی طرف رکھے۔(الھدایۃ ج٤ ص٣٦٧) ❁ چاندی کا چَھلّا خاص لباسِ زنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مَردوں کو مکروہ۔(یعنی ناجائز وگناہ ہے)(فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۱۳۰)

❁ عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی مُمانَعت نہیں۔(عالمگیری ج۵ ص۳۳۵) ❁ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور سب سے چھوٹی انگلی میں پہنی

جائے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۵۹۶، بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص۷۰) ❁ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ ❁ مدینۂ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً یا اجمیر شریف کے چَھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں۔ ❁ بواسیر وغیرہ کے لئے دم کئے ہوئے چاندی کے چَھلّے بھی مَردوں کے لئے جائز نہیں ❁ اگر آپ نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر توبہ کر لیجئے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو   سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان:4

بادشاہوں کے ہڈیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بادشاہوں کی ہڈیاں[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے (24 صَفْحات) کا یہ رسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

شَفاعت کی بشارت

رَحْمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو مجھ پر روزِ جُمُعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَنقول ہے کہ ایک بادشاہ شکار کیلئے نکلا مگر جنگل میں اپنے مُصاحِبوں سے بچھڑ گیا۔ اُس نے ایک کمزور اور غمگین نوجوان کو دیکھا جو **انسانی ہڈّیوں** کو اُلٹ پلَٹ رہا ہے، پوچھا: تمہاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ اور اس سُنسان بیابان میں اکیلے کیا کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا:

مـــــــــدینـــــــه

[1]: یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اِجتماع (باب الاسلام سندھ) ۱،۲،۳ صفر المظفّر ۱۴۲۴ھ (2003ء صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا تھا۔ کافی ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

میرا یہ حال اِس وجہ سے ہے کہ مجھے طویل سَفَر دَر پیش ہے۔ دو مُوَکَّل (دن اور رات کی صورت میں) میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مجھے خوف زدہ کر کے آگے کو دوڑا رہے ہیں۔ یعنی جو بھی دن اور رات گزرتے ہیں وہ مجھے موت سے قریب کرتے چلے جا رہے ہیں، میرے سامنے تنگ و تاریک تکلیفوں بھری قَبْر ہے، آہ! گلنے سڑنے کیلئے عَنْقریب مجھے زیرِ زمین رکھ دیا جائے گا، ہائے! ہائے! وہاں تنگی و پریشانی ہوگی، وہاں مجھے کیڑوں کی خوراک بننا ہوگا، میری ہڈّیاں جدا جدا ہو جائیں گی اور اسی پر اِکتِفا نہیں بلکہ اسکے بعد قیامت برپا ہوگی جو کہ نہایت ہی کَٹھِن مَرحلہ ہو گا۔ معلوم نہیں بعد اَزاں میرا جنّت ٹھکانا ہوگا یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہنَّم میں جانا ہوگا۔ تم ہی بتاؤ، جو اتنے خطرناک مَراحِل سے دوچار ہو وہ بھلا کیسے خوشی منائے؟ یہ باتیں سُن کر **بادشاہ** رنج و ملال سے بے حال ہو کر گھوڑے سے اُترا اور اس کے سامنے بیٹھ کر عَرض گزار ہوا: اے نوجوان! آپ کی باتوں نے میرا سارا چَین چھین لیا اور دل کو اپنی گِرِفت میں لے لیا، ذرا ان باتوں کی مزید وَضاحت فرما دیجئے! تو اُس نے کہا: یہ میرے سامنے جو ہڈِّیاں جَمْع ہیں انہیں دیکھ رہے ہو! یہ ایسے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** ہیں جنہیں دنیا نے اپنی زینت میں اُلجھا کر فریب میں مبتَلا کر دیا تھا، یہ خود تو لوگوں پر حُکومت کرتے رہے مگر غفلت نے ان کے دلوں پر حکمرانی کی، یہ لوگ آخرت سے غافِل رہے یہاں تک کہ انہیں اچانک موت آ گئی! ان کی تمام آرزوئیں دھری کی دھری رہ گئیں، نعمتیں سَلْب کر لی گئیں، قبروں میں ان کے جِسْم گل سڑ گئے اور آج انتہائی کَسْمپُرسی کے عالَم میں انکی ہڈِّیاں بکھری پڑی ہیں۔ عَنْقریب انکی ہڈِّیوں کو پھر زندگی ملے گی اور ان کے جسم مکمَّل ہو جائیں گے، پھر انہیں انکے اعمال کا بدلہ

ملے گا، اور یہ نعمتوں والے گھر جنّت یا عذاب والے گھر دوزخ میں جائیں گے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ نوجوان **بادشاہ** کی آنکھوں سے اَوجھل ہو کر معلوم نہیں کہاں چلا گیا! اِدھر خُدّام جب ڈھونڈتے ہوئے پہنچے تو بادشاہ کا چہرہ اُداس اور اس کی آنکھوں سے سیلِ اَشک رواں تھا۔ رات آئی تو بادشاہ نے لباسِ شاہی اتارا اور دو چادریں جسم پر ڈال کر عبادت کیلئے جنگل کی طرف نکل گیا۔ پھر اسکا پتا نہ چلا کہ کہاں گیا۔ (روضُ الرِّیاحِین ص ۲۰۰) **اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں سفرِ آخرت کی طَوالت اور اس میں پیش آنے والی حالت کا کس قدر رِقّت انگیز بیان ہے۔ پُراَسرار مُبَلِّغ نے **بادشاہوں کی ہڈّیاں** سامنے رکھ کر قبْر وحَشْر کی جو منظر کشی کی وہ واقِعی عبرت ناک ہے۔ قبْر وحَشْر کا معاملہ نہایت ہولناک ہے مگر اِس سے قبل موت کا مَرحلہ بھی انتہائی کَرْبناک ہے۔ اِس میں نَزْع کی سختیوں، مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھنے اور بُرے خاتمے کے خوف جیسے انتہائی ہوش رُبا معاملات ہیں۔ چُنانچِہ

کانٹے دار شاخ

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الغَفّار سے فرمایا: اے کعب (رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ)! ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ! حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الْاَحْبار عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الغَفّار نے عَرض کی: موت اُس ٹہنی کی مانند ہے جس میں کثیر کانٹے ہوں اور اُسے کسی شَخْص کے پیٹ میں داخِل کیا جائے اور جب ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی کھینچنے والا اُس شاخ کو زور سے کھینچے تو وہ (کانٹے دار

ٹہنی) کچھ (گوشت کے ریشے وغیرہ) ساتھ لے آئے اور کچھ باقی چھوڑ دے۔ (مصنّف ابن ابی شیبۃ ج ۸ ص ۳۱۲ حدیث ۱۲۲)

تلوار کی ہزار ضَربیں

حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم جہاد کی ترغیب دلاتے اور فرماتے، اگر تم شہید نہیں ہوگے تو مر جاؤ گے! اُس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تلوار کی ہزار ضَربیں بھی میرے نزدیک بستر پر مرنے سے آسان ہیں۔

(اِحیاءُ العلوم ج ۵ ص ۲۰۹)

خوفناک صورت

ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: کیا تم مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہو! جس سے کسی گناہ گار کی روح قَبْض کرتے ہو۔ مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی: آپ عَلَیْہِ السَّلام سہہ نہیں سکیں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔ اُنہوں نے کہا: تو آپ مجھ سے الگ ہو جایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام الگ ہو گئے۔ پھر جب اُدھر مُتَوَجِّہ ہوئے تو مُلاحَظہ کیا، کالے کپڑوں میں ملبوس ایک سیاہ فام شَخْص ہے جس کے بال کھڑے ہیں، بدبُو آرہی ہے اُس کے مُنہ اور نتھنوں سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔ (یہ دیکھ کر) حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب ہوش آیا

تو مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام اپنی اصل حالت پر آچکے تھے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے مَلَکُ الْموت (عَلَیْہِ السَّلام)! موت کے وَقْت صرف تمہاری صورت دیکھنا ہی گناہ گار کیلئے بَہُت بڑا عذاب ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج ٥ ص ٢١٠)

موت کا راج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کے جھٹکوں اور نَزْع کی سختیوں کا عِلْم ہونے کے باوُجود افسوس! ہم اِس دنیا میں اطمینان کی زندگی گزار رہے ہیں، آہ! ہمارا ہر سانس موت کی طرف گویا ایک قدم اور ہمارے شب و روز موت کی جانب گویا ایک ایک میل ہیں۔ چاہے کوئی زندگی کی کتنی ہی بہاریں لوٹنے میں کامیاب ہو جائے مگر اسے موت کی خزاں سے دوچار ہونا ہی پڑے گا۔ کوئی چاہے کتنا ہی عیش و عشرت کی زندگی گزارے مگر موت تمام تر لذّتوں کو خَتْم کر کے رہے گی۔ کوئی خواہ کتنا ہی اَہل و عیال اور دوست و اَحباب کی رونقوں میں دِلشاد ہو لے مگر موت اُسے جدائی کا غم دے کر رہے گی، آہ! کتنے مغرور آبرو دار موت کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو گئے، نہ جانے کتنے ظالم حکمرانوں کو موت نے ان کے بُلند مَحَلّات سے نکال کر قَبْر کی کال کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ نہ جانے کیسے کیسے افسروں کو موت نے کوٹھیوں کی وسعتوں سے اٹھا کر قَبْر کی تنگیوں میں پہنچا دیا، کتنے ہی وزیروں کو بنگلوں کی چکا چوند روشنیوں سے قَبْر کی تاریکیوں میں مُنتقِل کر دیا۔ آہ! موت ہی کے سبب بَہُت سارے **دولہے مچلتے** ارمانوں کے ساتھ آراستہ و پیراستہ حَجَلۂ عروسی میں داخِل ہونے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی تنگ و

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

تاریک قبروں میں چلے گئے، نہ جانے کتنے ہی نوجوان **شادی** کی مَسرّتوں کے ذَرِیْعے اپنی جوانی کی بہاریں دیکھنے سے قبل ہی موت کا شکار ہوکر وَحْشت ناک قَبْروں میں جا پہنچے۔

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتِبار　　تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے　　خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
چل دیئے دنیا سے سب شاہ و گدا　　کوئی بھی دنیا میں کب باقی رہا!
تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟ (وسائل بخشش (مُرمّم) ص۷۰۹، ۷۱۱)

ویران مَحلّات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعْصِیَت پر ڈَٹے رہنے کے سبب اگر دُنیا بھی جاتی رہی اور دین بھی برباد ہوگیا تو کیا کروگے! **اللہ تبارَکَ وَتعالٰی** پارہ 17 **سُوْرَۃُ الْحَجّ** کی 45 ویں آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴿۴۵﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں[1] کہ وہ ستم گار تھیں[2]، تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی[3] پڑی ہیں اور کتنے کُنویں بیکار پڑے[4] اور کتنے محل گچ کئے ہوئے۔[5]

مدینہ

[1] یعنی وہاں کے رہنے والوں سمیت ہلاک کردیں۔ [2] یعنی ظالم کُفّار پر مشتمل۔ [3] گری۔ [4] یعنی ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ [5] یعنی وِیران پڑے ہیں۔

قَبْر کی تاریکیاں

حضرتِ سیِّدُ نا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ دَورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خوبصورت چِہرے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کدھر گئے وہ بادشاہ جنھوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تقوِیَت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بے شک زمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب یہ قَبْر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔

(کتاب ذم الدنیا مع موسوعة لابن ابی الدنیا ج٥ص٣٨حدیث٤٦)

غفلت کی چادر تانے سونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں۔ شدّتِ موت کو سہنا، تاریکیٔ گور، اُس کی وَحشت، کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننا، ہڈِّیوں کا بوسیدہ ہو جانا، تا قیامت قبْر میں پڑے رہنا اور حَشْر و حسابِ اعمال، ان تمام معاملات کو جاننے کے باوُجُود غفلت کی چادر تان کر سوئے رہنا یقیناً تشویشناک ہے۔

گِریۂ عُثمانی رضی اللہ تعالٰی عنہ

حضرتِ سیِّدُ نا ذُوالنُّورَین، جامعُ الْقراٰن عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے قریب کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی مُبارَک تَر ہو جاتی۔

اِس بارے میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اِستِفسار کیا گیا کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جنَّت و دوزخ کے تذکرے پر اتنا نہیں روتے مگر جب کسی قَبْر کے قریب کھڑے ہوتے ہیں تو اس قدر گریہ و زاری فرماتے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِین ، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک آخِرت کی سب سے پہلی منزل قَبْر ہے، قَبْر والے نے اس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ آسان ہے اور اگر اِس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زِیادہ سَخْت ہے۔ (ابنِ ماجه ج٤ ص٥٠٠ حديث ٤٢٦٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دنیا ہی میں بزَبانِ مالِکِ خلد وکوثر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّت کی بِشارت ملنے کے باوُجُود کس قَدَر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ لاحِق رہتا اور ایک ہماری حالت ہے کہ ہمیں اپنے ٹھکانے کا عِلْم نہیں اس کے باوُجُود گناہوں کے دَلدَل میں اپنے آپ کو دھنساتے چلے جارہے ہیں اور مَعْصِیَت کے اَنْبار کے باوُجُود خوشیوں سے جھومے جارہے ہیں اور قَبْر کی دردناک پکار سے یکسر غافل ہیں۔

قَبْر کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقندی حنَفی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں کہ قَبْر روزانہ پانچ مرتبہ یہ نِدا کرتی ہے، ﴿۱﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر چلتا ہے حالانکہ میرا پیٹ تیرا ٹھکانا ہے ﴿۲﴾ اے آدَمی! تُو مجھ پر عُمدہ عُمدہ کھانے کھاتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں تجھے

کیڑے کھائیں گے ﴿۳﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر ہنستا ہے جلد ہی میرے اندر آ کر روئے گا ﴿٤﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر خوشیاں مناتا ہے عنقریب مجھ میں غمگین ہوگا ﴿۵﴾ اے آدَمی! تُو میری پیٹھ پر گُناہ کرتا ہے عنقریب میرے پیٹ میں مبتلائے عذاب ہوگا۔ (تَنْبِیۡہُ الۡغافلین ص۲۳)

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پکار — مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی — تجھ کو ہوگی مجھ میں سُن وَحْشت بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئے گا — ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
تیری طاقت تیرا فن عہدہ ترا — کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تِرا
دولت دنیا کے پیچھے تُو نہ جا — آخِرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحَبَّت دور کر — دل نبی کے عشق سے مَعمور کر
لندن و پیرس کے سپنے چھوڑ دے
بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے (وسائلِ بخشش(مُرمَّم)ص۷۰۹-۷۱۱)

رُوح کی دَرْد ناک باتیں

مَنقول ہے کہ رُوح جب جِسْم سے جدا ہوتی ہے اور اُس پر **سات دن** گزرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرْض کرتی ہے: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اجازت عطا فرما کہ میں اپنے جسم کا حال دریافْت کروں، تو اُسے اجازت مل جاتی ہے۔ پھر وہ اپنی قَبْر کی طرف آتی ہے، اسے دُور سے دیکھتی، اور اپنے جسم کو مُلاحظہ کرتی ہے کہ وہ مُتَغَیَّر (یعنی بدلا ہوا) ہے اور اس کے نتھنوں، مُنہ، آنکھوں اور کانوں سے پانی رَواں ہے۔ وہ اپنے جسم سے کہتی ہے: ''بے مثال

حُسن و جمال کے بعد اب تُو اس حال میں ہے!'' یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔ پھر **سات دن** کے بعد اِجازت لے کر دوبارہ قَبْر پر آتی اور دُور سے دیکھتی ہے کہ مُردے کے مُنہ کا پانی خون ملی پیپ، آنکھوں کا پانی خالص پیپ اور ناک کا پانی خون بن چکا ہے۔ تو اُس سے کہتی ہے: ''اب تو اِس حال پر پَہُنچ چکا ہے!'' یہ کہہ کر پرواز کر جاتی ہے۔ پھر **سات روز** کے بعد اِجازَت لے کر اُسی طرح دُور سے دیکھتی ہے، تو حالت یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی پُتلیاں چِہرے پر ڈھلک چکی ہیں، پیپ کیڑوں میں تبدیل ہوچکی ہے، کیڑے اُسکے مُنہ سے داخِل ہوکر ناک سے نکل رہے ہیں۔ تب وہ جسم سے کہتی ہے: تو نازو نِعَم میں پلنے کے بعد اب اِس حال کو پَہُنچ گیا ہے! (الرَّوضُ الفائق ص۲۸۳)

نیک شَخْص کی نشانی

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں، ایک شَخْص نے اِستِفسار کیا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! لوگوں میں سب سے زیادہ زاہِد کون ہے؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قَبْر اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے، دُنیا کی زینت کو چھوڑ دے، فَنا ہونے والی زندگی پر باقی رہنے والی کو تَرجیح دے اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی میں گنتی نہ کرے نیز اپنے آپ کو قَبْر والوں میں شمار کرے۔ (مصنَّف ابن ابی شَیْبہ، ج ۸ ص ۱۲۷ حدیث ۱۷)

جیسی کرنی وَیسی بھرنی

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے: بے شک تم گردِشِ ایّام

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

میں ہو اور موت اچانک آجائے گی، جس نے بھلائی کا بیج بویا عنقریب وہ اُمّید کی فَصل کاٹے گا اور جس نے بُرائی کاشت کی جلد ہی ندامت کی کھیتی پائے گا۔ ہر کاشتکار کیلئے اُسی کی کھیتی ہے۔ (اَلزّھد لاحمد بن حنبل ص۱۸۳ حدیث۸۸۹)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی عَقْل مَنْد وہی ہے جو موت سے قبل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنَّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے لے اور یوں قَبْر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! **امیر** ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، **نَمازیں** قصدًا قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بِلا عُذْرِ شَرْعی نہ رکھے، فرض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغرض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حسرت و نَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جب کہ جس نے **اللہ** تعالٰی کو راضی کرلیا جس کے بہُت سے طریقے ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی

پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبارَک کے علاوہ نَفْل روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قراٰنِ کریم کی تعلیم نہ صِرْف خود حاصل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرْس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرْس جاری کیا، سُنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں باقاعدگی سے سفر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دی، روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ اپنے ذِمّے دار کو جَمْع کروایا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فَضْل وکرم سے ایمان سلامت لے کر دنیا سے رُخصت ہوا تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حَشْر تک رَحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نُورِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تاحَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی　(حدائقِ بخشش)

قِیامت کی مَنظر کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آہ! پیدا ہو ہی گئے تو اب مرنا بھی پڑے گا۔ ہائے ہائے! ہم گنہگاروں کا کیا بنے گا! موت کی تکالیف اور قَبْر میں مدّتوں گلتے سڑتے رہنے ہی پر اِکْتِفا نہیں، قَبْرو ں سے دوبارہ اُٹھنا اور قِیامت کا بھی سامنا کرنا ہے، قِیامت کا دن سَخْت ہولناک ہے اور اس میں کئی دُشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ قِیامت کے بھیانک منظر کا تصوُّر جمانے کی کوشش کیجئے، آہ! آہ! آہ! ستارے جَھڑ جائیں گے اور چاند و سورج کے بے نُور ہونے کے باعِث گُھپ اندھیرا چھا جائے گا مگر روشنی خَتْم ہونے کے باوُجُود تَپِش برقرار رہے گی۔ اَہلِ مَحْشَر

اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک آسمان ٹوٹ پڑے گا اور اس کے پھٹنے کی آواز کس قدر بھیانک ہوگی اس کا تصوُّر کیجئے، پہاڑ دُھنی ہوئی روئی کی طرح اُڑ جائیں گے اور لوگ ایسے ہونگے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے۔ کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی بھائی سے آنکھ نہ ملائے گا، دوست دوست سے مُنہ چھپائے گا، بیٹا باپ سے پیچھا چھڑائے گا، شوہر بیوی کو دُور ہٹائے گا اور بیٹا ماں کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اَلْغَرَض کوئی بھی کسی کے کام نہ آئے گا۔ **سنو! سنو!** دل کے کانوں سے سنو 30 ویں پارے کی **سُوْرَةُ الْقَارِعَه** میں قِیامت کی اِس طرح منظر کشی کی گئی ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝۷ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ۝۹ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِیَةٌ ۝۱۱

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ دل دَہلانے والی، کیا وہ دَہلانے والی؟ اور تُو نے کیا جانا کیا ہے دَہلانے والی۔ جس دن آدمی ہوں گے جیسے پَھیلے پتنگے، اور پہاڑ ہونگے جیسے دُھنکی اُون۔ تو جس کی تولیں[1] بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی؟ ایک آگ شُعلے مارتی۔

[1] یعنی وزن میں نیکیاں

نازوں کا پالا کام نہ آئے گا

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بروزِ قِیامت ماں اپنے بیٹے سے ملے گی اور کہے گی: اے بیٹے! کیا تو میرے پیٹ میں نہ رہا؟ کیا تو نے میرا دودھ نہ پیا؟ بیٹا عَرض کرے گا: اے میری ماں! کیوں نہیں۔ اِس پر ماں کہے گی: بیٹا! میرے گناہوں کا بوجھ بَہُت بھاری ہے اِس میں سے تو صِرف ایک گُناہ ہی اُٹھالے۔ بیٹا کہے گا: میری ماں! مجھ سے دُور ہو جا، مجھے اپنی فِکر لاحِق ہے، میں تیرا یا کسی اور کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ (الرَّوضُ الفائِق ص ۱۵۵)

پسینے میں ڈُبکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تکلیفوں کے علاوہ، بھوکے پیاسے رہنے اور حساب و کتاب کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔ وہاں پر عَرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا جو مُقَرَّبِین ہی کو نصیب ہوگا۔ انکے علاوہ لوگ سُورج کی گرمی میں سِسکتے بِلکتے ہوں گے، کثرتِ اِزْدِحام کے باعِث ایک دوسرے کو دھکّے دے رہے ہوں گے، نیز گناہوں کی نَدامت، سانسوں کی حرارت، سورج کی تمازت اور خوف ودَہْشت کے سبب پسینا بہہ کر زمین میں ستّر گز تک جَذْب ہو جائے گا۔ پھر لوگوں کے گُناہوں کے مُطابِق کسی کے ٹخنوں، کسی کے گُھٹنوں، بعضوں کے سینوں اور بعضوں کے کانوں کی لَو تک چڑھے گا اور کوئی بدنصیب تو اُس میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا۔ چُنانچِہ

کانوں تک پسینا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی چھٹی آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ۶

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ العٰلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

پھر فرمایا: قِیامت کے دن بعض لوگوں کا پسینا اِس قَدَر ہوگا کہ نِصْف (یعنی آدھے) کانوں تک پَہُنچ جائے گا۔ (بُخاری ج٤ ص٢٥٥ ،حدیث ٦٥٣١)

پسینے کی لگام

ایک رِوایت میں یوں ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن سُورج زمین سے قریب ہو جائے گا تو لوگوں کا پسینا بہے گا بعض لوگوں کا پسینا ان کی ایڑیوں تک، بعض کا نِصْف (یعنی آدھی) پنڈلیوں تک، بعض کا گھُٹنوں تک، کچھ کا رانوں تک، بعض لوگوں کا کمر تک اور کچھ کا کاندھوں تک اور کچھ کا گردن تک اور کچھ کا مُنہ تک پہنچے گا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دَسْتِ مبارَک سے اشارہ فرمایا کہ وہ ان کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینا ڈھانپ لے گا اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھ مُبارَک کو سرِانور پر رکھا۔ (مُسنَدِ امام احمدبن حنبل ج ٦ ص ١٤٦ حدیث ١٧٤٤٤)

نظر نہ فرمائے گا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 30 سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِیْن کی چھٹی

آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَؕ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن سب لوگ ربُّ الْعٰلمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

پھر فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سب کو 50 ہزار سال والے (یعنی قیامت کے) دن جَمْع کرے گا، جیسے تَرکَش میں تیر جَمْع کیے جاتے ہیں پھر تمہاری طرف نظر نہیں فرمائے گا۔'' (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج٥ ص ٧٩٠ حدیث ٨٧٤٧)

پچاس ہزار سال تک کھڑے رہیں گے

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: تمہارا اُس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال کی مِقدار اپنے قدموں پر کھڑے ہوں گے! اِس میں نہ تو ایک لُقمہ کھانے کو ملے گا اور نہ ہی ایک گھونٹ پانی ملے۔ حتّٰی کہ جب پیاس سے ان کی گردنیں لٹک جائیں گی اور بھوک سے انکے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں جانبِ دوزخ لے جا کر کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔ تھک ہار کر باہم کلام کریں گے کہ آؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کسی کو سفارش کیلئے درخواست کریں اِس طرح وہ انبِیائے کِرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف رُخ کریں گے مگر وہ جس نبی عَلَیْہِ السَّلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے وہ انہیں فرمائیں گے: ''مجھے میرے حال پر چھوڑ دو! مجھے میرے اپنے مُعاملے نے دوسروں سے بے نیاز کر دیا ہے نیز عُذْر کریں گے کہ اللہ تَعَالٰی نے آج سَخْت غَضَب فرمایا ہے کہ اس قَدَر غَضَب اس سے

پہلے کبھی نہ فرمایا اور نہ کبھی آیندہ فرمائے گا۔" حتّٰی کہ مَحبوبِ رَبُّ الْعِزَّت، تاجدارِ رسالت، نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن کی اجازت ملے گی اُن کی شَفاعَت فرمائیں گے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۷۳)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی
مرے حُضُور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا (ذوقِ نعت)

سزائیں کیسے برداشت ہوں گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کی ہولناکیوں اور اہلِ مَحشر کی تکلیفوں کی یہ تو ایک جھلک ہے اور یہ پریشانیاں بھی حساب و کتاب اور جہنَّم کے عذاب سے پہلے کی ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ آج اگر ذرا سی گرمی بڑھ جائے تو ہم تڑپ اٹھتے ہیں، اگر بجلی چلی جائے تو اندھیرے میں ہم پر وَحشت طاری ہو جاتی ہے، ایک وَقْت کے کھانے میں تاخیر ہو جائے تو بھوک سے نِڈھال ہو جاتے ہیں، شدّتِ پیاس میں پانی نہ ملے تو سِسک جاتے ہیں، گرمیوں میں حَبْس ہو جائے (یعنی ہوا چلنا رُک جائے) تو بے قرار ہو جاتے ہیں، سورج کی تَپِش کے سبب پسینے کی کثرت ہو تو بِلبِلا اٹھتے ہیں، ٹریفک جام ہو جائے تو بیزار ہو جاتے ہیں، آنکھ میں اگر گَرْد کا ذرّہ پڑ جائے تو بے چَین ہو جاتے ہیں، والِد صاحِب ڈانٹ دیں تو بُری طرح جھینپ جاتے ہیں، اُستاد جِھڑک دے تو سہم جاتے ہیں۔ آہ! آہ! آہ! اگر **نَماز** قضا کرنے کے سبب آگ کا عذاب دے دیا گیا، رَمَضانُ الْمُبارَک کا روزہ تَرْک کرنے کی وجہ سے اگر بھوک پیاس مُسَلَّط

کردی گئی، **زکوٰۃ** نہ دینے کے باعِث اگر دہکتے ہوئے سکّے جسم پر داغ دیئے گئے، **بدنِگاہی** کرنے کے سبب اگر آنکھوں میں آگ بھردی گئی، لوگوں کی خُفیہ باتیں، گانے باجے، غیبتیں، گندے چُٹکلے وغیرہ سُننے کی وجہ سے اگر کانوں میں **پگھلا ہوا سیسہ** اُنڈیل دیا گیا، ماں باپ کی نافرمانی اور قَطْعِ رِحْمی (یعنی رشتے داروں سے تعلّقات توڑ دینے) کے باعِث **عذاب** میں مبتَلا کردیئے گئے تو کیا کریں گے؟ اب بھی وَقْت ہے مان جایئے، قِیامت کی راحت اور **مصطفٰے جانِ رَحْمت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کے حُصُول کیلئے صِدْقِ دل کے ساتھ گُناہوں سے توبہ کرلیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

قِیامت میں آسانی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قِیامت کے 50 ہزار سالہ دن میں جہاں **کُفّار** ناقابلِ برداشت تکالیف سے دوچار ہوں گے وہاں **مؤمنین** پر جھوم جھوم کر رَحْمتیں برس رہی ہونگی چُنانچہ سرکارِ مدینہ، سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ قِیامت کا دن مومن پر آسان ہوگا حتّٰی کہ دُنیا میں فرض نَماز کی ادائیگی سے بھی تھوڑا وَقْت معلوم ہوگا۔ (مُسنَدِ امام اَحمدبن حنبل ج٤ ص ١٥١ حدیث ١١٧١٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اسی طرح غفلت بھری زندَگی گزار کر دنیا سے رُخصت ہو گئے

اور گناہوں کے باعِث **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہوگئے اور اگر ایمان برباد ہوگیا تو خدا کی قسم! سَخْت پچھتاوا ہوگا۔ **سنو! سنو!** 30 ویں پارے کی **سُوْرَةُ النّٰزِعٰت** کی آیات نمبر 34 تا 41 میں فرمایا جارہا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت سب سے بڑی[1] اُس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی[2] اور جہنّم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی جائیگی، تو وہ جس نے سرکشی کی[3] اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، تو بے شک جہنَّم ہی اُس کا ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نَفْس کو[4] خواہِش سے روکا تو بیشک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔

یاربِّ مصطفےٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں موت وقَبْر وحَشْر کی تیاری کی توفیق دے، ہمارا ایمان سلامت رکھ اور نَزْعِ روح میں آسانی دے، سکرات میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جلوہ نصیب فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مــــــدینــــه

[1] یعنی جب دوسری بار صُور پھونکنے پر لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ [2] یعنی دنیا میں جو بھی نیکیاں اور بدیاں کی تھیں اُن کو یاد کرے گا۔ [3] یعنی حد سے گزرا اور کُفر اختِیار کیا۔ [4] حرام چیزوں کی۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب!

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قُبُور کی زیارت سنَّت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرِستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول

۞ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رَغْبتی کا سبب اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے (اِبنِ ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) ۞ قُبُورِ مسلمین کی زیارت سُنَّت اور

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اورروزِ جمعہ مجھ پر دُرود کی کثرت کرلیا کروجوایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع وگواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

مَزاراتِ اولیائے کرام وشُہَدائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کی حاضری سعادت بر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَنْدوب (یعنی پسندیدہ) وثواب[1] ❁ (ولیُّ اللّٰہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وَقْت میں) دو رَکْعت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللّٰہ تَعَالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا[2] ❁ مَزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو[3] ❁ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں[4] بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں ❁ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کُفْر ہے[5] ❁ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے[6] بلکہ نئے راستے کا صِرْف گُمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے[7] ❁ کئی مَزاراتِ اَولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسْمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فَرْش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فَرْش پر لیٹنا،

مدینہ

[1]: فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲ [2]: عالمگیری ج۵ص۳۵۰ [3]: ایضاً [4]: فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۲۲، ۵۲۶
[5]: ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۲۲ص۴۲۳ [6]: رَدُّالْمُحتار ج۱ ص۶۱۲ [7]: دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳

چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت و ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے ❁ زیارتِ قَبْرِ مَیِّت کے مُواجَھہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قَبْر والے) کی پائِنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے[1] ❁ قبرِستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قَبْر والوں کے چہروں کی طرف مُنہ ہو اِس کے بعد کہئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔

ترجمہ: اے قبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں[2] ❁ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ۔ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈِّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رُخصت ہوئے تو ان پر اپنی رَحْمت اور میرا سلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم علیہِ السَّلام سے لے کر اس وَقْت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے[3] ❁ شفیعِ مُجرِمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر

---

[1] فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲ [2] عالمگیری ج۵ص۳۵۰ [3] مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج۸ ص ۲۵۷

یہ دُعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومن مَردوں اور مومن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مومن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہوں گے[1] ❁ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** یعنی **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** (مکمَّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا''[2] ❁ قَبْر کے اوپر اگربتّی نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے[3] ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ''صَحِیح مُسلِم شریف'' میں حضرتِ عَمْرو بِن عاص رضی اللہ تَعَالٰی عنہ سے مَروی، انھوں نے دَمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فَرزَند سے فرمایا: ''جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔''[4] ❁ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب''

مدینہ

[1] شَرحُ الصُّدُور ص۳۱۱ [2] دُرِّمُختار ج۳ ص۱۸۳ [3] فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۴۸۲، ۵۲۵ ملخّصاً [4] مُسلِم ص۷۵ حدیث ۱۹۲

ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو   سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو   ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

ربیع الاوّل ۱۴۳۸ھ
دسمبر 2016ء

Go To Index
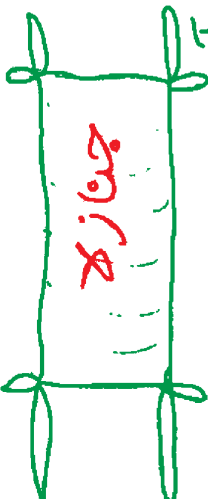
بیان: 5

کفن چوروں کے انکشافات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

کفن چوروں کے انکشافات

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ (20صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نمازوں اور نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت بڑھے گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دل نشین ہے:

''جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللّٰه** پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمُعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔''

(اَلْفِرْدَوْس ج ۱ ص ۱۸٤ حدیث ٦٨٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱﴾ ایک کفن چور کی آپ بِیتی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دَسْتِ مُبارَک پر ایک ایسے **کفن چور** نے توبہ کی جس نے سینکڑوں کفن چُرائے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے اِسْتِفْسار (یعنی پوچھنے) پر اس نے تین قبروں کے **پُراَسرار واقِعات** بیان کیے۔ چُنانچہ

اُس نے کہا:

آگ کی زَنجیریں

ایک بار میں نے ایک قَبْر کھودی تو اس میں ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا چِہرہ سیاہ ہے، ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اُس کے مُنہ سے خون اور پیپ جاری ہے**۔ نیز اس سے اِس قَدَر بدبُو آرہی تھی کہ دِماغ پھٹا جارہا تھا۔ یہ خوف ناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ **مُردہ بول پڑا**: کیوں بھاگتا ہے؟ آ، اور سُن کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے! میں مُردے کی پکار سُن کر ٹھٹھک کر کھڑا ہوگیا اور تمام ہمّت اِکٹّھی کر کے قَبْر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فِرِشتے اُس کی گردن میں **آگ کی زنجیریں** باندھے بیٹھے تھے۔ میں نے مُردے سے پوچھا: تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان اِبْنِ مسلمان ہوں مگر افسوس! میں **شرابی** اور **زانی** تھا اور اسی بدمستی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہوگیا۔''

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس کَفَن چور نے مزید بتایا:

کالا مردہ

ایک اور موقع پر جب کَفَن چُرانے کی غرض سے میں نے قَبْر کھودی تو **ایک کالا مُردہ زَبان نکالے کھڑا ہوگیا! اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی، فِرِشتے اس کے گلے میں زنجیریں باندھے کھڑے تھے**۔ اُس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پکارا: ''بھائی! میں

Go To Index

سَخْت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو۔" فِرِشتوں نے مجھ سے کہا: خبردار! اِس **بے نمازی** کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے ہمّت کر کے اس مُردے سے پوچھا: تو کون تھا اور تیرا اُجُرم کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: "میں مسلمان تھا مگر افسوس! میں نے **اللہ** کریم کی بہت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بَہُت سے گُناہ گار عذاب میں گِرِفتار ہیں۔" اُس نے مزید کہا:

قَبْر میں باغ

اِسی طرح ایک دَفْعہ میں نے ایک قَبْر کھودی تو **وہ اندر سے بَہُت وسیع تھی اور ایک نہایت خوش نما باغ دیکھا جس میں نَہریں بَہ رہی تھیں ، ایک حسین وجمیل نوجوان اُس باغ میں مزے لوٹ رہا تھا۔** میں نے اُس سے پوچھا: تجھے کس عمل کے سبب یہ اِنعام ملا ہے؟ وہ بولا: میں نے ایک واعِظ (یعنی وعظ کرنے والے) سے سنا تھا کہ جو شخص **عاشُورے کے روز چھ رَکْعَت نَفْل** پڑھے **اللہ** پاک اُس کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ لِہٰذا میں ہر سال عاشُورے کے دن چھ رَکْعَتیں پڑھا کرتا تھا۔ (راحتُ القُلُوب ص ٦٠ مُلَخّصاً)

﴿٢﴾ پانچ قبریں (حِکایت)

خلیفہ عبدُالْمَلِک کے پاس ایک بار ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گُناہ گار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ لَوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عَرش وکُرسی سے بھی

بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** پاک کی رَحْمت سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سُن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیْعے اُمنڈ آیا اور اُس نے رونا شُروع کر دیا! **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: **حُضُور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی **داستان دَہشت نشان** سنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفَن چور** ہوں، آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفَن چرانے کی غرض سے میں نے جب **پہلی قَبْر** کھودی تو مُردے کا مُنہ قِبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوف زَدہ ہوکر جوں ہی پلٹا کہ ایک **غیبی** آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافْت کرلے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص **شرابی** اور **زانی** تھا۔

خِنزیر نُما مُردہ

دوسری قَبْر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا مُنہ خِنزیر جیسا ہو چکا ہے اور طَوق وزَنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔** غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور **حرام** کھاتا تھا۔

آگ کی کِیلیں

تیسری قَبْر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مُردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اوراس کے جسم میں آگ کی کِیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غَیبی آواز نے بتایا: یہ غیبت کرتا، چُغلی کھاتا اور لوگوں کو آپَس میں لڑواتا تھا۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قَبْر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہورہا تھا اور فِرِشتے اس کو آگ کے گُرزوں (یعنی آتَشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دَہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غَیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب نَماز اور روزۂ رَمَضان میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قَبْر جب کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس (یعنی اُلَٹ) تھی۔ قَبْر حدِّ نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تَخْت پر خوب صورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ غَیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور نَماز و روزے کا سختی سے پابند تھا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ٦١٢ ملخّصاً)

﴿٣۔٤﴾ کھوپڑی میں سیسہ بھرا ہوا تھا (حِکایت)

﴿٣﴾ حضرتِ عبدُالمُؤمن بن عبداللہ بن عیسیٰ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کفن

چور جس نے توبہ کرلی تھی، اُس سے میں نے دریافت کیا کہ کفن چوری کے دَور میں اگر تم نے کوئی **سنسنی خیز** چیز دیکھی ہو تو بتاؤ۔ اِس پر اُس نے کہا کہ میں نے ایک بار ایک شخص کی قَبْر کھودی تو اس کے تمام جسم میں **کیلیں** ٹُھکی ہوئی تھیں اور ایک بڑی **کیل** اُس کے سر میں جب کہ دوسری دونوں ٹانگوں کے بیچ میں پَیوَست تھی۔ ﴿٤﴾ ایک اور **کفن چور** سے دریافت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ **میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس میں سیسہ پگھلا کر بھرا گیا تھا۔**

(شرح الصدور ص ١٧٣)

﴿٥﴾ پُر اَسرار اندھا (حِکایت)

ایک اندھا بھکاری تھا جو اپنی آنکھیں چُھپائے رکھتا تھا، اس کا سُوال کرنے کا انداز بڑا عجیب تھا، وہ لوگوں سے کہتا: ''جو مجھے کچھ دے گا اُس کو ایک عجیب بات سناؤں گا اور جو زائد دے گا اس کو ایک عجیب چیز دکھاؤں گا بھی۔'' **ابواسحٰق ابراہیم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: کسی نے اُس کو کچھ دیا تو میں اُس کے پاس کھڑا ہوگیا۔ **اُس نے اپنی آنکھیں دِکھائیں، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس کی آنکھوں کی جگہ دوسُوراخ تھے جن سے آر پار نظر آتا تھا۔** اب اس نے اپنی **داستانِ حیرت نشان** سنانی شُروع کی، کہنے لگا: میں اپنے شہر کا نامی گرامی **کفن چور** تھا اور لوگ مجھ سے بے حد خوف زَدہ رہتے تھے، اِتّفاق سے شہر کا **قاضی** (یعنی جج) بیمار پڑ گیا، اس کو جب اپنے بچنے کی اُمّید نہ رہی تو اس نے مجھے (بطورِ رشوت) **سَو دینار** بِھجوا کر کہلا بھیجا کہ میں ان سَو دیناروں کے ذَرِیعے اپنا **کفن** تجھ سے مَحفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ہامی

بھر لی۔ اِتّفاقاً وہ تندُرُست ہوگیا مگر کچھ عرصے کے بعد پھر بیمار ہوکر مر گیا۔ میں نے سوچا کہ (رشوت کی) وہ رَقَم تو پہلے مَرَض کی تھی۔ لہٰذا میں نے اُس کی قَبْر کھود ڈالی۔ قَبْر میں عذاب کے آثار تھے اور **قاضی (جج) قَبْر میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں۔ اتنے میں میں نے اپنے گُھٹنوں میں دَرْد محسوس کیا اور ایک دَم کسی نے میری آنکھوں میں اُنگلیاں گھونپ کر مجھے اندھا کر دیا اور کہا: اے بندۂ خدا! اللہ پاک کے بھیدوں پر کیوں مُطَّلع ہوتا ہے؟** (شرح الصدور ص ۱۸۰)

قبر میں دَفْن نہ ہوں تب بھی جزا وسزا کا سلسلہ ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبْر کا عذاب حق ہے۔ عذابِ قَبْر دراصل عذابِ برزخ ہی کو کہتے ہیں۔ اسے **عذابِ قبر** اس لیے کہتے ہیں کہ عُموماً لوگ قَبْر ہی میں دَفْن ہوتے ہیں ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے، ڈوب جائے، اس کو مچھلیاں کھا جائیں، جنگل میں درندے پھاڑ کھائیں، کیڑے مکوڑے کھا جائیں، یا ہوا میں اس کی راکھ اُڑا دی جائے ہر صورت میں اُس کے ساتھ جزا وسزا کا سِلسِلہ ہوگا۔

بَرْزَخ کے معنٰی

برزخ کے لفظی معنٰی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اٹھنے تک کا وقفہ ''برزخ'' کہلاتا ہے۔ چُنانچِہ برزخ کے مُتعلِّق پارہ 18 **سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن** آیت 100 میں **اللہ** کریم فرماتا ہے:

وَ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ(۱۰۰) ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُن کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس دن اٹھائے جائیں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد علیہ رحمۃ اللّٰہِ الواحِد اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: مَـابَیْـنَ الْـمَـوْتِ اِلَی الْبَعْثِ۔ یعنی برزخ سے مُراد موت سے لے کر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے کی مُدَّت ہے۔ (تفسیرطَبَری ج۹ ص ۲۴۳)

عذابِ قَبْر کا قراٰن سے ثُبُوت

عذابِ قبر قراٰنِ پاک سے ثابِت ہے۔ چُنانچِہ پارہ 29 سُوْرَۃُ نُوْح آیت 25 میں حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نافرمان قوم کے طوفان میں غَرَق ہونے کے بعد عذابِ قبْر میں مبتلا ہونے کا اس طرح بیان ہے:

مِمَّا خَطِیْٓــٴٰـتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈُبوئے گئے پھر آگ میں داخِل کئے گئے۔ (پ۲۹، نوح:۲۵)

اِس آیتِ مبارَکہ کے اس حصّے ''پھر آگ میں داخِل کئے گئے'' کی تفسیر میں لکھا ہے: هِیَ نَارُ الْبَرْزَخِ وَالْمُرَادُ عَذَابُ الْقَبْر۔ یعنی اس آگ سے مُراد برزخ کی آگ ہے اور مُراد عذابِ قبْر ہے۔ (روح المعانی جزء ۲۹ ص ۱۲۵)

عذابِ قبْر کے مُتعَلّق پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن آیت 46 میں اللہ کریم فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: آگ جس پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جس دن قِیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

اِس آیت میں واضح طور پر **عذابِ قبْر** کا بیان ہے اس طرح کہ **اَشَدَّ الْعَذَابِ** (یعنی سخت تر عذاب) سے جہنَّم کا عذاب مُراد ہے جو قِیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے جو عذاب ہے وہ عذاب، **عذابِ قبْر** ہے۔ (نزهة القاری ج٢ ص٨٦٢ ، عمدة القاری ج٦ ص٢٧٤)

عذابِ قبْر کا تذکِرہ کرتے ہوئے پارہ 11 **سُوْرَۃُ التَّوْبَه** آیت 101 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ (پ١١، التوبة:١٠١)

مُنافِقین کی رُسوائی

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُمُعہ کے دن خُطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''اے فُلاں کھڑے ہو جا اور نکل جا کیونکہ تو مُنافِق ہے۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **مُنافِقوں** کا نام لے لے کر ان کو مسجِد سے نکال دیا اور ان کو خوب رُسوا کیا۔

پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجِد میں داخِل ہوئے تو ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: آپ کو خوش خبری ہو، **اللہ** پاک نے آج مُنافِقین کو ذلیل و رُسوا کر دیا ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسجِد سے ذلیل ہو کر نکالا جانا پہلا عذاب تھا اور دوسرا عذاب، **عذابِ قَبْر** ہے۔

(مُلَخّص اَز: تفسیرِطَبَری، ج ٦ ص ٤٥٧، عمدةُ القاری ج٦ ص ٢٧٤، نزهةُ القاری ج٢ ص ٨٦٢)

عذابِ قَبْر کا حدیث سے ثُبُوت

عذابِ قَبْر کے ثبوت میں بے شُمار احادیثِ مُبارَکہ وارِد ہیں۔ ان میں سے صِرْف ایک حدیثِ پاک پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ دو عالَم کے مالِک و مُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ۔ یعنی قَبْر کا عذاب حق ہے۔ (نَسائی ص٢٢٥ حديث ١٣٠٥)

صدرُ الشَّريعه، بدرُ الطَّريقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عذابِ قَبْر کا انکار وہی کرے گا جو گُمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج١ ص١١٣)

ہم کیوں پریشان ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام **اللہ** پاک اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوش نودی کے لئے ہونا چاہئے، مگر افسوس! آج ہماری اکثرِیَّت نیکی کے راستے سے دُور ہوتی جارہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی قرض دار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(مسند احمد)

کوئی تنگ دست و بے روزگار، کوئی اولاد کا طلب گار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار۔ اَلْغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرِفتار ہے۔ **اللہ** کریم قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔ (پ۲۵، الشوری:۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دنیا و آخِرت کی پریشانیوں کا حل **اللہ** پاک اور اس کے **حبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری میں ہے۔ **مَنقول ہے:** **مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ**۔ یعنی ”جو شخص **اللہ** پاک کا فرماں بردار بن جاتا ہے تو **اللہ** پاک اس کا کارساز و مددگار بن جاتا ہے۔“ (روح البیان ج۷ ص٦٤)

نَماز کی بَرَکتیں

مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا فَرض **نَماز** ہے مگر افسوس کہ آج ہماری مسجِدیں ویران ہیں۔ یقیناً **نَماز** دین کا سُتُون ہے، **نَماز اللہ** کریم کی خوش نودی کا سبب ہے، **نَماز** سے رَحمت نازِل ہوتی ہے، **نَماز** سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، **نَماز** بیماریوں سے بچاتی ہے، **نَماز** دعاؤں کی قَبولیت کا سبب ہے، **نَماز** سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، **نَماز** اندھیری قَبْر کا چراغ ہے، **نَماز** عذابِ قَبْر سے بچاتی ہے، **نَماز** جنَّت کی کُنجی ہے، **نَماز** پُلْ صراط کے لیے آسانی ہے، **نَماز** جہنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، **نَماز** میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

ٹھنڈک ہے، نَمازی کو تاجدارِ رسالت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قِیامت **اللہ** پاک کا دیدار ہوگا۔

بے نمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر

بے نَمازی سے **اللہ** پاک ناراض ہوتا ہے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی، جہنَّم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۷ص۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰)

سر کُچلنے کی سزا

''**بُخاری شریف**'' میں ہے: شَہَنْشاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل ومیکائیل علیہما السّلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقَدَّس (یعنی بَیتُ الْمُقَدَّس[1]) میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص لیٹا ہے اوراس کے سِرہانے ایک شخص پتّھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتّھر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہوجاتا ہے۔** میں نے ان فِرِشتوں سے کہا: **سُبْحٰنَ اللہ!** یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے! (مزید مَناظِر دکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عرض کی: پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کُچلا جارہا تھا) **یہ وہ تھا جس نے قُراٰن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور**

مـــــــــــــــــــــــــــــــــدینـــه

[1]: نزہۃ القاری ج۲ص۸۷۴۔

فَرض نَمازوں کے وَقت سوجاتا تھا۔ (بُخاری ج ٤ ص ٤٢٥ حدیث ٧٠٤٧ مُلَخَّصاً)

قَبْر میں آگ کے شُعلے (حکایت)

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفْن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رَقَم کی تَھیلی قَبْر میں گرگئی ہے چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تَھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ **بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں!** اس نے جوں توں قَبْر پر مِٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: ''میں نے اپنی بہن کی قبْر میں آگ کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔'' یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن **نَماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور **نَماز** کے اَوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نَماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَةُ الْقلوب ص ١٨٩)

ہول ناک کُنواں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نَمازوں کو **قضا** کر کے پڑھنے کی سزا یہ ہے تو سِرے سے نَماز نہ پڑھنے والوں کا کس قدر خوف ناک انجام ہوگا! **یاد رکھئے!** جو کوئی جان بوجھ کر نَماز کو **قضا** کر کے پڑھے گا وہ ''وَیل'' کا مُستحِق (یعنی حق دار) ہے۔ **وَیل** جہنَّم میں ایک خوف ناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ نیز جہنَّم میں ایک ''غَیّ'' نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک **ہول ناک کُنواں** ہے جس کا نام ''ہَب ہَب'' ہے، جب جہنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے **اللہ** پاک اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے

جس سے وہ بدستور بھڑ کنے لگتی ہے، یہ ہولناک کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳٤، ملخّصاً)

جہنّم میں جانے کا حکم

منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ تبارَکَ وَ تَعَالٰی اسے جہنّم میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: یااللہ پاک! مجھے کس لئے جہنّم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: ''نمازوں کو اُن کا وَقْت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔'' (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص ۱۸۹)

بے نَمازی کی صُحْبت سے بچو!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نَماز ترک کرنے کے عذاب اور بے نَمازی کی صُحبت میں بیٹھنے کی مُمانعَت کرتے ہوئے ''فتاوٰی رضویہ'' (مُخَرَّجَہ) جلد 9 صَفْحَہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وَقْت کی (نَماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کر لے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے (یعنی اس بے نمازی کو) یَک لَخْت (یعنی بالکل) چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضَرور وہ (بے نمازی) اِس (بائیکاٹ) کا سزاوار (یعنی لائق) ہے۔ (بے نمازی کی صُحبت سے بچنے کی تاکید مزید کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت نے قراٰنی آیت پیش کی ہے چُنانچِہ لکھتے ہیں کہ) اللہ پاک فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ عزَّوجلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ۷، الانعام:٦٨)

''تفسیراتِ احمدیہ'' میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافِرین، مُبتَدِعین یعنی گُمراہ و بد دِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسِیرات اَحمدیه ص۳۸۸)

قضا عُمری کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیشہ نَمازِ با جماعت کا اِہتمام کیجئے ہرگز کوتاہی نہ فرمائیے اور **مَعَاذَاللہ** جن کے ذِمّے **قضا نمازیں** ہیں سچّی توبہ کرکے فوراً ادا کرنے کی ترکیب کریں۔ اس ضِمن میں ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' حصّہ اوّل صَفْحَہ 125 تا 127 سے **عرض و ارشاد** مُلاحَظہ فرمائیے: بعض حاضِرین نے **عرض** کیا کہ حُضُور دُنیوی مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج **قضا نمازیں** ادا کرنا شُروع کردوں گا مگر نہیں ہوتا! کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نَمازیں فَجْر کی ادا کرلوں پھر ظُہْر کی پھر اور اوقات کی، تو کوئی حَرَج ہے؟ مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نَمازیں **قضا** ہوئی ہیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟ **ارشاد:** قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازِم ہے، نہ معلوم کس وَقْت موت آجائے، کیا مشکِل ہے کہ **ایک دن کی بیس رَکْعَتیں** ہوتی ہیں (یعنی فَجْر کی دو رَکْعَت فَرض اور ظُہْر کی چار فَرض اور عَصْر کی چار فَرض اور مغرِب کی تین فَرض اور عِشا کی سات رَکْعَت یعنی چار فَرض اور تین وِتْر واجِب) ان نَمازوں کو سوائے طُلُوع وغُروب و

زَوال کے (کہ اس وَقْت سجدہ و نَماز ناجائز و گناہ ہے) ہر وَقْت ادا کرسکتا ہے اور اِختیار ہے کہ پہلے فَجْر کی سب نَمازیں ادا کرلے، پھر ظُہْر، پھر عَصْر، پھر مغرِب، پھر عِشا کی یا سب نَمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تَخْمِیْنہ (یعنی اندازہ) میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حَرَج نہیں اور وہ سب بقَدَرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے، کاہلی نہ کرے۔ جب تک فَرض ذِمّے پر باقی رہتا ہے کوئی نَفْل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیّت ان نَمازوں کی اِس طرح ہو مَثَلاً سو بار کی فَجْر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ "سب سے پہلے جو فَجْر مجھ سے قَضا ہوئی" ہر دَفْعَہ یِہی کہے۔ یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح ظُہْر وغیرہ ہر نَماز میں نیّت کرے۔ جس پر بَہُت سی نَمازیں قضا ہوں اس کے لئے صورتِ تَخْفیف (یعنی کمی کی صورت) اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رَکْعتوں (یعنی ظُہْر، عَصْر و عِشا کی آخری دو اور مغرِب کے فَرض کی تیسری رَکْعَت) میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہے، اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فَرض ادا ہو جائے گا نیز تَسبیحاتِ رُکُوع و سُجُود میں صِرْف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے۔ تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) کے بعد دونوں دُرود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔ وِتْروں میں بجائے دُعائے قُنُوت کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔ طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ بعد اور غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ قبل (تک) نَماز ادا کرسکتا ہے۔ اس سے پہلے یا اس سے بعد (یعنی طُلُوع و غُرُوب کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

مُتَّصِل بیس بیس منٹوں میں) ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذمّے نَمازیں باقی ہیں چُھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اِعلان جائز نہیں۔ (یعنی یہ ظاہر کرنا گناہ ہے کہ مجھ پر قضا نمازیں ہیں یا میں قضا نمازیں پڑھ رہا ہوں وغیرہ) (اِسی سلسلے میں سیِّدی اعلیٰ حضرت نے مزید ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمّے **تیس یا چالیس** سال کی نمازیں ہیں واجِبُ الْاَدا، اس نے اپنے ان ضَروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شُروع کیا اور پکّا ارادہ کرلیا کہ کُل نَمازیں ادا کر کے (ہی) آرام لوں گا اور فرض کیجئے اسی حالت میں ایک مہینے یا ایک دن ہی کے بعد اس کا اِنتِقال ہو جائے تو **اللہ** پاک اپنی رَحْمتِ کاملہ سے اس کی سب نَمازیں ادا کر دے گا۔ **قَالَ اللّٰہُ تعالٰی**: (یعنی **اللہ** پاک فرماتا ہے:)

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا **اللہ** و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب **اللہ** کے ذمّے پر ہو گیا۔

(پ۵، النساء:۱۰۰)

عُمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نَماز ۔۔۔ جلد ادا کرلے تُو آ غفلت سے باز

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی ۔۔۔ قَبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص۷۱۳،۷۱۲)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

غافِل درزی (مَدَنی بہار)

ایک اسلامی بھائی اُن دنوں پنجاب میں درزی کا کام کرتے تھے، کردار **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اِنتہائی خراب تھا، نَماز کی بالکل توفیق نہ تھی، لڑائی بھِڑائی تقریباً روز مرّہ کا معمول تھا، جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، گالم گلوچ، چوری، بدنگاہی، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، راہ چلتی لڑکیوں سے چھیڑخانی کرنا، ماں باپ کو ستانا، اَلْغَرَض وہ کون سی بُرائی تھی جو اُن میں نہ تھی۔ ان کی بداعمالیوں سے تنگ آ کر گھر والوں نے انہیں بابُ الْمدینہ (کراچی) بھیج دیا۔ انہوں نے بابُ الْمدینہ (کراچی) کے ایک کارخانے میں ملازَمت اِختیار کر لی، وہاں لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں، اس لئے عادتیں مزید بگڑ گئیں۔ ایک روز ان کو پتا چلا کہ ان کے ماموں زاد بھائی دعوتِ اسلامی کے **جامعۃُ الْمدینہ** (گلستانِ جوہر، بابُ الْمدینہ) میں درسِ نظامی کررہے ہیں۔ وہ ان سے ملنے پہنچے تو وہ اِنتہائی پُرتپاک طریقے سے اُن سے ملے، انہوں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے انہیں **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جو انہوں نے قبول کر لی۔ جب اجتماع میں حاضِر ہوئے تو وہاں کسی نے **مکتبۃُ الْمدینہ** کے رسائل **"بڈّھا پجاری"** اور **"کفن چوروں کے اِنکشافات"** انہیں تحفے میں دیئے۔ قیام گاہ پر آ کر جب انہوں نے وہ رسالے پڑھے تو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ وہ اپنی زندگی برباد کررہے ہیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** انہوں نے اُسی وَقْت گناہوں سے **توبہ** کی اور پنج وقتہ **باجماعت نَماز** پڑھنے کی نیّت کر لی اور ہر جُمعرات پابندی کے ساتھ فیضانِ مدینہ (بابُ الْمدینہ)

میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرنے لگے۔ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُرید بھی بن گئے۔ ماموں زاد بھائی کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بھی سعادت حاصِل ہوئی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے وہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئے اور جامعۃُ الْمدینہ میں **درسِ نظامی** کرنے کے لئے داخِلہ لے لیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفِردَوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ

27-04-2018

بیان: 6

بری موت کے اسباب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بُری موت کے اسباب

> آپ کو شیطان غالباً یہ رسالہ (33 صَفْحات) نہیں پڑھنے دے گا شیطان کے خطرناک حملوں کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے اوّل تا آخر اس رِسالے کو پڑھنا بَہُت ہی مُفید ہے۔

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال (حکایت)

مَنقول ہے: ایک شَخْص کو اِنتِقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مَجوسیوں (یعنی آتَش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ مُبارَک آتا میں **دُرُود شریف** نہ پڑھتا تھا اِس گناہ کی نُحُوست سے مجھ سے مَعرِفت اور ایمان سَلْب کر (یعنی چِھین) لئے گئے۔ (سبع سنابل ص ۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خواب کی بنیاد پر کسی کو کافِر نہیں کہہ سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ گناہوں کی نُحُوست کس قَدَر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وَقْت ایمان برباد ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔ مکتبۃُ المدینہ

---

[1] یہ بیان 23 ربیع الآخِر 1419ھ کو شارجہ تا عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں ریلے ہوا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضِر خدمت ہے۔

کی کتاب ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد 1 صَفْحَہ 63 پر ہے: ''سَلَف صالحین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین فرمایا کرتے تھے کہ گناہ کُفْر کے قاصِد ہیں۔[1]'' یہاں یہ ضَروری مَسئلہ ذِہن نشین فرما لیجئے کہ کسی کے بارے میں **بُرا خواب** دیکھنا بے شک باعِثِ تشویش ہے تاہم غیر نبی کا **خواب** شریعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور **خواب** کی بنیاد پر کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا جا سکتا نیز مسلمان میِّت پر خواب میں کوئی علامتِ کُفْر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سَلْب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو **کافِر** نہیں کہہ سکتے۔

دُرُود کے بدلے ؐ لکھنا ناجائز و سَخْت حرام ہے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: عُمْر میں ایک مرتبہ **دُرُود شریف** پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذِکْر میں **دُرُود شریف** پڑھنا واجِب، خواہ خود نامِ اَقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذِکْر آئے تو ہر بار **دُرُود شریف** پڑھنا چاہیے۔ اگر نامِ اَقدس لیا یا سنا تو **دُرُود شریف** اُس وَقْت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقْت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ نامِ اَقدس لکھے تو **دُرُود شریف** ضَرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اُس وَقْت **دُرُود** لکھنا واجِب ہے۔ **اکثر لوگ آج کل دُرُود شریف کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؑ لکھتے ہیں یہ ناجائز و سَخْت حرام** ہے۔ یوہیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنہ کی جگہ ؓ، رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیہ کی جگہ ؒ لکھتے ہیں

مدینہ

[1]: الزواجر ج ۱ ص ۲۸

یہ بھی نہ چاہیے۔(بہارِشریعت ج۱ص۵۳۳،۵۳۴)صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھنے پڑھنے سے بھی واجِب ادا ہوجائے گا۔ اِس میں دُرُود شریف کے ساتھ ساتھ سلام بھیجنا بھی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اسمِ مُبارَک لکھ کر اس پر ''ج'' نہ لکھا کریں، عَزَّوَجَلَّ یا جَلَّ جَلَالُہ پورا لکھئے۔

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نِکال دو (وسائلِ بخشش(مرمّم)ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُرُود شریف نہ پڑھا ہو تو بعد میں ضَرور پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو حِکایت سُنی اُس میں نامِ اَقدس پر **دُرُود شریف** نہ پڑھنے والے شخص کے خاتمے کے مُتَعلِّق دیکھے جانے والے تشویش ناک خواب کا بیان ہے۔ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈر جانا چاہئے اور **دُرُود شریف** پڑھنے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ آج سے پہلے ہوسکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اَقدس سُن کر یا بول کر **دُرُود شریف** نہ پڑھا ہو۔ لہٰذا اس غَلَطی سے توبہ کر کے اب پڑھ لیجئے اور آیِندہ کوشش کر کے اُسی وَقْت پڑھ لیا کیجئے۔

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے خاتِمے کے چار اَسباب

''شَرۡحُ الصُّدُور'' میں ہے، بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام فرماتے ہیں : بُرے خاتِمے کے چار اَسباب ہیں (١) نماز میں سُستی (٢) شراب نوشی (٣) والِدین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور ص ٢٧)

توبہ کے تین اَرکان

جو اسلامی بھائی **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **نماز** نہیں پڑھتے یا قَضا کر کے پڑھتے ہیں، اپنی کوتاہی کے باعث نمازِ فَجر کیلئے نہیں اُٹھتے یا بِلا شَرْعی مجبوری کے مسجِد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نَماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے! کہیں نَماز میں سُستی **بُرے خاتِمے کا سبب** نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کو اپنی زَبان یا ہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچّی توبہ کرلے۔ صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللهِ الهادِی فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجوع اِلَی اللّٰہ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع کرنا) ہے اس کے تین رُکن ہیں: ایک اِعتِرافِ جُرم، دوسرے ندامت، تیسرے عَزْمِ تَرک (یعنی اُس گناہ کو چھوڑنے کا پکّا ارادہ)۔ اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اُس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم ہے مَثَلاً تارِکِ صلٰوۃ (یعنی بے نَمازی) کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قَضا پڑھنا بھی ضَروری ہے۔ (خزائن العرفان ص ١٦) اور اگر حقوقُ الْعِباد تَلَف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تلافی ضَروری ہے، مَثَلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو

اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ صِرْف مُسکرا کر Sorry کہہ دینا ہر مُعاملے میں کافی نہیں ہوتا!

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے

ناتُواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین عُیُوب کی نحُوست کی حکایت

''**مِنہاجُ الْعابِدِین**'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے ایک شاگرد کی نَزْع کے وَقْت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر **سُوْرَۃُ یٰسٓ** شریف پڑھنے لگے تو اُس شاگرد نے کہا: ''**سُوْرَۃُ یٰسٓ پڑھنا بند کردو۔**'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ بولا: ''**میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔**'' **بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقِع ہوگئی۔** حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سَخْت صدمہ ہوا، چالیس روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس دن کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس

مدینہ

[1]: مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ ''کلمہ پڑھ!'' بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کِلمہ شریف کا وِرْد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

سے پوچھا: کس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلْب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا مقام تو بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین عُیُوب** کے سبب سے: (۱) **چُغلی** (۲) **حَسَد** (۳) **شراب نوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غرض سے طبیب کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔ (مِنہاجُ العابِدین ص ۱۰۱ بتغیر قلیل)

نَزْع کے وَقْت کُفْر بکنے کا مسئلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے! اور گھبرا کر اپنے معبودِ بَرحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بےکس پناہ میں جُھک جائیے۔ آہ! **چُغلی**، **حَسَد** اور **شراب نوشی** کے سبب ولی کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بَک کر مرا۔ یہاں ایک ضَروری مسئلہ عرض کرتا چلوں، چنانچِہ **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مرتے وَقْت **مَعَاذَ اللہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفْر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقْل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ (کُفْریہ) کلمہ نکل گیا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۰۹ بحوالہ درمختار ج ۳ ص ۹۶)

کُتّوں کی شکل میں حَشْر

افسوس! آج کل **چُغلی** بہت عام ہے، اکثر لوگوں کو تو شاید پتا تک نہیں چلتا ہوگا کہ میں چُغل خوری کر رہا ہوں! یاد رکھئے! چُغل خوری آخرت کیلئے سَخْت تباہ کن ہے۔ **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) **غیبت** کرنے والوں، **چُغل خوروں** اور پاکباز لوگوں کے **عیب** تلاش کرنے

والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ (التّوبیخ والتّنبیه ص۹۷ رقم ۲۲۰، اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۳ ص۳۲۵ حدیث ۱۰) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ تمام انسان قبروں سے بشکلِ انسانی اٹھیں گے پھر مَحشر میں پَہُنچ کر بعض کی صورتیں مَسْخ ہو جائیں گی۔ (یعنی بگڑ جائیں گی مَثَلاً مختلف جانوروں جیسی ہو جائیں گی) (مراۃ ج۶ ص۶۶۰) (۲) ''چُغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔'' (بخاری ج ٤ ص ١١٥ حديث ٦٠٥٦)

چُغلی کی تعریف

علّامہ عَینی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے امام نَوَوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے نَقْل فرمایا: ''کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پَہُنچانے کے اِرادے سے دوسروں کو پَہُنچانا چُغلی ہے۔''

(عمدة القاری ج۲ ص ٥٩٤ تحت الحديث ٢١٦)

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل غیبت و چُغلی کا سلسلہ بَہُت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی جَم گھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیَت کی نِشَسْت، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند مِنَٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی ''تَشْخِیص'' کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ کچھ نہ کچھ ''چُغلیاں'' بھی ثابِت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے:

''چُغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔'' کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں **زَبان کا قُفلِ مدینہ**[1] نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، زیادہ بولنے والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا **غیبت و چُغلی** سے بچنا دشوار ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۳ ص۸۸ رقم ۳۲۷۸)

اُس کے لئے خوش خبری ہے

نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اُس شخص کے لئے خوش خبری ہے جو مال میں سے زائد کو خرچ کرے اور زائد گفتگو کو روک لے۔''

(معجم کبیر ج۵ ص۷۲ حدیث ۴۶۱۶)

پسندیدہ جواب دینے سے بچنا

ایک صَحابی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص بعض اوقات مجھ سے کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اُس کا جواب دینا مجھے اِس قَدَر پسند ہوتا ہے جس قَدَر پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی بھی پسند نہیں ہوتا ہوگا! لیکن میں اِس بات سے ڈرتے ہوئے جواب دینے سے باز رہتا ہوں کہ کہیں یہ فُضُول کلام ہی نہ ہو۔ (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص۱۴۱)

مدینہ

[1]: گناہوں بھری باتوں کے ساتھ ساتھ فُضُول گوئی سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں زَبان کا قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

بعض اَوقات جواب دینا فَرْض بھی ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ تو فُضُول گوئی کے خوف سے جائز پسندیدہ جواب دینے سے بھی اِجتِناب یعنی پرہیز کریں اور ہم کسی کی بات کی جب وضاحتی کاروائی کرنے لگیں تو نہ **غیبت** چھوڑیں نہ **چُغلی**، نہ **عیب دری** سے باز آئیں نہ اِلزام تراشی سے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا! اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں عَقْلِ سلیم دے دے اور ہم گناہوں بھری گفتگو سے باز نہ آنے والوں کو حقیقی معنوں میں زَبان کا **قُفْلِ مدینہ** نصیب فرما۔ **اٰمین**۔ یہاں یہ یاد رہے! وہ صَحابیِ رسول تھے اُنہیں کہاں جواب دینے کی ضَرورت ہے اور کہاں نہیں اِس بات کا عِلْم تھا، ہمارے لئے یہ ہے کہ جہاں جواب دینا ضَروری ہو وہاں جواب دینا ہی ہوگا، یہاں تک کہ کبھی تو جواب دینا فرض و واجِب بھی ہو جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت میں حَسَد کی نحُوست کا بھی تذکرہ ہے۔ افسوس! **حَسَد** کا مَرَض بھی بَہُت زِیادہ پھیل چکا ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''حَسَد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

(ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٤٧٣ حدیث ٤٢١٠)

حَسَد کی تعریف

حَسَد کرنے والے کو **حاسِد** اور جس سے حَسَد کیا جائے اُس کو **مَحْسُود** کہتے ہیں۔ ''**فتاوٰی رضویہ**'' جلد 24 صَفْحَہ 428 پر حَسَد کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے: ''کسی کی نعمت

کے چِھن جانے کی آرزو کرنا۔" (رَدُّالمُحتار ج۱ ص۶۶)

حَسَد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش ! اِس سے یہ نعمت چِھن جائے۔ مَثَلاً کسی کی شہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اوراس کی شہرت یا عزّت جاتی رہے، نیز کسی مال دار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا مالی نقصان ہو جائے اور یہ غریب ہو جائے۔ اس طرح کی تمنا کرنا **حَسَد** ہے۔ اور **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ وَبا کافی پھیل چکی ہے، آج کل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے بڑی جِدّ و جہد (یعنی دوڑ دھوپ) کی جاتی ہے، اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کر کے اُس دکاندار پر طرح طرح کے اِلزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں **حَسَد** کے سبب **جھوٹ**، **غیبت**، **تُہمت**، **چُغلی**، **آبروریزی** اور نہ جانے کیا کیا مزید گناہ کئے جاتے ہیں۔ آہ! اب اکثر مسلمانوں میں بھائی چارہ خَتْم ہوتا جارہا ہے۔ پہلے کے مسلمان کتنے بھلے انسان ہوتے تھے اس کو اِس **حِکایت** سے سمجھئے:

سیّدی قُطبِ مدینہ کی حِکایت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخُ الْفضیلت، سیِّدُنا ومولانا و مُرشِدُنا ضیاءُالدّین احمد قادری رضوی مَدَنی اَلْمَعْروف **قُطبِ مدینہ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ تُرکوں کے "دَوْرِ خدمت" سے ہی **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں مُقیم ہو گئے تھے، تقریباً سَتَتَّــر برس وہاں قِیام رہا اور اب جنّتُ الْبقیع

میں آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ فائضُ الْاَنوار ہے۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے کسی نے عَرْض کی: یاسیِّدی! پہلے کے (غالِباً ترکوں کے دَور کے) **اہلِ مدینہ** کو آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کیسا پایا؟ فرمایا: ایک مال دار حاجی صاحب غُرَبا میں کپڑا تقسیم کرنے کی غرض سے خریداری کیلئے ایک **بزّاز** (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دُکان پر پَہُنچے اور مَطْلوبہ کپڑا کافی مقدار میں طَلَب کیا۔ دُکان دار نے کہا: میں آرڈر پورا تو کرسکتا ہوں مگر میری دَرْخواست ہے کہ آپ سامنے والی دُکان سے خرید فرمالیجئے کیونکہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج میری اچّھی بِکری ہوگئی ہے، اُس بے چارے پڑوسی دُکان دار کا آج دھندا کچھ مندا (یعنی کم ہوا) ہے۔ حضرتِ سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''پہلے کے **اہلِ مدینہ** ایسے تھے۔'' **اللّٰہ** **رَبُّ الْعِزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

(تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''حَسَد'' (97 صَفْحات) کا مُطالعہ کیجئے)

تم حسد میرے دل سے نکالو! اِس تباہی سے مولیٰ بچالو

مجھ کو دیوانہ اپنا بنالو، یا نبی تاجدارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دو اَمْرَد پسند مؤَذِّنوں کی بربادی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا

تھا: ''**یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! **مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔**'' میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے ؟ اُس نے کہا: میرے **دو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بلا مُعاوَضہ اَذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وَقْت آیا تو اُس نے **قراٰنِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تاکہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر قراٰن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ''تم سب گواہ ہوجاؤ کہ میں قراٰن کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور **نصرانی** (یعنی کرسچین) مذہب اِختیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ مرگیا۔ اس کے علاوہ **دوسرے بھائی** نے **تیس برس** تک مسجِد میں فِی سبیلِ اللہ اَذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخری وَقْت **نصرانی** ہونے کا اِعتِراف کیا اور مرگیا۔ لِہٰذا میں اپنے خاتمے کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وَقْت **خاتمہ بِالخیر** کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدنا عبد اللّٰہ بن احمد مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِسْتِفسار فرمایا کہ: تمہارے **دونوں بھائی** آخِر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا: ''**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے اور اَمْرَدوں** (یعنی بے رِیش لڑکوں) **کو** (شَہوت سے) **دیکھتے تھے۔**'' (الرَّوضُ الفائق ص ١٤)

رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورَتوں سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورَتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، ممانی (کہ یہ بھی شَرعاً سب غیر عورَتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچا

زاد، تایازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامَحرم پیر اور مُریدنی** کا بھی پردہ ہے۔ مُریدنی اپنے نامَحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمْرَد کو شَھوَت سے دیکھنا حرام ھے

خبردار! اَمرد تو آگ ہے آگ! اَمْرد کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپَس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔ **اَمْرد** سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قصور نہیں، **اَمْرد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے، مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بٹھائیے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپِش** ہر صورت میں پَہُنچے گی۔ شَہوَت نہ ہو جب بھی **اَمْرد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوَت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: **اَمْرد کی طرف شَہوَت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (فتاوٰی شامی ج ۲ ص ۹۸) اُس کے بدن کے ہر حصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچائیے۔ اُس کے تصوُّر سے اگر شَہوَت آتی ہو تو اس سے بھی بچئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شَہوَت بھڑکتی ہو تو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھئے۔ اگر اس کے والِد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہوَت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھئے۔

اَمْرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمْـرَد کے ذَرِیعے کئے جانے والے شیطانِ عیّار ومَکّار کے تباہ کار وار سے خبردار کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مَنقول ہے، **عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور اَمْرد کے ساتھ ستَّر۔** (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ص۷۲۱)

بَہَرحال اَجنَبِیَّہ عورت (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لئے حرام نہ ہو) اُس سے اور **اَمْرد** سے اپنی آنکھوں اور اپنے وُجود کو دُور رکھنا سَخْت ضَروری ہے ورنہ ابھی آپ نے اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویش ناک مُعامَلات پڑھے جو بظاہِر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر **مکتبۃُ الْمدینہ** کا مختصر رسالہ ''قومِ لوط کی تباہ کاریاں'' (45 صَفْحات) کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گناہوں پہ اُکساتا ہے
توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہئے

فرض ہونے کے باوجود حج ادا نہ کرنا بُرے خاتِمے کا سبب ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوئی نہ بادشاہِ ظالم نہ کوئی ایسا مَرَض جو روک دے پھر بِغیر حج کے مرگیا تو چاہے **یَہُودی** ہو کر مرے یا **نَصرانی** ہو کر۔'' (دارمی ج۲ ص۴۵ حدیث ۱۷۸۵) **معلوم ہوا** کہ **حج** فرض ہونے کے باوجود جس نے کوتاہی کی اور **بِغیر حج** ادا کئے مرگیا تو اس کا **بُرا خاتمہ** ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

اَذان کے دوران گفتگو کرنے والے کے بُرے خاتِمے کا خوف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فتاوٰی رضویہ شریف کے حوالے سے نَقْل کرتے ہیں: ''جو اَذان کے وَقْت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعَاذَاللہ (عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔'' (بہارِ شریعت ج۱ص۴۷۳)

اَذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اَذان شُروع ہو تو باتیں اور دیگر کام کاج مَوقُوف کر کے اس کا جواب دینا چاہیے۔ ہاں اگر مسجِد کی طرف جا رہا ہے یا وُضو کر رہا ہے تو چلتے چلتے اور وُضو کرتے کرتے جواب دے سکتا ہے۔ جب پے درپے اذانوں کی آوازیں آ رہی ہوں تو پہلی اَذان کا جواب دے دینا کافی ہے، اگر سب اذانوں کا جواب دے تو بہتر ہے۔ اَذان کا جواب دینے والوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچِہ ''تاریخِ دِمَشْق'' جلد 40 صَفْحَہ 412 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہِر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالٰی نے اسے جنّت میں داخِل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن

ہو یارات، جب بھی وہ اَذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ٤٠ ص ٤١٢ مُلَخَّصاً) **اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو** ۔**اَذان** وجوابِ اَذان کے مزید اَحکامات کی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ **فیضانِ اَذان** (32 صَفَحات) کاضَرور مُطالعہ فرمائیے۔

گُنہِ گدا[1] کا حساب کیا وہ اگرچِہ لاکھوں سے ہیں سِوا

مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے (حدائقِ بخشش ص ٣٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آگ لَپکتی ہے (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ الغَفّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو کہ قریبُ الْموت تھا۔ آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ **''دس گیارہ، دس گیارہ''** کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشِش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔** پھر آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ **سُود خور** تھا اور **کم تولا** کرتا تھا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ٤٦)

مدینہ

[1]: یہ اعلٰی حضرت رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے کلام کا مقطع ہے، رضاؔ کی جگہ ادباً اپنی نیّت سے ''گدا'' لکھ دیا ہے۔

ناپ تول میں کمی کا عذاب

آہ! سودخوروں اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی بربادی! چند سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنَّم کے شعلوں کی نَذْر کرنے کی جسارت کرنے والو! سنو! سنو! ''روحُ الْبَیان'' میں نَقْل کیا گیا ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے قِیامت کے روز اُسے جہنَّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **دو پہاڑوں** کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا: ''ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو۔'' جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جَلا دے گی۔ (روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳٦٤)

گر ان کے فضل پہ تم اعتماد کر لیتے
خدا گواہ کہ حاصِل مُراد کر لیتے

کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے!!

حضرتِ سیِّدُنا **یُوسُف** بن اَسْباط رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ آپ نے ایک تنکا اُٹھا کر فرمایا: گناہ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیَّت رکھتے ہیں، مجھے تو اِس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چِھن جائے!۔ (منہاجُ العابدین ص ۱۵۵)

ایک شیخ کا بُرا خاتِمہ (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شَیبان راعی رَحْمَۃُ اللہِ

تعالٰی علیہ دونوں ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ سیِّدُنا **سُفیان ثَوری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا **شَیبان** راعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھے **بُرے خاتِمے** کا خوف رُلا رہا ہے، آہ! میں نے اور چند لوگوں نے ایک شیخ سے چالیس سال عِلْم حاصِل کیا، اُس نے ساٹھ سال تک مسجِدُ الْحرام میں عبادت کی مگراس کا خاتمہ کُفْر پر ہوا۔ سیِّدُنا شَیبان راعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کہا: **اے سُفیان!** وہ اس کے **گناہوں کی شامت تھی** آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگزمت کرنا۔ (سبع سنابل ص ۳۴ مُلَخَّصاً)

فِرِشتوں کا سابِقہ اُستاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خُفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے عِلْم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور عِلْمِیَّت کے سبب **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت** یعنی فِرِشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہوگیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندَگی بھر تو وَسوَسے ڈالتا ہی رَہتا ہے مگر مرتے وَقْت پوری طاقت صَرْف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ:

شیطان والِدَین کے روپ میں

مَنقول ہے: جب انسان نَزْع کے عالَم میں ہوتا ہے **دو شیطان** اُس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ جاتے ہیں، دائیں (یعنی سیدھی) طرف والا شیطان اُس کے **والِد** کا رُوپ دھار کر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

کہتا ہے: **بیٹا!** دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو **نصاریٰ** کا **مذہب** اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین **مذہب** ہے۔ بائیں (یعنی اُلٹی) جانب والا شیطان مرنے والے کی **ماں** کی صورت بن کر کہتا ہے: **میرے لال!** میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے **بیٹے!** میں نصیحت کرتی ہوں، **یہودی مذہب** اِختیار کر کے مرنا کہ یہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ (التّذکرۃ لِلقُرطبی ص ۳۸)

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بے حد تشویش ناک مُعاملہ ہے۔ بندہ جب بُخار یا دَرْدِ سر وغیرہ میں مبتَلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، پھر **نَزْع** کی تکالیف تو بہت ہی زِیادہ ہوتی ہیں! ''**شَرحُ الصُّدُور**'' میں ہے: ''اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان و زمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مر جائیں۔'' (شرحُ الصُّدور ص ۳۲) اب ایسی نازک حالت میں جب **ماں باپ** کے روپ میں **شیاطین** بہکاتے ہوں گے اُس وَقت انسان کو اسلام پر ثابت قدم رَہنا کس قَدَر دُشوار ہو جاتا ہوگا۔

یارسولَ اللہ! کہا تھا مرتے دم　　قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: **سکرات** کے وَقت **شیطان** اپنے چیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لے

کر آ پہنچتا ہے! یہ سب کہتے ہیں: **بھائی!** ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچّھی طرح واقِف ہیں، اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تو **یہودی مذہب** اِختیار کرلے کہ یہی دین **اللہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے اَحْباب کے رُوپ میں **شیاطین** آ آکر کہتے ہیں، تو **نصاریٰ کا مذہب** اِختیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے (حضرتِ) **موسیٰ** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے دین کو مَنْسُوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزّہ واَقْرِبا (پیاروں اور رشتے داروں) کی شکلوں میں جماعتیں آکر مختلف باطِل فرقوں کو قبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں۔ تو جس کی قسمت میں حق سے مُنْحَرِف (مُن ۔حَ ۔رِف) ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا ہوتا ہے وہ اُس وَقْت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔ (الدرة الفاخرة فی کشف علوم الآخرة معه مجموعة رسائل الامام الغزالی ص ۵۱۱)

کسی اور سے ہمیں کیا غرض، کسی اور سے ہمیں کیا طلب
ہمیں اپنے آقا سے کام ہے، نہ اِدھر گئے نہ اُدھر گئے

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزْع کے وَقْت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعا کرتے ہیں: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! نَزْع کے وَقْت ہمارے پاس شیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کرم فرمائیں۔

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

زَبان قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر مسلمان کو لَرزاں وتَرساں رَہنا چاہیے، نہ جانے کون سی مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغَضَب کو اُبھار دے اور **ایمان** کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس ہر وَقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے آگے **عاجزی** کا مُظاہَرہ کرتے رہنا چاہیے، **زَبان قابو میں رکھنی چاہیے** کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اَوقات مُنہ سے **کلماتِ کُفْر** نکل جاتے ہیں اور پتا تک نہیں لگتا، ہر وَقت **ایمان** کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضَروری ہے۔

بُرے خاتِمے کا خوف نہ ہونا تشویش ناک ہے

حضرتِ سیِّدُ نا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص (جیتے جی) ایمان کے چِھن جانے سے بے خوف ہوگا اس کا ایمان چِھن جانے کا شدید خطرہ ہے۔'' (الزھد لابن المبارك ج۱ص۵٤۱ ملخّصاً)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ارشاد ہے، **عُلَمائے کرام** فرماتے ہیں: ''جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وَقْت اُس کا ایمان سَلْب ہو (یعنی چِھن) جانے کا اندیشہ ہے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۴۹۵)

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچّھے خاتِمے کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش ...... تشویش ...... نہایت ہی سَخْت تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر کیا ہے،** نہ معلوم ہمارا **خاتمہ** کیسا ہوگا! **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتمے** سے **اَمْن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین (یعنی بزرگانِ دین) جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں:** تمہیں **اچّھے خاتِمے** کی تیّاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ **ذِکْرُاللّٰہ** میں لگے رہو، دل سے دنیا کی **مَحبَّت** نکال دو، گناہوں سے اپنے اَعْضا بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔

(اِحیاء العلوم ج ٤ ص ٢١٩، ٢٢٠ ملخّصاً)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص١٠٥)

اِیمان پر خاتِمہ کے چار اَوراد

ایک شخص بارگاہِ **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ میں حاضِر ہوکر ایمان پر خاتمہ بِالْخیر کیلئے دُعا کا طالِب ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اُس کیلئے دُعا فرمائی اورارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ (روزانہ) 41 بار صُبْح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ**۔[1] اوّل وآخر دُرُود شریف نیز ﴿۲﴾ سوتے وَقْت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضَرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر **سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اِسی پر ہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور ﴿۳﴾ تین بار صُبْح اور تین بار شام اس دُعا کا وِرْد رکھیں: **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُّشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَّعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ**[2] ﴿۴﴾ **بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ**[3] صُبْح وشام تین تین بار پڑھئے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب مَحفوظ رہیں۔[4] (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبْح اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتِدائے وَقتِ ظُہر) سے لے کر غروبِ آفتاب تک شام ہے)

---

[1]: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔ [2]: "اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اُس سے اِستِغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۱۱) [3]: **اللّٰہ** تَعَالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔ [4]: شجرہ قادِریہ رضویہ ص ۱۵۔

آگ کے صَندوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کسی بدنصیب کا کُفْر پر خاتمہ ہوگا اس کو قَبْر اِس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی۔ **کافِر** کیلئے اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہوں گے۔ قِیامت کا **پچاس ہزار سالہ** دن سَخْت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا، پھر اسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گناہ گار مسلمان داخِلِ جہنَّم ہوئے ہوں گے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرْف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا **کُفْر پر خاتمہ** ہوا تھا۔ **''بہارِ شریعت''** جلد اول صَفْحَہ 170 تا 171 پر ہے:

پھر آخر میں کُفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صَندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑ کائیں گے اور آگ کا قُفْل (یعنی تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صَندوق آگ کے دوسرے صَندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفْل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صَندوق میں رکھ کر اور آگ کا قُفْل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ تو اب ہر کافِر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا، اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔

موت کو ذبح کر دیا جائے گا!

جب سب جنّتی جنَّت میں داخِل ہولیں گے اور جہنَّم میں صِرْف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وَقْت جنَّت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے

کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (پکارنے والا) جنّت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنّمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا: اے اہلِ جنّت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وَقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور اِن کے لیے غم بالائے غم۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۷۰ تا ۱۷۱)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہم تجھ سے ایمان و عافیّت کے ساتھ مدینے میں شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اور جنّتُ الْفِردوس میں مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس کا سُوال کرتے ہیں۔

پایا ہے وہ الطاف و کرم آپ کے دَر پر مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے دَر پر
سب عرض و بیاں ختم ہے خاموش کھڑا ہے آشُفتہ ہے بدتر آنکھ ہے نم آپ کے دَر پر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔ آپ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان کی حفاظت کا ذِہن بنتا رہے گا۔ جب ذِہن بنے گا تو اِحساس پیدا ہوگا، رِقّت ملے گی،

دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھیں گے پھر **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں یہ عرض کریں گے:

تُو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تُو کریم اب کوئی پھرتا ہے عَطِیّہ تیرا (حدائقِ بخشش ص ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امّی جان کی بینائی لوٹ آئی

بابُ الْمدینہ کراچی کی ایک اسلامی بہن کی امّی جان (عُمْر تقریباً 60 برس) صُبْح جب نیند سے بیدار ہوئیں تو کُھلی آنکھوں کے باوُجود انہیں کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا، ڈاکٹر سے رُجوع کیا گیا تو پتا چلا کہ ''ہائی بلڈ پریشر'' کے نتیجے میں اِن کی آنکھوں کے دِیے بُجھ گئے ہیں! ان کی بینائی سَلْب ہوگئی ہے۔ مختلف ڈاکٹروں کے پاس پہنچے مگر سبھی نے مایوس کیا۔ ؎

طبیبوں نے مریضِ لا دوا کہہ کہہ کے ٹالا ہے
بنا، ناکام ان کا عِندِیہ دو یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش (مرمم) ص ۳۴۲)

امّی جان کی خواہش پر فیضانِ مدینہ (بابُ الْمدینہ) کے وسیع وعریض تہ خانے میں اتوار کو دوپہر کے وَقْت ہونے والے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں دو بہنیں ان کو سہارا دے کر لے آئیں۔ وہاں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا نے دونوں بہنوں اور امی جان کو خوب رُلایا۔ **یکا یک امّی جان کی آنکھوں میں بجلی سی کَوندگئی** اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضانِ مدینہ کا فرش صاف نظر آنے لگا پھر دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں مکمّل روشن ہوگئیں۔**

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں — رَحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں

ناقِص ہے جو سُنوائی، کمزور ہے بینائی — مانگ آکے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

آفت میں گِھرا ہے گر، بیمار پڑا ہے گر — آکر لے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کے آخر میں **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"مِسواک کرنا سنّتِ مبارَکہ ہے" کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ۞ دو رَکعت **مِسواک** کرکے

پڑھنا بغیر **مِسواک** کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۱ ص۱۰۲ حدیث ۱۸) ❁ **مِسواک** کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور یہ رب تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر ہے: مَشایِخ کِرام (رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام) فرماتے ہیں: "**جو شخص مِسواک کا عادی ہو، مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا** اور جو **اَفیون** کھاتا ہو، مرتے وَقت اُسے کلِمہ نصیب نہ ہوگا" ❁ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ **مِسواک** میں دس خوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بَلغَم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو خَتْم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۵ ص۲۴۹ حدیث ۱۴۸۶۷) ❁ **حضرتِ سیِّدُنا عبدالوہّاب شَعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا **ابوبکر شبلی** بغدادی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی کو وُضو کے وَقت **مِسواک** کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں **مِسواک** خرید کر اِستِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی **مِسواک** لی جاتی ہے! فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں **اللہُ ربُّ العِزّت** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پَر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا کہ "تُو نے میرے پیارے حبیب (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی سنّت

(مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' تو کیا جواب دوں گا! (مُلَخَّص اَز لواقح الانوار ص ۳۸) ۞ حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقل بڑھاتی ہیں: ﴿۱﴾ فُضُول باتوں سے پرہیز ﴿۲﴾ مِسواک کا استِعمال ﴿۳﴾ صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور ﴿٤﴾ اپنے عِلم پر عمل کرنا۔ (حیاۃُ الحیوان ج۲ ص۱٦٦) ۞ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ۞ مِسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ۞ مِسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ۞ اِس کے ریشے (رے۔شے) نَرم ہوں کہ سَخت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (Gap) کا باعِث بنتے ہیں ۞ مِسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نَرم کر لیجئے ۞ طبیبوں کا مشورہ ہے کہ مِسواک کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیئے۔

مِسواک کرنے کا طریقہ

۞ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے ۞ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے، ہر بار دھو لیجئے ۞ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو، پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے

Go To Index

مِسواک کیجئے ۞ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے ۞ مِسواک وُضُو کی سنَّتِ قبلیہ ہے (یعنی مِسواک وُضُو سے پہلے کی سنَّت ہے وُضُو کے اندر کی سنَّت نہیں لہٰذا وُضُو شُروع کرنے سے قَبل مسواک کیجئے پھر تین تین بار دونوں ہاتھ دھوئیں اور طریقے کے مُطابِق وُضُو مکمّل کیجئے) البتّہ سنَّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۸۳۷)

عورَتوں کے لئے مِسواک کرنا بی بی عائشہ کی سنَّت ہے

۞ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے: "عورَتوں کے لیے مِسواک کرنا اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سُنَّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اورمُسوڑھے بہ نسبت مَردوں کے کمزور ہوتے ہیں، (ان کیلئے) مِسّی یعنی دَنداسہ کافی ہے۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۳۵۷)

جب مِسواک ناقابلِ اِستِعمال ہوجائے

۞ مِسواک جب ناقابلِ اِستِعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنَّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پَتّھر وغیرہ وَزْن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 294 تا 295 کا مُطالَعہ فرمالیجئے)

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

۞ ہوسکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مِسواک اِستِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی!

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اس میں **مِسواک** کا نہیں آپ کا اپنا **قُصُور** ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) اِس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق **مِسواک** اِستِعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر **مِسواک** مَل کر وُضو کرکے چل پڑتے ہیں یعنی یوں کہئے کہ ہم **مِسواک** نہیں بلکہ ''**رسمِ مِسواک**'' ادا کرتے ہیں!

سُنَّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتابیں (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سُنَّتیں اور آداب**'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۲ محرّم الحرام ۱۴۳۹ھ
23-9-2017

بیان: 7

مردے کی بے بسی

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (28 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور سراپا نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نورٌ علیٰ نُور ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مَجالِس کو آراستہ کرو، کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔'' (اَلۡفِردَوس بمأثور الۡخِطاب ج۲ ص ۲۹۱ حدیث ۳۳۳۰)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردہ اور غسّال

زبردست عالِم و مُحَدِّث اور مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے مَروی ہے کہ مَرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے، حتّٰی کہ غسّال سے کہتا ہے: تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۱،۱۲،۱۳ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بروز اتوار مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ـ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

قَسم ہے تو غُسل میں میرے ساتھ نرمی کر اور جب وہ اپنے جنازے کی چارپائی پر ہوتا ہے، اُس سے کہا جاتا ہے: ''اپنے بارے میں لوگوں کی باتیں سُن۔'' (شَرحُ الصُّدور ص ۹۵)

مُردہ کیا کہتا ہے؟

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایت کرتے ہیں، نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مُردہ جب تَخْت پر رکھا جاتا ہے اور اُسے لے کر ابھی تین قدم ہی چلے ہوتے ہیں کہ وہ بولتا ہے اور اسکے کلام کو انسانوں اور جنّوں کے علاوہ **اللہ** تَعَالٰی جسے چاہتا ہے سُنواتا ہے۔ مُردہ کہتا ہے: اے میرے بھائیو! اور اے میرا جنازہ اُٹھانے والو! تمہیں دنیا دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے ڈالے رکھا اور زمانہ تمہارے ساتھ نہ کھیلے جیسا کہ میرے ساتھ کھیلا، میں نے جو کچھ کمایا وہ اپنے وُرَثاء کیلئے چھوڑا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دِن مجھ سے حساب لے گا اور میری گِرِفت فرمائے گا، حالانکہ تم لوگ مجھے رُخصت کرتے اور مجھے پکارتے (یعنی میرے لئے روتے) ہو۔

(شَرحُ الصُّدور ص۹۶،کتاب القبور مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج ٦ ص ٦١ حدیث٢٥)

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا

عُمْر بھر کی بھاگ دوڑ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وَقْت کیسی بے کسی ہوگی جب روح جِسْم سے جدا ہوچکی ہوگی، وہ عالم کس قَدَر بے بسی کا عالم ہوگا جس وَقْت بیش قیمت کپڑے اُتارے جارہے ہوں گے، غَسّال نہلا رہا ہوگا، لٹّھے کا کفن پہنایا جارہا ہوگا، کیسی حسرت کی گھڑی ہوگی جب جنازہ اُٹھایا جارہا

ہوگا، **ہائے! ہائے!** وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عُمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطِر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوُجُود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑ رہا ہوگا۔ آہ! قیمتی لباس کُھونٹی پر ٹنگا رہ جائیگا، کار ہوئی تو گیرج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کود کے آلات، عَیش وطَرَب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال سامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔ اُس وَقت **مُردے کی بے بسی** انتہا کو پہنچے گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارِضی خوشیوں سے مسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قَبْر میں مُنْتَقِل کرنے کیلئے اُس کے ناز اٹھانے والے اُس کو کندھوں پر لاد کر سُوئے قبرِستان چل پڑیں گے۔

عالَم اِنقلاب ہے دُنیا　　چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے　　نہیں اچّھی، خراب ہے دُنیا

قَبْر کی دِل ہلا دینے والی کہانی

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قَبْر کے پاس بیٹھ کر غور وفکر میں ڈوب گئے، کسی نے عَرْض کی: یا امیرَ الْمومنین! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک **قَبْر** نے مجھے پکار کر بلایا اور بولی: اے عُمَر بن عبدُ الْعزیز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قَبْر سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔

وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا **کفن پھاڑ** کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اسکا گوشْت کھاجاتی ہوں۔کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔تو کہنے لگی: ''ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جدا کردیتی ہوں۔'' اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے ''مَدَنی پھول'' لٹانے لگے: ''**اے اسلامی بھائیو!** اِس دنیا میں ہمیں بَہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحبِ اِقتِدار رہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل وخوار ہوگا، جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا۔اِس کا جوان بوڑھا ہوجائے گا اور جو زندہ ہے وہ مرجائے گا۔دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بَہُت جلد رُخْصت ہوجاتی ہے۔کہاں گئے تِلاوتِ قراٰن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللّٰہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کردیا؟ قَبْر کے کیڑوں نے ان کے گوشْت کا کیا انجام کیا؟ ان کی ہڈِّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! (جو بے عمل) دنیا میں آرام دِہ نَرم نَرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی اَولاد گلیوں میں دربدر ہے کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کرکے پھر سے گھر بسالئے، ان کے رِشتے داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کرلیا اور میراث

آپَس میں بانٹ لی۔ **وَاللہ!** ان میں بعض تو خوش نصیب ہیں جو کہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قَبْر میں گرفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقْت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش! مجھے عِلْم ہوتا کہ کون سا گال (قَبْر میں) پہلے سڑے گا'' پھر حضرت سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اِس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (اَلرَّوضُ الْفائِق ص۱۰۷ مُلَخَّصاً)

حجَّةُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' میں فرماتے ہیں: بوقتِ وَفات حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری تھی:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کیلئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبُّر نہیں چاہتے اور نہ فساد، اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

(پ۲۰، القصص:۸۳)

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۲۳۰)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

شاہی موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ **رِقّت انگیز حِکایت** عقلمندوں کیلئے زبردست تازِیانۂ عبرت ہے۔ **شاہی موت** کا ایک مزید واقِعہ سماعت فرمائیے چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی "اِحْیاءُ الْعُلُوم" میں فرماتے ہیں: عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبدُ الْمَلِک بن مَروان سے پوچھا: اِس وَقْت آپ خود کو کیسا پارہے ہیں؟ جواب دیا: بالکل ویسا ہی جیسا کہ قراٰنِ مجید کے ساتویں پارے میں **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام** کی آیت نمبر 94 میں **اللہ** تَعَالٰی نے فرمایا ہے کہ:

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ (پ۷، الانعام:۹۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال ومتاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۳۰)

سَلطنت کام نہ آئی

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی "اِحْیاءُ الْعُلُوم" میں فرماتے ہیں: مشہور عبّاسی خلیفہ ہارون رشید علیہ رحمۃ اللّٰہِ المجید کا جب

آخری وَقت آیا تو وہ اپنے کفن کو اُلٹ پلٹ کر بار بار حسرت سے دیکھتے اور پارہ 29 سُوْرَۃُ الْحَآقَّہ کی یہ آیتیں پڑھتے:

مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ﴿۲۹﴾ ترجمۂ کنزالایمان: میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال، میرا سب زور جاتا رہا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۳۱)

دُنیا میں آمَد کا مَقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ اِس دنیا میں آ کر ہم سَخت آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں، ہماری آمد کا مقصد کچھ اور تھا اور شاید سمجھ کچھ اور بیٹھے ہیں! ہمارا اندازِ زندگی یہ بتا رہا ہے کہ مَعَاذَاللہ گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں، یاد رکھئے! ہمیں یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، اِس دنیا میں آنے کا مقصد صِرْف مال کمانا یا فقط دنیا کے عُلُوم وفُنُون کی ڈِگریاں پانا اور صِرْف دُنیوی ترقّیاں حاصِل کئے جانا نہیں ہے۔ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے ‏ ‏ بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدَمی ‏ ‏ عاقِل و نادان آخر موت ہے

کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیْسْت سے ‏ ‏ غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

ملک فانی میں فنا ہر شَے کو ہے سن لگا کر کان آخِر موت ہے

بارہا عِلّمی تجھے سمجھا چکے

مان یا مت مان آخِر موت ہے

وَزارتیں کام نہیں آئیں گی

اللہ تَعَالٰی نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اگر اِس نے اپنی زندَگی کے مقصد میں کامیابی حاصِل نہیں کی اور بروزِ مَحشر گناہوں کا اَنْبار لے کر اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش ہوا تو رب تعالیٰ کی ناراضی کی صورت میں اس کی دنیا کی بے شمار دولت بھی اسے اپنے ربِّ قَھّار عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغضب سے نہیں بچا سکے گی۔ دُنیوی عُلُوم وفُنُون، کارخانے، اَسلحہ (اَسْ۔لِ۔حَہ)، دُنیوی سورس (SOURCE)، منصب، وَزارتیں، دُنیوی آسائشیں، شہرتیں، قوتیں، دُنیوی عظمتیں **اللہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں سُرخرو نہیں کرسکیں گی۔

اِقتِدار کے نشے میں مَسْت ہو کر ایک دوسرے کے عَیْبوں کو اُچھالنے والوں، دہشت گردیوں کا بازار گرم کرنے والوں اور مسلمانوں کے حُقُوق پامال کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے، اگر مَعصیّت کے سبب **اللہ** تَعَالٰی ناراض ہو گیا، اسکے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم رُوٹھ گئے اور ایمان برباد ہو گیا تو وہ وہ مشکلات دَرپیش ہوں گی جو کبھی بھی حل نہیں ہوں گی۔ ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** میں ارشاد فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾ یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫ۖ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ﴿۸﴾ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ٪﴿۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شُروع جو نہایت مہربان رَحم والا۔ خرابی ہے اُس کے لئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے، جس نے مال جوڑا اور گِن گِن کر رکھا، کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا، ہرگز نہیں ضرور وہ رَوندنے والی میں پھینکا جائے گا اور تُو نے کیا جانا کیا رَوندنے والی، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی آگ کہ بھڑک رہی ہے، وہ جو دِلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی لمبے لمبے سُتُونوں میں۔

چار بے بنیاد دعوے

حضرتِ سَیِّدُنا شَقِیق بَلْخی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''لوگ چار چیزوں کا دعوٰی کرتے ہیں مگر ان کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے، ﴿۱﴾ ان کا زَبانی قول تو یہ ہے کہ ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے ہیں مگر ان کے عمل آزادوں جیسے ہیں ﴿۲﴾ کہتے ہیں کہ **اللہ** تعالٰی ہی ہماری روزی کا کفیل ہے مگر وہ بَہُت کچھ مال و دولت جَمْع کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے ﴿۳﴾ کہتے ہیں کہ دُنیا سے آخرت بہتر ہے مگر وہ صِرف دنیا ہی کی بہتری کیلئے

کوشاں ہیں ﴿٤﴾ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دن ضَرور مرنا پڑے گا مگر زندگی کا انداز ایسا ہے کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔'' (عُیونُ الْحِکایات ص ۷۵)

پہلا دعوٰی ''میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا بندہ ہوں''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مقامِ غور ہے یقیناً ہر مسلمان یہ اقرار کرتا ہے کہ **میں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا بندہ ہوں**، اور ظاہِر ہے بندہ ''پابند'' ہوتا ہے، مگر آج کل اکثر مسلمانوں کے کام آزادوں والے ہیں۔ دیکھئے! جو کسی کا ملازِم ہوتا ہے وہ اُس کی مرضی کے مُطابق ہی کام کرتا ہے، یقیناً ہم **اللہ** تَعَالٰی کے بندے ہیں اور اُسی کا رِزْق کھا رہے ہیں، مگر افسوس ہمارے کام کامِل بندوں والے نہیں، اُس کا حکم ہے نَماز پڑھو، مگر سُستی کر جاتے ہیں، رَمَضان کے روزوں کا حکم ہے، لیکن ہماری ایک تعداد ہے، جو نہیں رکھتی۔ اِسی طرح دیگر اَحکاماتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کی بجا آوری میں سَخْت کوتاہیاں ہیں۔

دوسرا دعوٰی ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ھی روزی دینے والا ھے''

بے شک ''**اللہ** تَعَالٰی ہی روزی کا کفیل ہے'' مگر پھر بھی حُصُولِ رِزْق کا انداز نہایت عجیب وغریب ہے۔ **اللہ** تَعَالٰی کو **رزّاق** ماننے اور روزی دینے والا تسلیم کرنے کے باوُجُود نہ جانے کیوں لوگ سُود کا لین دین کرتے، سُودی قرضے لے کر فیکٹریاں چلاتے اور عمارَتیں بنواتے ہیں! جب **اللہ** تَعَالٰی کو روزی دینے والا تسلیم کر لیا تو اب کون سی بات رِشوت لینے پر مجبور کرتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ملاوٹ والا مال فریب کاری کے ساتھ بیچنا پڑ رہا ہے؟ کیوں

چوریوں اور لوٹ مار کا سلسلہ ہے؟ روزی کے یہ حرام ذرائع آخر کیوں اپنا رکھے ہیں؟

تیسرا دعویٰ ''دنیا سے آخِرت بہتر ہے''

یقیناً ''دنیا سے آخِرت بہتر ہے'' یہ دعویٰ کرنے کے باوُجُود صد کروڑ افسوس! انداز صِرف اور صِرف دنیا کو بہتر بنانے والا ہے، فَقَط دنیا کی دولت سمیٹنے ہی کی مصروفیت ہے، بندہ اکثر دنیا کے مال ہی کا متوالا نظر آ رہا ہے اور اس کے جینے کا طرز یہ بتاتا ہے گویا دنیا سے کبھی جانا ہی نہیں۔

چوتھا دعویٰ ''ایک دن مرنا پڑے گا''

یقیناً ''ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا'' یہ تسلیم کرنے کے باوُجُود افسوس صد کروڑ افسوس! زندَگی کا انداز ایسا ہے گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔ دیکھئے! ''حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ''ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا'' کے دعوے کی عملی تصویر تھے، انکی زندگی کا انداز یہ تھا کہ ہر وَقْت اس طرح سَہمے رہتے تھے جیسے انہیں سزائے موت سنادی گئی ہو۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٣١ مُلَخَّصاً) جس کو آج کل ''بلیک وارنٹ'' کہتے ہیں۔ حالانکہ ان معنوں میں ہر ایک کے لئے بلیک وارنٹ جاری ہو چکا ہے کہ جو بھی پیدا ہوا ہے اُسے مرنا ہی پڑے گا، ہر جاندار پیدا ہونے سے قبل ہی گویا ''ہٹ لسٹ'' پر آ چکا ہے، یعنی پیدا ہونے سے پہلے ہی، اُس کی روزی اور عُمر کا تَعَیُّن ہو گیا بلکہ اس کے دَفْن ہونے کی جگہ بھی مقرّر ہو چکی۔ رِحْمِ مادر میں انسان کا پُتلا بنانے کیلئے فِرِشتہ زمین کے اُس حصّے سے مِٹّی لاتا ہے جہاں یہ بندہ عُمر گزارنے کے بعد مر کر دَفْن

ہوگا۔ سنو! سنو! بندہ اپنے حصّے کی روزی کھا کر، زندگی گزار کر لوگوں کے کندھوں پر جنازے کے پنجرے میں سُوار ہو کر جب جانبِ قبرستان سِدھارتا ہے اُس وَقْت کیا کہتا ہے۔ چُنانچِہ

جنازے کا اعلان

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ اس کا (یعنی مرنے والے کا) ٹھکانا دیکھ لیں اور اس کا کلام سُن لیں تو **مُردے** کو بھول جائیں اور اپنی جانوں پر روئیں۔ جب مُردے کو تَخْت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے اُس کی رُوح پھڑ پھڑا کر تَخْت پر بیٹھ کر ندا کرتی ہے: ''**اے میرے اَہل وعِیال!** دنیا تمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اِس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیر حلال مال جَمْع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اس کا نَفْع ان کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو۔'' (یعنی عبرت حاصِل کرو) (التَّذکِرۃ لِلقرطبی ص٦٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے! واقعی ہر جنازہ زبردست مُبَلِّغ ہے، گویا ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے پیچھے رَہ جانے والو! جس طرح آج میں دنیا سے جارہا ہوں عَنقریب تمہیں بھی میرے پیچھے پیچھے آنا ہے۔ یعنی **جنازہ** گویا ہماری رہنُمائی کر رہا ہے ؎

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

مُردوں سے گُفتگُو

''شَرْحُ الصُّدُور'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن مُسَیِّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک بار ہم حضرتِ سیّدُ نا علیُّ الْمُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ہمراہ مدینۂ مُنوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے قبرِستان گئے ۔حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کوسلام کیااور فرمایا: ''اے قبر والو! تم اپنی خبر بتاتے ہو، یا ہم بتائیں؟'' سیِّدُ نا سعید بن مُسَیِّب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: ''یا امیرَ الْمُؤمنین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟'' حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کوتم نے بَہُت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔'' اب تم اپنا حال سناؤ! یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: ''**یا امیرَ الْمُؤمنین!** کفَن تار تار ہو گئے، بال جھڑ کر مُنْتَشِر ہو گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں، آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آ گئیں اور ہمارے نتھنوں سے پیپ جاری ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان اٹھایا۔'' (شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۰۹،ابن عَساکِر ج ۲۷ ص ۳۹۵)

T.V. چھوڑ کر مرنے پر عذابِ قَبْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''مرنے کے بعد پیچھے کیا چھوڑا''، اِس پر بھی بندہ غور

کرے، ناجائز کاروبار یا جُوئے کا اڈّہ یا شراب کی دکان یا میوزِک سینٹر یا فلم انڈسٹری یا سنیما گھر یا ڈرامہ گاہ یا گناہوں کے آلات وغیرہ چھوڑ کر مرے تو اس کا انجام انتہائی لرزہ خیز ہے، ایک عبرت انگیز واقِعہ سنئے۔ چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے برطانیہ سے تحریر بھیجی تھی اُس کا خلاصہ اپنے انداز و الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں: اندرونِ بابُ الْاِسلام (سندھ) رہنے والے ایک بُزُرگ نے بتایا کہ ایک رات میں قبرِستان کے اندر ایک تازہ قَبْر کے پاس بیٹھ گیا تا کہ عبرت حاصِل ہو، بیٹھے بیٹھے اُونگھ آ گئی اور قَبْر کا حال مجھ پر مُنکشِف ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ قَبْر والا آگ کی لپیٹ میں ہے اور چلا چلا کر مجھ سے کہہ رہا ہے: ''مجھے بچاؤ! مجھے بچاؤ!'' میں نے کہا: میں کیسے بچاؤں؟ اُس نے کہا: ''تھوڑے ہی دن پہلے میرا انتِقال ہوا ہے، میرا جوان بیٹا اِس وَقْت ٹی وی پر فلم دیکھ رہا ہے، جب جب وہ ایسا کرتا ہے مجھ پر شدید عذاب شُروع ہو جاتا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کے واسطے میرے جوان بیٹے کو سمجھاؤ کہ عَیش کوشیوں میں نہ پڑے، وہ یہ ٹی۔ وی نہ دیکھا کرے **کیونکہ اسے میں نے خریدا تھا اور اب اس کی وجہ سے عذاب میں پھنس گیا ہوں،** افسوس کہ میں نے اَولاد کی دُنیوی تربیت تو کی لیکن اسلامی تربیت نہ کی، انہیں گناہوں سے نہ روکا اور قَبْر و آخرت کے مُعاملات سے خبردار نہ کیا۔'' قَبْر والے نے اپنا نام و پتا بھی بتا دیا۔ چُنانچِہ میں صُبح قریبی بستی میں واقِع مرحوم کے مکان پر پہنچا، نوجوان نے رات ٹی۔ وی پر فلم دیکھنے کا اعتِراف کیا، میں نے جب اُس کو اپنا خواب سنایا تو وہ صدمے سے رونے لگا اور اُس نے اپنے گھر سے T.V.

نِکال باہَر کیا۔

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَکباد

ایک میجر کا بیان ہے، میں اُن دِنوں مَنگلا ڈَیم میں ہوا کرتا تھا، ''دِینہ'' (جہلم) کے اسلامی بھائیوں نے سُنّتوں بھرے بیان کی بعض کیسٹیں تُحفے میں دیں۔ وہ کیسٹیں گھر میں چلائی گئیں۔ ان میں بابُ الْاِسلام (سندھ) کے بُزُرگ والا واقِعہ بھی تھا، سُن کر ہم سب اللہ عزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر گئے اور اتِّفاقِ رائے سے ٹی۔وی کو گھر سے نِکال دیا۔ خدا کی قسم! T.V. گھر سے نکالنے کے تقریباً ایک ہفتے بعد میرے بچّوں کی امّی نے (غیب کی خبر دینے والے مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا اور پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مبارک ہو کہ تمہارا گھر سے ٹی۔وی نِکال دینے کا عمل اللہ** تَعَالٰی **کی بارگاہ میں منظور ہو گیا ہے۔**

یہ اُس وقْت کے واقِعات ہیں جب **دعوتِ اسلامی** نے عورت اور مُوسیقی وغیرہ سے پاک 100 فیصدی اسلامی ''مَدَنی چینل'' کا آغاز نہیں کیا تھا، ''مَدَنی چینل'' کے علاوہ روئے زمین پر تادمِ تحریر میری معلومات کے مطابِق اب بھی کوئی صحیح شَرعی چینل نہیں۔ لٰہذا بیان کردہ دونوں واقِعات اُس دور کے اعتِبار سے بالکل دُرُست ہیں کہ وہ لوگ گناہوں بھرے پروگرام دیکھا کرتے تھے۔ اب بھی مختلف چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام دیکھنے والوں کیلئے یِہی درخواست ہے کہ وہ T.V. کو گھر سے نکالا دے دیں اور اس کے ذَرِیْعے جتنے گناہ کئے اُن

سے توبہ بھی کریں ہاں اگر دیکھنا ہی ہے بلکہ ضَرور دیکھئے اور اس کیلئے ایسی ترکیب فرمائیے کہ آپ کے T.V. پر صِرْف وصِرْف **مَدَنی چینل** ہی چلے۔ تِلاوتِ قراٰن، نعت شریف، سُنّتوں بھرے بیانات اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا گھر اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔ دوسرے چینلز بند کرنے کے تین طریقے مُلاحَظہ ہوں:

۞ مینول ٹیوننگ کے ذَرِیْعے اپنے مطلوبہ چینل کو دیگر تمام چینل پر سیٹ کردیجئے ۞ T.V. میں دیئے گئے بلاک سسٹم کے ذَرِیْعے دوسرے چینلز بلاک کردیجئے ۞ آج کل نئے ڈیوائس میں مخصوص چینلز کو پاس ورڈ بھی لگا سکتے ہیں۔

حیلے بہانے مت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دیکھئے! کون خوش نصیب ایسا ہے جو اپنے گھر سے T.V. نکالتا یا فقط اِسے **مَدَنی چینل** کیلئے مخصوص کرتا ہے اور **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ کون بدنصیب ایسا ہے کہ گناہوں بھرے پروگراموں سمیت ٹی۔وی چھوڑ کر مرتا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے قَبْر میں پھنستا ہے! شاید شیطان آپ کو وَسوسے ڈالے کہ معلوم نہیں دعوتِ اسلامی والے کہاں کہاں سے ''واقِعات'' اُٹھا کر لاتے ہیں! ٹی۔وی تو مَدَنی چینل سے پہلے بھی ''فُلاں فُلاں'' کے گھر میں موجود تھا، دیکھئے! مجھے مطمئن کرنے کیلئے یہ دلیل کافی نہیں۔ آپ میرے بیان کردہ واقِعات کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر خوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والوں کا ضَمیر پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا کہ یہ عُمُوماً گناہوں کے میٹر کو تیزی

سے چلانے والا ہے، اس کے بے ہودہ پروگراموں نے مُعاشَرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا، اَخلاق خراب کر دیئے، بے حیائی اور بے پردگی اس ٹی۔ وی کی وجہ سے بَہُت زِیادہ عام ہوئی اور کچھ کمی رَہ گئی تھی تو وہ ڈش اینٹینا نے پوری کر دی۔ .T.V نے ہماری بہو بیٹیوں کو نِت نئے گندے گندے فیشن سکھائے، ہمارے نوجوان بیٹوں کو عِشْق وفِسْق سے بھرپور ڈرامے دکھا کر لڑکیوں کے عِشْق میں پھنسا کر ان کی زندگیاں تباہ کر دیں اور اسی چکّر میں ہماری بیٹیوں کو بھی برباد کر دیا، چھوٹے چھوٹے بچّوں کی حالت یہ کر دی کہ وہ مُوسیقی کی دُھنوں پر ٹانگیں تھِرکاتے، ناچ دِکھاتے نظر آتے ہیں۔ اب رہی سہی کسر انٹرنیٹ پوری کرنے لگا ہے، مسلمان تباہی کے عَمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں گرتے جا رہے ہیں، اسلام دشمن طاقتیں بُری طرح پیچھے پڑ گئی ہیں اور انہوں نے اس قدر زِیادہ عَیْش کوشیوں کا عادی بنا دیا ہے کہ **مَعاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اب مسلمان غیر مسلموں کے دَست نگر (دَسْت۔نِ۔گَر یعنی محتاج) ہو کر رہ گئے ہیں۔ حالانکہ ایک مَدَنی دَور وہ بھی تھا کہ صِرْف 313 مسلمان میدان بَدْر میں آئے تو اُنہوں نے کُفّارِ اَشرار کے ایک ہزار کے لشکرِ جرار کے چھکّے چھڑا دیئے اور ان کی شان یہ تھی کہ: ؎

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پروا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گناہوں سے سچّی توبہ کیجئے اور یہ بھی عَہْد کیجئے کہ آئِندہ گناہوں سے بچ کر نیکیاں اپنائیں گے۔ توبہ کی طرف گھبرا کر اٹھنے کیلئے آیئے چند

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابنِ بشکوال)

گناہوں کا عذاب سنتے ہیں:

خوفناک وادی

جہنَّم میں غَیّ نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنَّم کی دِیگر وادِیاں پناہ مانگتی ہیں، ''یہ وادی زانیوں، شرابیوں، سُودخوروں، جھوٹے گواہوں، ماں باپ کے نافرمانوں اور **بے نمازیوں** کے لئے ہے۔'' (روحُ البیان ج ٥ ص ٣٤٥)

گَنْجا اَژْدَھا

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحِبِ لولاک، سیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اُس کی **زکوٰۃ** ادا نہ کی تو قیامت کے دن اُس کا مال ایک **گنجے اَژْدھے** کی صورت میں بنادیا جائیگا کہ اس اَژْدھے کی دو چِتّیاں ہوں گی۔ (جو اس کے بَہُت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے) اور وہ **اَژْدہا** اُس کے گلے کا طوق (یعنی ہار) بنادیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اُس کو پکڑے گا اور کہے گا: میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔ (بُخاری ج ١ ص ٤٧٤ حدیث ١٤٠٣)

40 دن تک نَمازیں نامقبول

شرابیں پینے والے کان کھول کر سنیں اور تھر تھر کانپیں کہ: **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی، اگر اُس نے توبہ کرلی تو **اللہ** تَعَالٰی اُس کی توبہ قبول فرمالے گا پھر اگر دوبارہ شراب پی لی تو پھر

چالیس دن تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اُس کی نَماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ تَعَالٰی اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اُس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دِنوں تک اس کی نَماز قَبول نہیں ہوگی اب اگر اُس نے توبہ کرلی تو اُس کی توبہ قَبول نہیں ہوگی اور اُسے نَہرِ خَبال (یعنی دوزخیوں کی پیپ کی نَہر) سے پلائے گا۔ (ترمِذی ج۳ ص ۳۴۱ حدیث ۱۸۶۹)

شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شراب سے نفرت

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم شراب سے نفرت کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **"اگر کسی کُنویں میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے اور اُس پر مَنارہ تعمیر کیا جائے تو میں اُس مَنارے پر اَذان نہ دوں، اگر کسی دریا میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے پھر وہ دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس اُگ آئے تو اُس گھاس پر میں اپنے جانور نہ چَراؤں۔"** (روحُ الْبیان ج ۱ ص ۳۴۰)

ظالِم والِدین کی بھی اِطاعت

ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کو گھبرا کر توبہ کرلینی اور والدَین سے مُعافی مانگ کر ان کو راضی کرلینا چاہئے۔ ورنہ کہیں کے نہ رہیں گے۔ سرکارِ نامدار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پَروَرْدَگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی نشان ہے: جس نے اس حال میں صُبْح کی کہ اپنے ماں باپ کا فَرمانبردار ہے، اُس کیلئے صُبْح ہی کو جنّت کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور

ماں باپ میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں شام کی کہ ماں باپ کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لئے صُبْح ہی کو جہنَّم کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور (ماں باپ میں سے) ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: اگرچِہ ماں باپ اُس پر ظُلْم کریں۔ فرمایا: ''اگرچِہ ظُلْم کریں، اگرچِہ ظُلْم کریں، اگرچِہ ظُلْم کریں۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۶ حدیث ۷۹۱۶)

وعدہ خِلافی کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر والدین خلافِ شریعت حکم دیں تو اس بات میں ان کی فَرمانبرداری نہ کی جائے۔ مَثَلاً حرام روزی کما کر لانے یا داڑھی منڈانے کا حکم دیں تو یہ باتیں نہ مانی جائیں، **گناہ کی باتوں میں ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے والا گنہگار اور جہنَّم کا حقدار ہوگا۔** جو بات بات پر وعدہ کر لیتے مگر بِلا عُذرِ شَرعی پورا نہیں کرتے اُن کیلئے مقامِ غور ہے۔ چنانچہ مکّے مدینے کے سلطان، سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کسی مسلمان سے **عہد شکنی** (یعنی وعدہ خلافی) کرے اُس پر **اللہ** تَعَالٰی اور فِرِشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فَرض قبول ہوگا نہ نَفْل۔''

(بُخاری ج۱ ص۶۱۶ حدیث ۱۸۷۰)

پیٹ میں سانپ

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ حقیقت نشان ہے:** مِعراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سَیر کرائی گئی کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مِثْل تھے جن

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہَر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو اُنہوں نے کہا: ''یہ سُود کھانے والے ہیں۔'' (ابنِ ماجه ج٣ ص٧١ حديث ٢٢٧٣)

36 بار زِنا سے بُرا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، **مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: **سُود** کا ایک دِرْہَم جان بوجھ کر کھانا **چھتّیس مرتبہ زِنا** کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔ (سُنَنِ دار قُطنی ج٣ ص١٩ حديث٢٨١٩)

جہنَّم کا توشہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ بندہ جو **حرام** مال کمائے گا اگر خَرْچ کرے گا تو اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اگر صَدَقہ کرے گا تو وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مر جائے گا تو وہ اُس کیلئے **جہنَّم کا توشہ** بن جائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج٢ ص٣٤ حديث٣٦٧٢)

سُود کی تباہ کاریوں اور اُس سے بچ کر تجارت وغیرہ کرنے کے طریقوں پر آگاہی حاصِل کرنے کیلئے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ 92 صَفْحات پر مشتمل رسالہ ''سُود اور اس کا علاج'' ضَرور پڑھئے، **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔

سنّت کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے! غفلت سے بیدار ہو جایئے! جَھٹ پَٹ گناہوں سے توبہ کر لیجئے، فرنگی تہذیب سے پیچھا چھڑایئے، میٹھے میٹھے آقا مکّے مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اپنایئے، اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے، نیکی کی دعوت کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کیجئے، جان و مال اور وَقْت سب کچھ اِحیائے سنّت کے لئے قربان کرنے کا ذوق بڑھایئے اور نیّت فرمایئے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) اپنی اِصلاح کی کوشِش کیلئے **مَدَنی اِنْعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے، عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، **اِنْ شَآءَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص ۳٤۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''دوسروں کی موت سے نصیحت پکڑو''کے بائیس حُرُوف کی نِسبت سے قَبْر و دَفْن کے 22 مَدَنی پھول

❁ **فرمانِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا، تمہارے زندوں اور مُردوں کی۔ (پ ۲۹، المرسلات: ۲۵، ۲۶)

اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحْت ''نُورُ الْعِرفان'' صَفْحَہ 927 پر ہے: ''اِس طرح کہ زندے زمین کی پُشْت (یعنی پیٹھ) پر اور مُردے زمین کے پیٹ میں جَمْع ہیں'' ❁ میِّت کو دَفْن کرنا فرضِ کِفایہ ہے (یعنی ایک نے بھی دفنا دیا تو سب بَرِیُّ الذّمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ دفنایا گنہگار رہوا) یہ جائز نہیں کہ میِّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کرکے بند کردیں۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۸٤۲) ❁ قبریں بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں کہ جن

میں مُردے دَفْن کر دیئے جاتے ہیں تاکہ جانور اور دوسری چیزیں ان کی اہانت (یعنی توہین) نہ کریں ۞ صالحین (یعنی نیک بندوں) کے قریب دَفْن کرنا چاہیے کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت اسے شامل ہوتی ہے، اگر مَعَاذَ اللّٰہ مُستحِقِ عذاب (یعنی عذاب کا حقدار) بھی ہو جاتا ہے تو وہ شَفاعت کرتے ہیں، وہ رَحْمت کہ اُن پر نازِل ہوتی ہے اسے بھی گھیر لیتی ہے۔ حدیث میں ہے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اپنے اَموات (یعنی مُردوں) کو اچّھے لوگوں کے ساتھ دَفْن کرو۔''[1] (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۳۸۵) ۞ رات کو دَفْن کرنے میں کوئی حَرَج نہیں[2] ۞ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفْن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں[3] ۞ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُسْتَحَب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنْتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں[4] ۞ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک آدَمی قَبْر میں اُتریں۔ عورَت کی مَیِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں[5] ۞ عورَت کی مَیِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں ۞ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ[6] ۞ مَیِّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کَفَن کی بندِش کھول دیں

مدینہ

[1] حلیۃ الاولیاء ج ٦ ص ٣٩٠ رقم ٩٠٤٢، [2] جوہرہ ص١٤١، [3] بہارِ شریعت جلد اوّل ص٨٤٦، عالمگیری ج ١ ص ١٦٦، [4] بہارِ شریعت ج ١ ص ٨٤٤، [5] عالمگیری ج ١ ص ١٦٦، [6] تنویر الابصار ج ٣ ص ١٦٦

کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں[1] ۞ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے:
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔[2] ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال ۞ قَبْر کچّی اینٹوں[3] سے بند کردیں اگر زَمین نَرْم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے[4] ۞ اب مٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں **مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ**[5] دوسری بار **وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ**[6] تیسری بار **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى**[7] کہیں۔ اب باقی مٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں[8] ۞ جتنی مٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے[9] ۞ ہاتھ میں جو مٹّی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے[10] ۞ قَبْر چوکھونٹی (یعنی چارکونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اونچی ہو یا معمولی سی زائد[11] دَفْن کے بعد قَبْر پر اَذان دینا کارِ ثواب اور مِیّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے[12] ۞ مُسْتَحَب یہ ہے کہ دَفْن کے بعد قَبْر پر

مــــــــــــــــــــدینــه

[1] عالمگیری ج ۱ ص ۱٦٦، جوہرہ ص ۱٤۰، [2] حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ٦۰۹، [3] قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچّی مٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ [4] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸٤٤، [5] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [6] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [7] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ [8] جوہرہ ص ۱٤۱، [9] عالمگیری ج ۱ ص ۱٦٦، [10] بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۸٤٥، [11] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸٤٦ مُلَخَّصاً، عالمگیری ج ۱ ص ۱٦٦، رد المحتار ج ۳ ص ۱٦۸، [12] ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۰

سورۂ بقرہ کا اوّل وآخر پڑھیں، سرہانے (یعنی سر کی جانب) **الٓمّٓ** سے **مُفْلِحُوْن** تک اور پائنتی (پا۔ئِن۔تی یعنی پاؤں کی طرف) **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** سے ختم سورت تک پڑھیں[1] ❁ دَفْن کے بعد قَبْر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مُسْتَحَب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذَبْح کرکے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے مَیِّت کو اُنس ہوگا اور نکیرین (نَ۔کی۔رَین) کا جواب دینے میں وَحْشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تِلاوتِ قرآن اور مَیِّت کے لیے دُعا و اِستِغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سُوالِ نکیرین کے جواب میں ثابِت قدم رہے[2] ❁ شجرہ یا عَہْد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ مَیِّت کے مُنہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں، بلکہ ''دُرِّ مُختار'' میں کَفَن پر عَہْد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی اُمّید ہے اور مَیِّت کے سینے اور پیشانی پر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیّت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر **بِسمِ اللہ** شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قَبْر میں رکھا گیا، عذاب کے فِرِشتے آئے، فِرِشتوں نے جب پیشانی پر **بِسمِ اللہ** شریف دیکھی کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (دُرِّمُختار، غُنیہ، عَنِ التّاتارخانیہ) ❁ یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر **بِسمِ اللہ** شریف لکھیں اور سینے پر کلمۂ طیِّبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کَفَن پہنانے سے پیشتر کلمے کی انگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں[3] ❁ قَبْر سے

مدینہ

[1] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۶، [2] ایضاً، [3] بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۸، رَدُّ المُحتار ج ۳ ص ۱۸۶

مِیّت کی ہڈِّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈِّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۴۰۶)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (۲) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالِب

محمد الیاس قادری رضوی

۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ
23-11-2014

Go To Index

بیان:8

مردے کے صدمے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پھوڑے کا آپریشن

آفتابِ شریعت وطریقت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان بَہُت بڑے عالِمِ عُلومِ اسلام، عاشِقِ شاہِ اَنام، جاں نثارِ صَحابۂ کرام، مُحِبِّ اولیائے کرام اور عاشِقِ دُرُود وسلام تھے۔ جب بھی علمی وتدریسی اوقات سے فرصت پاتے ذِکْر و دُرُود میں مشغول ہو جاتے۔ آپ کے جسمِ اقدس پر پھوڑا ہو گیا تھا جس کا آپریشن ناگُزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا اِنجکشن لگانا چاہا تو مَنْع فرما دیا، **آپ دُرُود وسلام کے وِرْد میں مشغول ہو گئے، عالَمِ ہوش وحَواس میں دو تین گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا، دُرُود شریف کی بَرَکت سے کسی قسم کی تکلیف کا آپ نے**

۱؎ یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (سندھ) یکم محرم الحرام ۱۴۲۵ھ بروز اتوار (20،21،22 فروری 2004ء صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں فرمایا تھا۔ ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

اِظہار نہ ہونے دیا! (تذکِرۂ مشائخِ قادِریہ رضویہ ص ٤٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر پر مِٹّی ڈالنے والے کی مغفِرت ہوگئی

ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا : میرے اعمال تولے گئے، گناہوں کا وَزْن بڑھ گیا ، پھر ایک تَھیلی میری نیکیوں کے پلڑے میں ڈالی گئی جس سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور میری بَخشِش ہوگئی ۔ جب اُس تَھیلی کو کھولا گیا تو اُس میں وہ مِٹّی تھی جو میں نے ایک مسلمان کی تدفین کے وَقْت اُس کی قَبْر پر ڈالی تھی۔ (مِرقاۃُ الْمَفاتِیح ج ٤ ص ١٨٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کسی نے سچ کہا ہے:

رَحْمتِ حق ”بہا“ نہ مے جُوید
رَحْمتِ حق ”بہانہ“ مے جُوید

(یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت قیمت نہیں، بہانہ تلاش کرتی ہے)

قَبْر پر مِٹّی ڈالنے کا طریقہ

مسلمان کی قَبْر پر مِٹّی ڈالنا مُستَحَب ہے، اُس کا طریقہ بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے، قَبْر کے سِرہانے کی طرف

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سے دونوں ہاتھ سے مِٹّی اُٹھا اُٹھا کر تین مرتبہ ڈالئے، پہلی بار ڈالتے وَقْت کہئے: **مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ**[1] دوسری بار: **وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ**[2] تیسری بار کہئے: **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى**[3] اب باقی مِٹّی پھاوُڑے وغیرہ سے ڈال دی جائے۔

قَبْر کی حاضِری پر گِریہ وزاری

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی مبارک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: ''جنّت ودوزخ کا تذکرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بَہُت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟'' فرمایا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے: **آخِرت کی سب سے پہلی منزِل قَبْر ہے**، اگر قَبْر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ زِیادہ سَخْت ہے۔ (اِبن ماجه ج٤ ص٥٠٠ حديث ٤٢٦٧)

خوفِ عثمانی

اللہ! اللہ! ذُوالنُّورَین، جامعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عُثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خوفِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! ان کا لقب اِس لئے ذُوالنُّورَین تھا کہ ان کے نِکاح میں

مدینہ

ترجَمۂ کنزالایمان: [1] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [2] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [3] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ١٦، طٰهٰ:٥٥)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے **اللہ** عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

رَحْمتِ کونَین، صاحِبِ قابَ قَوسین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یکے بعد دیگرے دو شہزادیاں تھیں، انہیں دُنیا ہی میں **قَطْعی جنّتی** ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور ان سے معصوم فِرِشتے **حیا** کرتے تھے۔ اس کے باوُجود قَبْر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے، **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے غَلَبہ کے موقع پر ایک بار ارشاد فرمایا: ''**اگر مجھے** جنّت وجہنَّم کے درمیان لایا جائے اور یہ **معلوم** نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کس میں جاؤں گا تو میں وَہیں **راکھ** ہو جانا پسند کروں۔''

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج ۱ ص ۹۹ حدیث ۱۸۳ مُلَخّصاً)

کاش میری ماں ھی مجھے نہ جنتی

افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمارے دلوں پر گناہوں کی تَہیں جَم چکی ہیں، حالانکہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ موت آکر رہے گی، عین مُمکِن ہے آج ہی آجائے اور ہم قَبْر میں اُتار دیئے جائیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ رات کو بجلی فیل ہو جائے تو دل گھبراتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے، اس کے باوُجود قَبْر کے ہولناک اندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عُمَر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطعی جنّتی ہونے کے باوُجود **خوفِ خداوندی** عَزَّوَجَلَّ سے لَرزاں وتَرساں رہا کرتے تھے۔ ایک بار غلَبۂ خوف کے وقْت آپ نے تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا: کاش! میں یہ تِنکا ہوتا، کبھی کہا: کاش! مجھے پیدا ہی نہ کیا جاتا، کبھی کہتے: **کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی**۔ (اِحیَاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٢٢٦ مُلَخّصاً)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا   قبْر و حشْر کا سب غم خَتْم ہوگیا ہوتا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ   یا میں بن کے اِک تنکا ہی وہاں پڑا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

دُنیوی چیزوں کا صدمہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہم صدموں سے بھرپور موت کی تیّاری سے یکسر غافِل ہیں۔ یاد رکھئے! ہر وہ چیز جس سے زندگی میں آدمی کو مَحْض دُنیوی مَحبّت ہوتی ہے مرنے کے بعد اُس کی یاد تڑپاتی ہے اور یہ **صدمہ** مُردے کیلئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے، اِس بات کو یوں سمجھنے کی کوشِش کیجئے کہ جب کسی کا پھول جیسا اِکلوتا بچّہ گُم ہو جائے تو وہ کس قَدَر پریشان ہوتا ہے اور اگر ساتھ ہی اُس کا کاروبار وغیرہ بھی تباہ ہو جائے تو اُس کے صدمے کا کیا عالَم ہوگا! نیز اگر وہ افسر بھی ہو اور مصیبت بالائے مصیبت اُس کا وہ عہدہ بھی جاتا رہے تو اُس پر جو کچھ صدمے کے پہاڑ ٹوٹیں گے اس کو وُہی سمجھے گا، لہٰذا اُس کو والِدَین، بیوی بچّوں، بھائی بہنوں، اور دوستوں کا فِراق نیز گاڑی، لباس، مکان، دکان، فیکٹری، عمدہ پلنگ، فرنیچر، کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ، خون پسینے کی کمائی، عُہدہ وغیرہ **ہر ہر وہ چیز جس سے اُسے مَحْض دنیا کیلئے مَحبّت تھی اُس کی جدائی کا صدمہ** ہوتا ہے اور جو جتنا زِیادہ لذّتِ نفس کی خاطر راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مرنے کے بعد اُن آسائشوں کے چھوٹنے کا صدمہ بھی اُتنا ہی زیادہ ہوگا، جس کے پاس مال و دولت کم ہو اُس کو اُس کے چھوٹنے کا غم

بھی کم اور جس کے پاس زِیادہ ہو اُس کو چھوٹنے کا غم بھی زیادہ۔ یاد رہے! یہ کم یا زیادہ غم اِسی صورت میں ہوگا جبکہ اُس نے اس مال و دولت سے دُنیوی مَحَبّت کی ہوگی۔ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَةُ اللهِ الوالی فرماتے ہیں: ''یہ اِنکِشاف جان نکلتے ہی تدفین سے پہلے ہو جاتا ہے اور وہ فانی دنیا کی جن جن نعمتوں پر مطمئن تھا اُن کی جُدائی کی آگ اُس کے اندر شُعلہ زن ہوتی ہے۔'' (اِحیَاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٤٨)

مومِن کی قَبْر 70 ھاتھ کشادہ کی جاتی ھے

جس مسلمان نے صِرْف حسبِ ضَرورت دنیا کی چیزوں پر اِکتِفا کیا وہ ہلکا پُھلکا ہوتا ہے، موت اُس کے لئے وِصالِ محبوب کا پیام لاتی ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہوتے ہیں، جنہوں نے دنیا کے مال واَسباب سے دل نہیں لگایا ہوتا انہیں مال چُھوٹنے کا صدمہ بھی نہیں ہوتا اور قَبْر میں اُن کے خوب مزے ہوتے ہیں جیسا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: ''مومِن اپنی قَبْر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کی قبر 70 ہاتھ کشادہ کی جاتی ہے اور اُس کی قَبْر چودھویں کے چاند کی طرح روشن کر دی جاتی ہے۔'' (مسند ابی یعلیٰ ج ٥ ص ٥٠٨ حدیث ٦٦١٣)

قابلِ رَشْک کون؟

حضرتِ سیِّدُنا مَسرُوق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے کسی پر اِس قَدَر رشک نہیں آتا جس قَدَر قَبْر میں جانے والے اُس مومِن پر رشک آتا ہے جو دنیا کی مشقّت سے

راحت پا گیا اور عذاب سے محفوظ رہا۔ (اِحیَاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۴۹)

کیا حال ہو گا!

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء بن یَسار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **نبیِّ اکرم**، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امیرُ الْمؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: **اے عُمَر!** جب آپ کا انتِقال ہوگا تو کیا حال ہوگا! آپ کی قوم آپ کو لے جائے گی اور آپ کے لئے تین گز لمبی اور ڈیڑھ گز چوڑی قَبْر تیار کریں گے، پھر واپَس آ کر آپ کو غُسْل دیں گے اور کفن پہنائیں گے اور پھر خوشبو لگا کر آپ کو اُٹھائیں گے حتّٰی کہ آپ کو قَبْر میں رکھ دیں گے پھر آپ (کی قبر) پر مٹّی برابر کر دیں گے اور آپ کو دفْن کر دیں گے اور جب وہ واپَس لوٹیں گے تو آپ کے پاس امتحان لینے والے دو فِرِشتے **مُنکَر و نکیر** آئیں گے، ان کی آواز بجلی کی کڑک جیسی اور ان کی آنکھیں اُچکنے والی بجلی کی طرح ہوں گی وہ اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوئے آئیں گے اور اپنے دانتوں سے قَبْر کو کھود کر آپکو جھنجھوڑ دیں گے۔ اے عُمَر! اُس وَقْت کیا کیفیّت ہوگی؟ حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: کیا اُس وَقْت میری عَقْل آج کی طرح میرے ساتھ ہوگی؟ فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی: پھر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ان کو کافی ہوں گا۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۱۴ ص ۳۶۲)

میّت کی عَقْل سلامت رہتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ

اللّٰہِ الوالی یہ حدیثِ پاک نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: موت کی وجہ سے **عَقْل** میں کوئی تبدیلی نہیں آتی صِرْف بدن اور اَعضاء میں تبدیلی آتی ہے لٰہذا مُردہ اُسی طرح عَقْلمند، سمجھدار اور تکالیف ولذّات کو جاننے والا ہوتا ہے، عَقْل باطِنی شے ہے اور نظر نہیں آتی۔ انسان کا جسم اگرچِہ گل سڑ کر بکھر جائے پھر بھی **عَقْل سلامت رہتی ہے۔**

(اِحیَاءُ الْعُلُوْم ج۵ ص۲۵۸ ملخّصاً)

تشویش.....تشویش.....تشویش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تشویش، تشویش اور سخت تشویش خوف، خوف اور سخت ترین خوف کا مُعامَلہ ہے، جانور کی تو مرتے ہی قوّتِ مَحسوسہ خَتْم ہو جاتی ہے مگر انسان کی عَقْل اور محسوس کرنے کی طاقت جُوں کی تُوں باقی رَہتی بلکہ دیکھنے اور سُننے کی قوّت کئی گُنا بڑھ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے! اگر ہماری بداعمالیوں کے سبب **اللہ** تبارک وَ تَعَالٰی ہم سے ناراض ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا! **ذرا سوچو تو سہی! اگر ہمیں خوبصورت اور آسائشوں سے بھرپور کوٹھی میں تنہا قید کر دیا جائے تب بھی گھبرا جائیں!** اور ہم میں سے شاید کوئی بھی قبرِستان میں تو اکیلا ایک رات گزارنے کی جِسارت نہ کر سکے! آہ! اُس وَقْت کیا ہو گا جب مَنوں مِٹّی تلے ہمیں اکیلا چھوڑ کر ہمارے اَحباب پلٹ جائیں گے، جِسْم اگرچِہ ساکِن ہو گا مگر عَقْل سلامت ہو گی، لوگوں کو جاتا دیکھ رہے ہوں گے، ان کے قدموں کی چاپ سن رہے ہوں گے، مَنوں مِٹّی تلے دبے پڑے ہوں گے، آہ! آہ! آہ! بے نمازیوں،

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

ماہِ رَمَضان کے روزے بِلا عُذْرِ شرعی نہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے سے کترانے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، مسلمانوں کی بلا اجازتِ شَرْعی دل آزاریاں کرنے والوں، چوریاں ڈکیتیاں کرنے والوں، لوگوں کو دھمکی آمیز چِٹّھیاں بھیج کر رقموں کا مطالبہ کرنے والوں، جیب کتروں، لوگوں کی زمینیں دبا لینے والوں، بے بس ہاریوں کا خون چوسنے والوں، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظُلْم و ستم کی آندھیاں چلانے والوں، اپنی صحّت و دولت کے نشے میں بدمست ہو کر گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کو ہوسکتا ہے اِس ظاہری زندگی میں کوئی قَبْر میں بند نہ کر سکے تاہم عنقریب یعنی چند سال، چند ماہ، چند دن بلکہ عین ممکن ہے چند گھنٹوں کے بعد موت آ سنبھالے اور ان کو قَبْر میں اکیلا بند کر دیا جائے! حضرتِ سیِّدُنا بَکْر عابِد رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنی ماں سے کہتے ہیں: ''پیاری ماں! کیا ہی اچّھا ہوتا کہ آپ میرے حق میں بانجھ (یعنی بے اولاد) ہوتیں۔ آہ! اب تو میں پیدا ہو ہی گیا ہوں تو سن لیجئے کہ آپ کے بیٹے کو طویل عرصہ قَبْر میں بند رَہنا پڑے گا اور پھر وہاں سے نکلنے کے بعد میدانِ مَحْشر کی طرف کُوچ کرنا ہوگا۔'' (اِحیَاءُ العُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

گناہ سے بچنے کا ایک نُسخہ

ہائے! ہائے! مرنے کے بعد کیسی بے کسی ہوگی! کس قَدَر بے بَسی ہوگی! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی اِصلاح چاہتے ہیں تو گناہ کرنے کو جب جی چاہے اُس وَقْت یہ نُسخہ استِعمال کیجئے یعنی یہ سوچنے کی عادت ڈالئے کہ **یقینی موت جو کہ آج بھی**

فرمانِ مُصطَفٰےصَلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلی)

آسکتی ہے اور مرنے کے بعد مجھے گُھپ اندھیری اور مختصر سی قَبْر میں اُتار کر بند کر دیا جائے گا، میں اگرچہ بظاہِر ہل بھی نہیں سکوں گا مگر سب کچھ سمجھ میں آ رہا ہوگا! ہائے! اُس وَقْت مجھ پر کیا گزر رہی ہوگی! میرے بچّوں اور جگری دوستوں کو یہ معلوم ہونے کے باوُجود کہ مجھے سب کچھ نظر آ رہا ہے پھر بھی اکیلا چھوڑ کر سارے ہی مجھے پیٹھ دیکر چل پڑیں گے، ہائے! ہائے! میری نافرمانیاں! اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا تو میرا کیا بنے گا! حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی رضی اللہ تعالٰی عنہ **شَرْحُ الصُّدور** میں نَقْل کرتے ہیں:

قَبْر کی ڈانٹ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مُردے کے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلتے ہیں تو مُردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور قَبْر سے پہلے کوئی اُس کے ساتھ ہم کلام نہیں ہوتا، **قَبْر کہتی ہے:** کہ اے آدَمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیّاری کی؟ (شَرْحُ الصُّدُوْر ص ۱۱٤)

بھاگ نہیں سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی اُس وَقْت جبکہ قَبْر میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جاسکتے ہوں گے نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اُس وَقْت قَبْر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی! قَبْر

میں نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے راحتیں جبکہ بے نَمازیوں ، اور غیر شَرْعی فیشن کرنے والوں کیلئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی ، چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں:

فرماں بردار پر رَحْمت

حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عُمیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، قَبْر مُردے سے کہتی ہے کہ: اگر تُو اپنی زندگی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رَحْمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں **اللہ** تَعالٰی کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہو کر داخِل ہوا وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہو کر نکلے گا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ١١٤، اھوال القبور لابن رجب ص٢٧)

سب سے ھولناك منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم ! قَبْر کا اندرونی مُعامَلہ انتہائی تشویش ناک ہے، کوئی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **قَبْر کا منظر سب مناظِر سے زِیادہ ہولناک ہے۔** (تِرمذی ج ٤ ص ١٣٨ حدیث ٢٣١٥)

محبوبِ باری کی اشکباری

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے میٹھے مکی مدنی مصطَفٰے ، شافِعِ یومِ جزا

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قَبْر کے تعلُّق سے خوفِ خدا مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہَمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر کے کَنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: ''اِس کے لئے تیّاری کرو۔'' (اِبن ماجه ج ٤ ص ٤٦٦ حدیث ٤١٩٥)

قَبْر کا پیٹ

حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب قبرِستان سے گزرتے تو فرماتے: اے قبرو! تمہارا ظاہِر تو بَہُت اچّھا ہے لیکن مصیبت تمہارے پیٹ میں ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٨)

ھائے موت

حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَمی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب رات ہوتی تو قبرِستان کی طرف نکل جاتے اور فرماتے: اے اہلِ قُبور! تم مرگئے **ہائے موت!** تم نے اپنے عمل دیکھے ہائے رے عمل! پھر فرماتے: ہائے! ہائے! کل ''عطا'' بھی قَبْر میں ہوگا، ہائے! کل عطا بھی قَبْر میں ہوگا۔ اِسی طرح روتے دھوتے ساری رات گزار دیتے۔ (ایضاً)

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر

کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جولوگ اپنی مجلس سے **اللہ** کے ذِکر اور نبی پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبُودار مُردار سے اُٹھے۔ (شعب الایمان)

دفنانے والوں کو مُردہ دیکھتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! گناہوں بھری زندَگی گزار کر مرنے والے کیلئے کس قدَر دردناک معاملہ ہوگا اور جب قَبْر میں وہ سب کچھ دیکھ، سُن اور سمجھ رہا ہوگا اس وَقْت اُس پر کیا گزر رہی ہوگی! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیُوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مُردے کو اِس بات کی پہچان ہوتی ہے** کہ اُسے کون غُسْل دے رہا ہے اور کون اس کو اُٹھا رہا ہے نیز اسے قَبْر میں کون اُتارتا ہے۔
(مُسنَد اِمام اَحمَد بن حنبل ج ٤ ص٨ حدیث ١٠٩٩٧)

بے کسی کا دن

آہ! آہ! آہ! جب قَبْر میں اُتارا جا رہا ہوگا اُس وَقْت کیا بِیت رہی ہوگی! حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی **بے کسی کا دن** نہ بتاؤں؟ یہ وہ دن ہے جب مجھے قَبْر میں تنہا اُتار دیا جائے گا۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٧)

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے
افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

پڑوسی مُردوں کی پُکار

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: جب (گناہ گار) مُردے کو قَبْر میں رکھ دیتے ہیں اور اُس پر عذاب کا سلسلہ شُروع ہوجاتا ہے تو اسکے پڑوسی مُردے اُس سے کہتے ہیں: ''اے اپنے پڑوسیوں اور

بھائیوں کے بعد دنیا میں رَہنے والے! کیا تیرے لئے ہمارے مُعامَلے میں کوئی عبرت نہ تھی؟ کیا ہمارے تجھ سے پہلے (دنیا سے) چلے جانے میں تیرے لئے غور وفکر کا کوئی مقام نہ تھا؟ کیا تو نے ہمارے سلسلۂ اعمال کا خَتْم ہونا نہ دیکھا؟ تجھے تو مُہْلَت تھی تو نے وہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں جو تیرے بھائی نہ کر سکے۔" زمین کا گوشہ اسے پکار کر کہتا ہے: "اے دنیائے ظاہر سے دھوکا کھانے والے! تجھے ان سے عبرت کیوں نہ ہوئی جو تجھ سے پہلے یہاں آ چکے تھے اور انہیں بھی دنیا نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔" (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ہر مرنے والا مرتے ہی گویا یہ پیغام دیتا چلا جاتا ہے کہ جس طرح میں مَر گیا ہوں آپ کو بھی مرنا پڑ جائیگا، جس طرح مجھے مَنوں مِٹّی تلے دَفْن کیا جانے والا ہے اسی طرح تمہیں بھی دَفْن کیا جائے گا۔ ؎

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

میرے بال بچّے کہاں ہیں!

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء بن یَسار علیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَفّار سے روایت ہے: جب مَیِّت کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا **عمل** آ کر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: **میرے بال بچّے کہاں ہیں؟** میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟ تو **عمل** کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قَبْر میں کوئی

نہیں آیا۔ (شَرۡحُ الصُّدُور ص ۱۱۱)

ساتھ جگری یار بھی نہ آئیگا تو اکیلا قبر میں رہ جائیگا

مال، دنیا کا یہیں رَہ جائیگا ہر عمل اچّھا بُرا ساتھ آئیگا

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال

کام آئیگا نہ پیشِ ذُوالجلال

جنّت کا باغ یا جہنَّم کا گڑھا!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غُیُوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الۡعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''قَبۡر یا توجنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ٢٠٨ حدیث ٢٤٦٨)

حضرتِ سیِّدُ نا سُفیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنّان فرماتے ہیں: جو شخص قَبۡر کا ذِکر زیادہ کرے وہ اسے جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ پاتا ہےاور جواس کی یاد سے غافل ہوتا ہے، وہ اسے جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا پاتا ہے۔ (اِحیَاءُ الۡعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٨)

بے شُمار لوگ مغموم ہیں

حضرتِ سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں داخِل ہوا جب وہاں سے نکلنے لگا تو بلند آواز سے کسی نے کہا: **اے ثابِت!** ان قبر والوں کی خاموشی سے دھوکہ نہ کھانا ان میں **بے شمار لوگ مغموم ہیں**۔ (اِحیَاءُ الۡعُلُوم ج ٥ ص ٢٣٨)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

عارِضی قَبْر

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم نے اپنے گھر میں ایک قَبْر کھود رکھی تھی۔ جب کبھی اپنے دل میں کچھ سختی پاتے تو اُس کے اندر لیٹ جاتے اور جتنی دیر **اللہ** تَعَالٰی چاہتا اُس میں ٹھہرے رہتے۔ پھر پارہ 18 **سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن** کی آیت 99 اور 100 کا یہ حصّہ بار بار تلاوت کرتے:

رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب! مجھے واپس پھیر دیجئے شاید اب میں بھلائی کماؤں اُس میں جو چھوڑ آیا ہوں۔

پھر اپنے نَفْس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے: **اے ربیع!** اب تجھے واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ (ایضاً)

اَہْلِ قُبُور کی صُحبت

حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدا ء رضی اللہ تعالٰی عنہ قبروں کے پاس بیٹھے تھے، اس سلسلہ میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا: میں ایسے لوگوں کے پاس بیٹھا ہوں جو **آخرت** کی یاد دلاتے ہیں اور جب اُٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔ (اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ج ۵ ص ۲۳۷)

میں بھی اِنہیں میں سے ہوں

حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الصَّمَد رات قبرِستان تشریف لے جاتے اور فرماتے: اے اَہْلِ قُبُور! کیا بات ہے کہ میں پکارتا ہوں لیکن تم جواب نہیں دیتے؟ پھر

فرماتے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کو جواب دینے میں کوئی رُکاوٹ ہے، آہ! گویا میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ پھر طُلوعِ فَجْر تک نوافِل پڑھتے رہتے۔ (ایضاً)

کیڑے رِینگ رہے ہیں

امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار اپنے کسی **رفیق** سے فرمایا: **بھائی!** موت کی یاد نے میری نیند اُڑا دی، میں رات بھر جاگتا رہا اور قَبْر والے کے بارے میں سوچتا رہا، اے بھائی! اگر تم تین دن بعد **مُردے** کو اس کی قَبْر میں دیکھو تو ایک طویل عرصہ تک زندگی میں اس کے ساتھ رہے ہونے کے باوُجُود تمہیں اُس سے وَحْشت ہونے لگے اور اگر تم اس کا گھر یعنی اُس کی قَبْر کا اندرونی حصّہ دیکھو جس میں **کیڑے رینگ رہے** اور بدن کو کھا رہے ہیں، پِیپ جاری، سخت بد بُو آ رہی ہے اور کفن بھی بوسیدہ ہو چکا ہے۔ **ہائے! ہائے!** غور تو کرو! یہی **مُردہ** جس وقت زندہ تھا تو خوبصورت تھا، خوشبو بھی اچّھی استِعمال کیا کرتا تھا، لباس بھی عمدہ پہنا کرتا تھا۔۔۔راوی کہتے ہیں: اتنا کہنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر رِقّت طاری ہوگئی، ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۵ ص ۲۳۷ مُلَخَّصاً)

نَرْم نَرْم بستر اور قَبْر

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **زمین** کو اس شخص پر تَعَجُّب ہوتا ہے جو اپنی خواب گاہ کو دُرُست کرتا اور سونے کے لیے نَرْم نَرْم بِستر بچھاتا ہے۔ زمین اُس

سے کہتی ہے: **اے ابنِ آدم! تُو** میرے اندر طویل عرصہ تک اپنے گلنے سڑنے کو کیوں یاد نہیں کرتا؟ یاد رکھ! میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی! (یعنی تجھے زمین پر بِغیر گدیلے ہی کے رکھ دیا جائے گا!) (اِحیَاءُ العُلُوم ج ۵ ص ۲۳۸)

بَیْل کی طرح چیختے

حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقاشی رضی اللہ تعالٰی عنہ موت کو کثرت سے یاد رکھنے والوں میں سے تھے۔ جب قبروں کو دیکھتے تو قَبْر کے اندھیرے اور تنہائی کی وَحْشت وغیرہ کے خوف سے اِس قَدَر بے قرار ہو جاتے کہ **آپ کے مُنہ سے بَیل کی طرح چیخوں کی آواز نکلتی۔** (ایضاً ص ۲۳۷)

قَبْر میں ڈرانے والی چیزیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی قَبْر کا مُعامَلہ بے خوف ہونے والا نہیں، آج ہم پر **چھپکلی** چڑھ جائے، بلکہ **کَنکَھجورا** قریب ہی سے گزر جائے تو شاید بدن پر کپکپی طاری ہو جائے اور مُنہ سے چیخ نکل جائے، ہائے! ہائے! گناہوں کی وجہ سے اگر خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہو گئے تو قَبْر کے تنگ گڑھے میں آ کر کون بچائے گا، کون تسلّی دیگا۔ آہ! آہ! آہ! اے بِلّی کی میاؤں سن کر گھبرا جانے والو سنو! حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی "شَرحُ الصُّدور" میں نَقْل فرماتے ہیں: **"جب انسان قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آ جاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔"** (شَرحُ الصُّدور ص ۱۱۲)

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

گناہوں کی خوفناک شکلیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: اگر تم نورِ بصیرت سے اپنے باطِن کو دیکھو تو وہ طرح طرح کے **دَرِندوں** کے گھیرے میں ہے، مَثَلاً غصّہ، شَہْوَت، کینہ، حسد، تکبُّر، خود پسندی اور ریا کاری وغیرہ۔ اگر تم گناہوں کے نظر نہ آنے والے ان **دَرِندوں** سے لمحہ بھر کیلئے بھی غافل ہو کر گناہ کرتے ہو تو یہ دَرِندے تمہیں کاٹتے اور نوچتے ہیں۔ اگرچِہ فی الحال تمہیں اِس کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور وہ تمہیں نظر بھی نہیں آرہے مگر مرنے کے بعد قَبْر میں پَردہ اٹھ جائیگا اور تم ان دَرِندوں کو دیکھ لوگے۔ ہاں ہاں تم اپنی آنکھوں سے دیکھوگے کہ گناہوں نے **بچھوؤں** اور **سانپوں** وغیرہ کی شَکلوں میں قَبْر میں تمہیں گھیر رکھا ہے۔ یقین مانو یہ بُری خصلتیں درحقیقت خوفناک دَرِندے ہی ہیں جو اِس وَقْت بھی تمہارے پاس موجود ہیں لیکن ان کی **بھیانک شَکلیں** تمہیں قَبْر میں نظر آئیں گی۔ ان دَرِندوں کو اپنی موت سے پہلے ہی مار ڈالو یعنی گُناہ چھوڑ دو، اگر نہیں چھوڑتے تو اچّھی طرح جان لو کہ وہ گناہوں کے دَرِندے اس وَقْت بھی تمہارے دل کو کاٹ اور نوچ رہے ہیں۔ اگرچِہ تمہیں فی الحال تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیَاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ٢٣٣ مُلَخَّصاً)

اگر ایمان برباد ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سخْت غفلت کا دَور، صِرف دُنیوی عُلُوم وفُنون ہی سیکھنے

پر زور اور خوب دولت کماؤ کا ہر طرف شور ہے۔ عِلمِ دین حاصِل کرنے، نَمازیں پڑھنے اور سنّتوں پر عمل کرنے کیلئے مسلمان تیّار نہیں، چہرہ، لباس، بلکہ تہذیب وتمدُّن سب میں کُفّار کی نقّالی کا ذِہن ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہر وَقت فُضول بَک بَک اور گناہوں کی کثرت انتہائی تباہ کُن ہے، زِیادہ بولتے چلے جانے سے بَسا اوقات زَبان سے **کُفرِیّات** بھی نکل جاتے ہیں مگر بولنے والے کو اس کا شُعُور نہیں ہوتا، **ایمان کی حفاظت** کا ذِہن بھی اب کم ہی لوگوں کا رہ گیا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نہ کرے نافرمانیوں کے باعِث اگر ایمان برباد ہوگیا اور کُفر پر خاتِمہ ہوا تو وَاللّٰہ بِاللّٰہ تَاللّٰہ سخت بربادی ہوگی۔ جو کُفر پر مرے گا اُس کے عذابِ قبر کی ایک جھلک مُلاحظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ حُجّةُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں:

اندھا بہرا چوپایہ

حضرتِ محمد بن مُنکَدِر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قَبْر میں کافِر پر **اندھا اور بہرا چوپایہ** مُسَلَّط کیا جاتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک **کوڑا** ہوتا ہے۔ وہ اس کوڑے سے کافِر کو قِیامت تک مارتا رہے گا۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٠٩ مُلَخَّصاً)

کاش! وہ شخص میں ہوتا

ہر مسلمان کو ایمان کی حفاظت کی فِکر کرنی چاہیے اِس کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنائیے تاکہ عاشِقانِ رسول کی اچھی صُحبت مُیَسَّر آئے، عِلْم حاصِل ہو، زَبان کی اِحتِیاط کا جذبہ ملے اور ایمان کی قَدر و منزِلت دل میں بڑھے اور دُنیوی

مقاصِد جیسے کہ روزی اور نوکری کے بارے میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ خاتمہ بِالخیر اور مغفِرت کی دُعائیں کرنے اور کروانے کا بھی ذِہن بنے۔ ہمارے اَسلاف کو بُرے خاتمے کا بے حد خوف ہوا کرتا تھا چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ایک شخص جہنَّم سے ایک ہزار سال بعد نکالا جائے گا۔ (پھر فرمایا) **”کاش! وہ شخص میں ہوتا۔“** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ بات جہنَّم میں ہمیشہ رہنے اور بُرے خاتمے کے خوف سے فرمائی۔ (اَیضاً ج ٤ ص ٢٣١)

سہمے سہمے رہنے والے بُزُرگ

ایک رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے۔ راوی کہتے ہیں: میں جب ان کو بیٹھا ہوا دیکھتا تو یوں معلوم ہوتا گویا ایک **قَیدی** ہیں جسے گردن اُڑانے کے لیے لایا گیا ہو! اور جب گفتگو فرماتے تو انداز یہ ہوتا گویا **آخِرت** کو آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر بتا رہے ہیں اور جب وہ خاموش ہوتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا ان کی آنکھوں کے سامنے **آگ** بھڑک رہی ہے! اِس قدر غمگین وخوفزدہ رَہنے کا جب سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اِس بات کا خوف ہے کہ اگر **اللہ** تَعالٰی نے میرے بعض ناپسندیدہ اعمال کو دیکھ کر مجھ پر غَضَب کیا اور فرمادیا کہ جاؤ میں تمہیں نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا؟ (ایضاً)

آہ کثرتِ عصیاں، ہائے! خوف دوزخ کا
کاش! اِس جَہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک باردرود پڑھتاہے **اللہ** اس کیلئے ایک قیراط اجرلکھتاہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔(عبدالرزاق)

رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہو گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدار کھنے والوں کا دَرَجہ بَہُت اونچا ہوتا ہے چُنانچِہ جس رات حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی وفات ہوئی، اُس رات دیکھا گیا کہ گویا آسمان کے دروازے کُھلے ہیں اور ایک مُنادی اعلان کررہا ہے: سُنو! **حسن بصری** بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس حال میں حاضِر ہوئے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٦٦)

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیّب و طاہِر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

خوش فَہمی میں مت رہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اس خوش فَہمی میں ہوتے ہیں کہ میرا **عقیدہ** بَہُت مضبوط ہے، میں خواہ کُفّار اور بد مذہبوں سے دوستی رکھوں، چاہے بدعقیدہ لوگوں کا بیان سُنوں، ان کی کتابیں اور اخبار میں ان کے مضامین پڑھوں خواہ ان کی صُحبت میں رہوں، میرا ایمان کہیں نہیں جاتا! **خدا** عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** ایسے لوگ سَخْت غَلَطی پر ہیں۔ "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" میں ہے کہ: **جس نے اپنے نَفْس پر اِعتماد کیا اُس نے بَہُت بڑے کذّاب پر اِعتماد کیا اور اگر نَفْس کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑا جُھوٹا یِہی ہے۔** (ماخوذ از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ٢٧٧) دل کے کانوں سے سنئے! کُفّار اور بد مذہبوں کی

نیز میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابہ و اَولیاء رضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِیْنَ کے گستاخوں کی دوستی اور ان کی صُحبت میں رَہنا، اُن کو اُستاد بنانا، ان کا بیان سُننا وغیرہ سب حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور اگر ان کی نُحُوست سے ایمان برباد ہو گیا تو قَبْر میں گُونا گُوں عذابات کا سامنا ہوگا مَثَلاً قِیامت تک ننانوے خوفناک اَژدہے ڈَسیں گے اور جہنَّم میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے رَہنا ہوگا۔ کافِر کی صُحبت کے باعِث ایمان برباد کر بیٹھنے والا بدنصیب مُرتد بروزِ قِیامت حسرت سے خوب واویلا مچائیگا۔ چُنانچہ پارہ 19، سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 28 اور 29 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وائے خرابی میری! ہائے!! کسی طرح میں نے فُلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے۔

ایمان پر خاتِمہ کا وِرْد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے سبب بھی ایمان برباد ہوسکتا ہے۔ لہٰذا گناہوں سے بچتے رَہنا چاہئے، ایمان کی حفاظت کی دعا سے غفلت نہیں کرنی چاہئے، جامِعِ شرائط پیر سے بَیْعَت کر کے اُس کی مُستقِل دعاؤں کی پناہ میں آجانا چاہئے۔ نیز ایمان کی حفاظت کے اَوراد بھی کرتے رَہنا چاہئے۔ "شَجرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ" صَفْحہ 22 پر ایک وِرْد لکھا ہے: جو روزانہ **صُبح** (یعنی آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک کے درمیان کسی بھی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

وَقْت) 41 بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔(اوّل آخِر تین بار دُرود شریف) پڑھ لیا کرے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا دل زندہ رہے گا اور ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

مسلماں ہے عطّار تیرے کرم سے   ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

نیند اُڑادی

حضرتِ سیِّدُنا طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب رات کو لیٹتے تو اس طرح لوٹ پوٹ ہوتے جس طرح گرم کڑاہی میں دانے اِدھر اُدھر اُچھلتے ہیں! پھر بستر کو لپیٹ دیتے اور قبلہ رُخ ہو جاتے (یعنی نوافِل پڑھتے) اور فرماتے جہنَّم کے ذِکر نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ والوں کی نیند اُڑادی۔ صُبْح تک اِسی طرح عبادت میں مشغول رہتے۔ (اِحیَاءُ العُلُوْم ج ٤ ص ٢٣١)

دیوانہ

حضرتِ سیِّدُنا اُویس قَرَنی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الغنی واعِظ کے پاس تشریف لاتے اور اُس کے وَعْظ سے روتے، جب جہنَّم کا تذکرہ ہوتا تو چیخیں مارتے ہوئے اُٹھ کر چل پڑتے، لوگ پاگل پاگل کہتے ہوئے آپ کے پیچھے لگ جاتے۔ (ایضاً)

پُلْ صِراط

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مومن کا خوف اُس وَقْت تک خَتْم نہیں ہوتا جب تک وہ جہنَّم کے اُوپر بنے ہوئے پُل صِراط کو عُبُور نہ کرلے۔ (ایضاً)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

خواب میں کرمِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ **"بُرے خاتمے کے اسباب"** ہدِیَّۃً حاصِل کر کے پڑھئے، اگر آپ کا دل زِندہ ہوا تو پڑھتے ہوئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رو پڑیں گے۔ ایک اسلامی بھائی نے غالباً ۱۴۱۹ھ کا اپنا واقِعہ تحریر کیا: میں نے رات کے وَقت رِسالہ "بُرے خاتمے کے اَسباب" پڑھا تو بربادیِ ایمان کے خوف سے ایک دم گھبرا گیا، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، روتے روتے سو گیا، سویا تو کیا، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **بے کسوں کے یاوَر**، مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے خواب میں تشریف لائے، میں نے رو رو کر عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے ایمان کو بچالیجئے! حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورانی ہاتھوں میں ایک رجسٹر تھا جو مجھ گناہ گار کو عطا کیا اور مُسکرا کر فرمایا: **ایمان پر خاتمہ بھی ملے گا اور سب کچھ ملے گا۔**

سرِ بالیں انہیں رَحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذابِ قَبْر سے نَجات کے لئے

جو ہر رات **سُوْرَۃُ الْمُلْك** پڑھے گا، وہ عذابِ قَبْر سے بچا رہے گا۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرحِ الصُّدُور ص ۱۴۹)

Go To Index

قَبْر کی روشنی کیلئے

''رَوضُ الرِّیاحِین'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُ نا شَقیق بلخی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا ﴿۱﴾ گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشْت میں ﴿۲﴾ قبروں کی روشنی کو تہجُّد میں ﴿۳﴾ مُنکر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قُرآن میں ﴿۴﴾ پُلْ صِراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صَدَقہ وخیرات میں ﴿۵﴾ حَشر میں سایۂ عَرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔ (مُلَخَّصاً مِنْ شَرْحِ الصُّدُور ص ۱٤٦)

قَبْر کے مددگار

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جب مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس کے نیک اَعمال آکر اُسے گھیر لیتے ہیں۔ اگر عذاب اُس کے سر کی طرف سے آئے تو **تِلاوتِ قراٰن** اسے روک لیتی ہے اور اگر پاؤں کی طرف سے آئے تو **نماز** میں قِیام کرنا آڑے آجاتا ہے، اگر ہاتھوں کی طرف سے آئے تو ہاتھ کہتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ ہمیں **صَدَقہ** دینے اور **دعا** کیلئے پھیلاتا تھا تم اس تک نہیں پہنچ سکتے، اگر مُنہ کی طرف سے آئے تو **ذِکر** اور **روزہ** سامنے آجاتے ہیں اِسی طرح ایک طرف **نماز** اور **صَبْر** کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں، اگر کچھ کسر باقی رہے تو ہم موجود ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٥ ص ٢٠٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان و اولیائے عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی مَحبَّت ونسبت بھی عذابِ قبر سے بچالیتی ہے چُنانچِہ **شَرْحُ الصُّدور** کی دو حِکایات مُلاحَظہ ہوں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

﴿۱﴾ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے دیوانے کی نجات

ایک شخص کو انتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی۔ پوچھا: مُنکَر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے اُن سے عرض کی: حضرات ابوبکر صِدّیق و عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما کے وسیلے سے مجھے چھوڑ دیجئے۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اِس نے بَہُت ہی بُزُرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔ چُنانچِہ وہ مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔

(مُلَخَّصاً مِنْ شَرحِ الصُّدُور ص ۱۴۱)

﴿۲﴾ اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کے دیوانے کی نجات

ایک نیک شخص جو حضرتِ سیِّدُنا بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خادِم تھے۔ اُن کی وفات ہوگئی، تدفین کے بعد قَبْر شریف کے پاس موجود بعض افراد نے سُنا وہ مُنکَر نکیر سے کہہ رہے تھے: ''مجھ سے کیوں سُوالات کرتے ہو میں تو بایزید بِسطامی کے خادِموں میں سے ہوں۔'' چُنانچِہ مُنکَر نکیر انہیں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ (ایضاً ص ۱۴۲)

دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے یہاں کے ذَیلی نگران کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے ایمان کی حِفاظت

اور سنّتوں پر عمل کا ذِہن بنے گا نیز عذابِ قبر سے نَجات کا سامان ہوگا۔

دو عبرت ناک حِکایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپس میں مَحبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچّھی نیّت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے ضِمن میں 2 حِکایات مُلاحَظہ ہوں۔

﴿۱﴾ **حِکایت**: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخِر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے **حُضُورِ انور** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے: ''جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

﴿۲﴾ **حِکایت**: ایک حاجی نے کسی دِیانتدار شخص کے پاس مکّۂ مکرَّمہ میں ایک ہزار دینار بطورِ اَمانت رکھوائے۔ **مَناسِکِ حج** کی ادائیگی کے بعد مکّۂ مکرَّمہ واپسی پر معلوم

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ہوا کہ وہ شخص فوت ہو چکا ہے۔مرحوم کے گھر والوں سے اَمانت کی معلومات کی تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، ایک ولیُّ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعالٰی نے حاجی سے فرمایا: آدھی رات کے وَقت بِیرِ زَم زَم کے قریب اُس شخص کا نام لے کر پکارو، اگر جنّتی ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جواب دے گا۔چُنانچِہ وہ گیا اور زمزم شریف کے کُنویں میں آواز دی مگر جواب نہ ملا، اُس نے جب اُس بُزُرگ کو بتایا تو اُنہوں نے ”اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن“ پڑھ کر فرمایا: ڈر ہے کہ وہ شخص جہنَّمی ہو، مُلکِ یَمَن جاؤ، وہاں بَرہوت نام کا ایک کُنواں ہے، آدھی رات کے وَقت اُس میں جھانک کر، اُس آدمی کا نام لے کر پکارو، اگر جہنَّمی ہوا تو جواب دیگا۔چُنانچِہ اُس نے ایسا ہی کیا، اُس نے جواب دیا۔تو پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ اُس نے کہا: میں نے اپنے گھر کے اندر فُلاں جگہ دَفن کی ہے جا کر کھود کر حاصِل کر لو۔ پوچھا: تم تو نیکی میں مشہور تھے پھر یہ سزا کیسی؟ اُس نے کہا: میری ایک غریب بہن تھی میں نے اُس کو چھوڑ دیا تھا، اس پر شَفقت نہیں کرتا تھا۔اللّٰہ تَعالٰی نے بہن سے قَطعِ تعلُّق کرنے کی مجھے یہ سزا دی ہے۔

(کتاب الکبائر ص۵۳، ۵٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیٹا بیٹی، والِدَین، نانا نانی، دادا دادی، بھائی بہن، خالہ ماموں، چچا پھوپھی وغیرہ رشتے دار ذُوالْاَرْحام کہلاتے ہیں، ان کے ساتھ بِلا اجازتِ شَرْعی تعَلُّقات توڑ ڈالنا قَطعِ رِحمی کہلاتا ہے۔قَطعِ رِحمی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ چُنانچِہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: (رشتے داروں سے) **قَطْعِ تعلُّق کرنے والا جنَّت میں نہیں جائے گا۔** (بُخاری شریف ج ٤ ص ٩٧ حدیث ٥٩٨٤) (ہاں بدعقیدہ رشتے داروں سے تعلّقات نہ رکھے جائیں)

دس فِکْر انگیز فَرامِینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿١﴾ تم سب **نگران** ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کے ماتَحت اَفراد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیر لِلطَّبَرانی ج ١ ص ١٦١)

﴿٢﴾ جو **نگران** اپنے ماتَحتوں سے خِیانت کرے وہ جہنَّم میں جائے گا۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج٧ ص ٢٨٤ حدیث ٢٠٣١١)

﴿٣﴾ جس شَخْص کو **اللہ** تَعَالٰی نے کسی رعایا کا **نگران** بنایا پھر اُس نے ان کی خیر خواہی کا خیال نہ رکھا تو وہ جنَّت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔ (بُخاری ج ٤ ص ٤٥٦ حدیث ٧١٥١)

﴿٤﴾ اِنصاف کرنے والے **قاضی** پر قِیامت کے دن ایک ساعَت ایسی آئے گی وہ تمنّا کرے گا کہ کاش! وہ دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کرتا۔ (مَجمعُ الزَّوائد ج ٤ ص ٣٤٨ حدیث ٦٩٨٦)

﴿٥﴾ جو شَخص دس آدمیوں پر بھی **نگران** ہو قِیامت کے دن اُسے اِس طرح لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اب یا تو اس کا عَدْل اسے چُھڑائے گا یا اس کا ظُلْم اسے عذاب میں مبتَلا کرے گا۔ (اَلسّنَنُ الکُبرٰی لِلْبَیہَقِی ج ٣ ص ١٨٤ حدیث ٥٣٤٥)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

﴿٦﴾ (دعائے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اے **اللہ**! جو شَخص میری اُمّت کے کسی مُعامَلے کا **نگران** ہے پس وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی فرما۔ اور ان سے نرمی برتے تو تُو بھی اس سے نرمی فرما۔ (مُسلم ص ١٠١٦ حدیث ١٨٢٨)

﴿٧﴾ **اللہ** تَعَالٰی جس کو مسلمانوں کے اُمُور میں سے کسی مُعامَلے کا **نگران** بنائے پس اگر وہ ان کی حاجتوں، مفلِسی اور فقْر کے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی حاجت، مفلِسی اور فقْر کے سامنے رُکاوٹ کھڑی کرے گا۔ (ابو داود ج ٣ ص ١٨٩ حدیث ٢٩٤٨) (آہ! آہ! آہ! جو ماتحتوں کی حاجتوں کو اِرادۃً پورا نہیں کرتا **اللہ** تَعَالٰی بھی اس کی حاجتیں پوری نہیں کرے گا)

﴿٨﴾ **اللہ** تَعَالٰی اُس پر رَحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رَحم نہیں کرتا۔

(بُخاری ج ٤ ص ٥٣٢ حدیث ٧٣٧٦)

﴿٩﴾ ''بے شک تم عنقریب حُکمرانی کی خواہش کرو گے لیکن قِیامت کے دن وہ پَشیمانی کا باعِث ہوگی۔'' دوسری روایت میں ہے: ''میں اس اَمْر (یعنی حُکمرانی) پر کسی ایسے شخص کو مقرّر نہیں کرتا جو اس کا سُوال کرے یا اس کی حِرص رکھتا ہو۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٤٥٦ حدیث ٧١٤٨، ٧١٤٩) (جو وزارت، عہدہ اور نگرانی وغیرہ کیلئے بھاگ دوڑ کرتا اور عُہدے سے مَعزُولی کی صورت میں فَساد کرتا ہے اس کیلئے عبرت ہی عبرت ہے)

﴿١٠﴾ **انصاف کرنے والے نُور کے مِنبروں پر ہوں گے** یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

فیصلوں، گھر والوں اور جن کے **نگران** بنتے ہیں ان کے بارے میں عَدل سے کام لیتے ہیں۔ (سُنَنِ نَسائی ص ۸۵۱ حدیث ۵۳۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”جنازہ باعثِ عبرت ہے“ کے 15 حُرُوف کی نسبت سے جنازے کے 15 مَدَنی پھول

4 فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) جسے کسی **جنازہ** کی خبر ملے وہ اہلِ میّت کے پاس جاکر ان کی تعزیت کرے **اللہ** تَعَالٰی اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے، پھر اگر **جنازے** کے ساتھ جائے تو **اللہ** تَعَالٰی دو قیراط اَجْر لکھے، پھر اُس پر نَماز پڑھے تو تین قیراط، پھر دَفْن میں حاضِر ہو تو چار اور ہر قیراط کوہِ اُحُد (یعنی اُحُد پہاڑ) کے برابر ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۴۰۱، عمدۃُ القاری ج ۱ ص ۴۰۰ تحتَ الحدیث ۴۷) (۲) مسلمان کے مسلمان پر چھ حُقُوق ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب **فوت** ہو

جائے تو اُس کے جنازے میں شریک ہو (مُسلم حدیث ۲۱۶۲) ص ۱۱۹۲ مُلَخَّصاً)

(۳) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸) (٤) بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائے گی (مُسنَدُ البزار ج ۱۱ ص ۸۶ حدیث ٤٧٩٦) ۞ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مَحض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَعَالٰی نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا (شَرحُ الصُّدُور ص ۹۷) ۞ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرتِ سیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے:) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یِہی کہا کرتا تھا، یہ کِلِمہ (کہنے) کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخش دیا (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۲۶۶ مُلَخَّصاً) ۞ جنازے میں رضائے الٰہی، فرض کی ادائیگی، میّت اور اس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی

چاہیے ❁ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے منوں مِٹّی تلے دفن کیا جانے والا ہے، اسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔ اِس طرح غور وفکر کرنا عبادت اور کارِثواب ہے ❁ **جنازے** کو کندھا دینا کارِثواب ہے، سیّدُ المُرسَلِین، جنابِ رَحمةٌ لِّلعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا **جنازہ** اٹھایا تھا(الطبقاتُ الکُبرٰی لابن سعد ج۳ ص۳۲۹، اَلبِنایہ ج۳ ص۵۱۷ مُلَخَّصاً) ❁ **حدیثِ پاک** میں ہے:”جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُسکے **چالیس کبیرہ گناہ** مٹا دیئے جائیں گے۔“نیز حدیث شریف میں ہے:”جو **جنازے** کے چاروں پایوں کو کندھا دے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرما دے گا“(جوھرہ ص۱۳۹، دُرِّمُختار ج۳ ص۱۵۸-۱۵۹، بہارِشریعت ج۱ص۸۲۳) ❁ سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری ج۱ ص۱۶۲، بہارِشریعت ج۱ص۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہیئے کہ اس طرح اِعلان کیا کریں: **”دس دس قدم چلو“** ❁ **جنازے** کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دَھکّے دینا

جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے ۞ **چھوٹے بچّے** کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) **عورَتوں کو** (بچّہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا **ناجائز وممنوع** ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص۸۲۳، دُرِّمُختار ج۳ ص ۱۶۲) ۞ **شوہر** اپنی بیوی کے **جنازے** کو کندھا بھی دے سکتا ہے، **قَبْر** میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانَعت ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص۸۱۲، ۸۱۳) ۞ **جنازے** کے ساتھ بُلند آواز سے کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 139 تا 158)

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!

مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

١٤ رجب المرجب ١٤٣٥ھ

14-05-2014

Go To Index

بیان: 9

قبر کی پہلی رات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قبر کی پہلی رات [1]

شیطان ہرگز نہیں چاہے گا کہ یہ رسالہ (36 صفحات) مکمّل پڑھ کر قبر کی پہلی رات کی تیّاری کا آپ کا ذِہن بنے ،شیطان کا وار ناکام بنادیجئے

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُلصِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی گُل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائیگا
پر رسولُ اللّٰہ کا دینِ حَسَن رہ جائیگا

ہم صفیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بُلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چمن رہ جائیگا

اَطلَس کمخواب کی پُوشاک پر نازاں نہ ہو
اِس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائیگا

---

[1] یہ بیان امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی) میں ۲۷ ربیع النور ۱۴۳۱ھ (14-3-2010) اتوار کے روز فرمایا جو ضرورتاً ترمیم کے ساتھ طبع کیا گیا۔ ۔ مجلس مکتبۃ المدینہ

جلیلُ القدرتابِعی حضرت سیِّدنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنے گھر کے دروازے پر تشریف فرما تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، آپ رَحمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیْہ بھی اُٹھے اور جنازے کے پیچھے چل دیئے۔ جنازے کے نیچے ایک مَدَنی مُنّی زاروقِطار روتی ہوئی دوڑی چلی جارہی تھی، وہ کہہ رہی تھی: اے بابا جان! آج مجھ پر وہ وَقت آیا ہے کہ پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے جب یہ دردبھری آواز سنی تو آنکھیں اشکبار، دل بیقرار ہوگیا، دستِ شفقت اُس غمگین ویتیم بچی کے سر پر پھیرا اور فرمایا: بیٹی! تم پر نہیں بلکہ تمہارے مرحوم بابا جان پر وہ وقت آیا ہے کہ آج سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ دوسرے دن آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسی مَدَنی مُنّی کو دیکھا کہ آنسو بہاتی قَبرِستان کی طرف جارہی ہے۔ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی حُصولِ عبرت کیلئے اُس کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ قَبرِستان پہُنچ کر مَدَنی مُنّی اپنے والِد مرحوم کی قَبر سے لِپٹ گئی۔ حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک جھاڑی کے پیچھے چُھپ گئے۔ مَدَنی مُنّی اپنے رُخسار مٹّی پر رکھ کر رو رو کر کہنے لگی: اے بابا جان! آپ نے اندھیرے میں چَراغ اور غمخوار کے بغیر قَبر کی پہلی رات کیسے گزاری؟ اے بابا جان! کل رات تو میں نے گھر میں آپ کے لئے چَراغ جلایا تھا، آج رات قَبر میں چَراغ کس نے روشن کیا ہوگا! اے بابا جان! کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کے لئے بچھونا بچھایا تھا آج رات قَبر میں بچھونا کس نے بچھایا ہوگا! اے بابا جان! کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کے

ہاتھ پاؤں دبائے تھے آج رات قَبْر میں ہاتھ پاؤں کس نے دبائے ہوں گے! **اے بابا جان!** کل رات گھر کے اندر میں نے آپ کو **پانی** پلایا تھا آج رات قَبْر میں جب پیاس لگی ہوگی اور آپ نے پانی مانگا ہوگا تو پانی کون لایا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تو آپ کے **جسم** پر چادر میں نے اُڑھائی تھی آج رات کس نے اُڑھائی ہوگی؟ **اے بابا جان!** کل رات تو گھر کے اندر آپ کے چہرے سے **پسینہ** میں پُونچھتی رہی ہوں آج رات قبر میں کس نے پسینہ صاف کیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تک تو آپ جب بھی مجھے **پکارتے** تھے میں آجاتی تھی آج رات قبر میں آپ نے کسے پکارا ہوگا اور پکار سُن کر کون آیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات جب آپ کو بھوک لگی تھی تو میں نے کھانا پیش کیا تھا، آج رات جب قبر میں بھوک لگی ہوگی تو کھانا کس نے دیا ہوگا! **اے بابا جان!** کل رات تک تو میں آپ کے لئے طرح طرح کے **کھانے** پکاتی رہی ہوں آج **قبر کی پہلی رات** کس نے پکایا ہوگا!

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی غم کی ماری اور دکھیاری مَدَنی مُنّی کی یہ درد بھری باتیں سن کر رو پڑے اور قریب آکر فرمایا: اے بیٹی! اِس طرح نہیں بلکہ یوں کہو: **اے بابا جان!** دفن کرتے وَقت آپ کا چِہرہ **قبلہ رُخ** کیا گیا تھا، آیا آپ بھی اُسی حالت پر ہیں یا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا گیا ہے؟ **اے بابا جان!** آپ کو صاف ستھرا کفن پہنا کر دفنایا گیا تھا کیا اب بھی وہ صاف ستھرا ہی ہے؟ **اے بابا جان!** آپ کو قَبْر میں صحیح و سالِم بدن کے ساتھ رکھا گیا تھا، آیا اب بھی جسم سلامت ہے یا اُسے **کیڑوں** نے کھالیا

ہے؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ **قبر کی پہلی رات** بندے سے ایمان کے بارے میں سُوال کیا جائے گا تو کوئی جواب دے گا اور کوئی مایوس رہے گا تو آپ نے اس سُوال کا دُرست جواب دے دیا ہے یا ناکام رہے ہیں؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ بعض مُردوں پر قَبْر کُشادَگی کرتی ہے اور بعض پر تنگی تو آپ پر قَبْر نے تنگی کی ہے یا کُشادَگی؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ کسی مَیِّت کے کفن کو جنّتی کفن سے اور کسی کے کفن کو جہنَّم کی آگ کے کفن سے بدل دیا جاتا ہے تو آپ کا کفن آگ سے بدلا گیا یا جنّتی کفن سے؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ قَبْر کسی کو اِس طرح دباتی ہے جس طرح ماں اپنے بچھڑے ہوئے لال کو فرطِ شفقت سے سینے کے ساتھ چمٹا لیتی ہے اور کسی کو غضب ناک ہوکر اِس قَدَر زور سے بھینچتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں تو قَبْر نے آپ کو ماں کی طرح نرمی سے دبایا، یا پسلیاں توڑ پھوڑ ڈالی ہیں؟ **اے بابا جان!** عُلَما فرماتے ہیں کہ مُردے کو جب قَبْر میں اُتارا جاتا ہے تو وہ دونوں صورتوں میں پچھتاتا ہے، اگر وہ نیک بندہ ہے تو اِس بات پر پچھتاتا ہے کہ اُس نے نیکیاں زیادہ کیوں نہ کیں اور اگر گنہگار رہے تو اِس پر کہ گناہ کیوں کئے! تو **اے بابا جان!** آپ نیکیوں کی کمی پر پچھتائے یا گناہوں پر؟ **اے بابا جان!** کل جب میں آپ کو پکارتی تھی تو مجھے جواب دیتے تھے، آج میں کتنی بدنصیب ہوں کہ قَبْر کے سرہانے کھڑی ہوکر پکار رہی ہوں مگر مجھے آپ کے جواب کی آواز سنائی نہیں دیتی! **اے بابا جان!** آپ تو مجھ

سے ایسے جُدا ہوئے کہ قِیامت تک دوبارہ نہیں مل سکتے۔ اے خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے میدان میں مجھے اپنے باباجان کی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی کی یہ باتیں سن کر وہ مَدَنی مُنّی عرض گزار ہوئی: اے میرے سردار! آپ کے نصیحت آموز کلمات نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کردیا ہے۔ اس کے بعد وہ روتی ہوئی حضرت سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی کے ساتھ واپَس لوٹ آئی۔

(المواعظ العصفوریۃ لابی بکر بن محمد العصفوری، مترجم ص ۱۱۸ بتصرف مکتبۂ اعلیٰ حضرت)

آنکھیں رو رو کے سُوجانے والے　　جانے والے نہیں آنے والے

کوئی دن میں یہ سرا اُوجڑ ہے　　ارے او چھاؤنی چھانے والے

نفس! میں خاک ہوا تو نہ مٹا　　ہے! مری جان کے کھانے والے

ساتھ لے لو مجھے میں مُجرِم ہوں　　راہ میں پڑتے ہیں تھانے والے

ہوگیا دَھک سے کلیجہ میرا

ہائے رُخصت کی سنانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبریں بظاہر یکساں مگر اندر ....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی نہ کبھی تو قبرِستان میں جانے کا آپ سبھی کو

اِتّفاق ہوا ہوگا۔ کیا کبھی غور کیا کہ **قبرِستان** کی سوگوار فضائیں، غمناک ہوائیں زبانِ حال سے اعلان کررہی ہیں: اے دنیوی زندگی پر مطمئن رہنے والو! تم سبھی کو ایک نہ ایک دن یہاں ویرانے میں قبر کے گہرے گڑھے کے اندر آپڑنا ہے۔ یادرکھئے! یہ قَبریں جو اوپر سے ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں ضروری نہیں کہ اِن کی اندرونی حالتیں بھی یکساں ہوں، جی ہاں اِس مٹّی کے ڈھیر تلے دفن ہونے والا اگر کوئی **نمازی** تھا، رَمَضانُ المبارَك کے روزے رکھنے والا تھا، سارا ماہِ مبارک یا کم از کم آخِری عَشَرہ مبارَکہ کا **اعتِکاف** کرنے والا تھا، **ماہِ رَمَضان** کا عاشِق وقدردان تھا، فرض ہونے کی صورت میں اپنی **زکوٰۃ** پوری ادا کرنے والا تھا، رِزْقِ حلال کمانے والا تھا، بقدرِ کفایت حلال روزی پر قناعت کرنے والا تھا، تلاوتِ **قراٰن** کرنے والا تھا، تہجُّد، اشراق وچاشت اور اَوّابین کے نوافِل ادا کرنے والا تھا، **عاجِزی** کرنے والا تھا، حُسنِ اَخلاق کا پیکر تھا، شریعت کے مطابق ایک مٹّھی تک **داڑھی** بڑھانے والا تھا، **عِمامے** کا تاج سر پر سجانے والا تھا، **سُنّتوں** کا متوالا تھا، ماں باپ کی فرماں برداری کرنے والا تھا، بندوں کے حُقُوق ادا کرنے والا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے **محبوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چاہنے والا تھا، صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان واہلبیتِ عُظام اور اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کا **دیوانہ** تھا، تو اُس کی **قَبر** جو اوپر سے مٹّی کی چھوٹی سی ڈَھیری نُما دکھائی دے رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ **ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل وکرم سے اُس کا اندرونی حصّہ تاحدِّ نگاہ وسیع ہو چکا ہو،

قَبر میں جنّت کی کَھڑکی کُھلی ہوئی ہو اور اِس مِٹّی کے ظاہری ڈھیر تلے **جنّت** کا حسین باغ موجود ہو۔ دوسری طرف اِسی مٹّی کے ڈھیر تلے دُفن ہونے والا اگر **بے نمازی** تھا، رَمَضانُ المبارك کے روزے جان بوجھ کر برباد کرنے والا تھا، رَمَضانُ المبارك کی راتوں میں گلیوں کے اندر کرکٹ وغیرہ کھیلوں کے ذریعے مسلمانوں کی عبادتوں یا نیندوں میں خلل ڈالنے والا یا اِس طرح کے کھیل کھیلنے والوں کا تماشائی بن کر ان کی حوصلہ افزائی کرنے والا تھا، فرض ہونے کے باوجود **زکوٰۃ** کی ادائیگی میں بُخْل کرنے والا تھا، **حرام روزی** کمانے والا تھا، **سُود** و **رِشوت** کا لین دین کرنے والا تھا، لوگوں کے **قرضے** دبا لینے والا تھا، **شراب** پینے والا تھا، **جُوا** کھیلنے والا تھا، شراب و جوئے کے اڈّے چلانے والا تھا، مسلمانوں کی بلا اجازتِ شَرعی **دل آزاریاں** کرنے والا تھا، مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر بَھتّہ وصول کرنے والا تھا، تاوان کی خاطر مسلمانوں کو **اِغوا** کرنے والا تھا، **چوری** کرنے والا تھا، **ڈاکہ** ڈالنے والا تھا، امانت میں **خِیانت** کرنے والا تھا، زمینوں پر ناجائز قبضے کرنے والا تھا، بے بس کسانوں کا خون چوسنے والا تھا، اِقتِدار کے نشے میں بدمست ہو کر ظلم و ستم کی آندھیاں چلانے والا تھا، داڑھی منڈوانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنے دکھانے والا تھا، گانے باجے سننے سنانے والا تھا، گالی گلوچ، جھوٹ، **غیبت**، چغلی، تہمت و بدگمانی اور تَکَبُّر کا عادی تھا، ماں باپ کا نافرمان تھا، تو ہوسکتا ہے کہ مٹّی کے اس پُرسکون نظر آنے والے ڈھیر تلے بے قراری کا عالم ہو، جہنّم کی کَھڑکی کُھلی ہوئی ہو، آگ سُلگ رہی

ہو، **سانپ** اور **بچّھو** دَفْن ہونے والے کے بَدَن پر لپٹے ہوئے ہوں اور ایسی چیخ و پکار مَچی ہوئی ہو جسے ہم سُن نہیں سکتے۔ میرے آقا اعلیٰ **حضرت** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

ہائے غافِل وہ کیا جگہ ہے جہاں پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافِر سُن مال ہے راہ مار[1] پھرتے ہیں

جاگ سُنسان بن ہے رات آئی گُرگ[2] بہرِ شکار پھرتے ہیں

نفس یہ کوئی چال ہے ظالم

جیسے خاصے بجار پھرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک دن مرنا ھے آخِر موت ھے

اے عاشقانِ رسول! اِن قبرستانوں کی ویرانیوں کو دیکھئے اور غور کیجئے کہ کیا جیتے جی ہم میں سے کوئی کسی **قبرستان** میں ایک رات ہی تنہا گزار سکتا ہے؟ شاید کوئی بھی ہمّت نہ کر پائے، تو جب جیتے جی تنہا رہنے سے گھبراتے ہیں تو مرنے کے بعد جب کہ تمام دوست واحباب اور سارے عزیز واَقارِب چُھوٹ چکے ہوں گے، عقل سلامت ہوگی، سب کچھ دیکھ اور سُن رہے ہوں گے مگر ہلنے جُلنے اور بولنے سے بھی قاصِر ہوں گے ایسے ہوش رُبا حالات میں اندھیری **قبر** کے اندر تنہا کیونکر رہ پائیں گے! آہ! اپنا حال تو یہ ہے کہ اگر آسائشوں سے بھرپور خوبصورت ایئر کنڈیشنڈ کوٹھی میں بھی تنہا قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں!

[1]: لُٹیرے [2]: بھیڑیا

اندھیری رات ہے غم کی گھٹا عصیاں کی کالی ہے
دلِ بے کس کا اِس آفت میں آقا تُو ہی والی ہے

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ[1] آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

اندھیرا گھر، اکیلی جان، دَم گھٹتا، دل اُکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

نہ چَونکا دن ہے ڈھلنے پر تِری منزل ہوئی کھوٹی
ارے او جانے والے نیند یہ کب کی نکالی ہے

رضاؔ منزل تو جیسی ہے وہ اِک میں کیا سبھی کو ہے
تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقین مانئے! **قَبْرِستان** میں دَفْن ہونے والے آج ہمیں زبانِ حال سے نصیحت کررہے ہیں: ''**اے غافل انسانو!** یاد رکھو! کل ہم بھی وہیں (یعنی دنیا میں) تھے جہاں آج تم ہو اور کل تم بھی یہیں (یعنی قبر میں) آپہنچو گے جہاں آج ہم ہیں۔'' یقیناً جو دنیا میں پیدا ہوا اُسے مرنا ہی پڑے گا، جس نے زندگی کے پھول چُنے اسے موت کے کانٹے نے ضَرور زخمی کیا، جس نے خوشیوں کا گَنج (یعنی خزانہ) پایا اسے موت کا رَنج مل کر رہا!

ہم دنیا میں ترتیب وار آئے ہیں لیکن..........

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اِس دنیا میں ایک ترتیب سے آئے ضَرور ہیں یعنی یوں کہ پہلے **دادا** پھر باپ پھر بیٹا پھر پوتا لیکن مرنے کی ترتیب ضَروری نہیں، بوڑھا

[1] اندھیرا پاکھ یعنی مہینے کے آخری پندرہ دن

دادا زندہ ہوتا ہے مگر شِیر خوار یعنی دودھ پیتا پوتا موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے، کسی کے نانا جان حیات ہوتے ہیں مگر امّی جان داغِ مُفارَقَت (یعنی جُدائی کا صدمہ) دے جاتی ہیں۔ ہم میں سے کسی کے گھر سے اس کے بھائی کا جنازہ اُٹھا ہوگا، کسی کی ماں نے نگاہوں کے سامنے دم توڑا ہوگا، کسی کے باپ نے موت کو گلے لگایا ہوگا، کسی کا جوان بیٹا حادِثے کا شکار ہو کر موت سے ہم کنار ہوا ہوگا، کسی کی دادی جان مُلکِ عَدَم یعنی قَبْرِستان روانہ ہوئی ہوں گی تو کسی کی نانی جان نے کُوچ کی ہوگی۔ اپنے فوت ہوجانے والے ان عزیز واَقرِبا کی طرح ایک دن ہم بھی اچانک یہ دُنیا چھوڑ جائیں گے ؎

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے

نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

کہاں ہے زَورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی!
گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے

جہاں کے شُغل میں شاغِل خدا کے ذِکر سے غافِل
کرے دعوٰی کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے

غُلام اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پہ نہ ہو غِرّہ
خدا کی یاد کر ہردم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلے ایسی کوئی رات نہیں گزاری ہوگی

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں اُن دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں نہ بتاؤں! (۱) ایک دن وہ ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والا تیرے پاس رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مژدہ (یعنی خوشخبری) لے کر آئے گا یا اس کی ناراضی کا پیغام۔ اور (۲) دوسرا دن وہ جب تو اپنا **نامۂ اعمال** لینے کے لئے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہوگا اور وہ نامۂ اعمال تیرے دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں (یعنی الٹے) میں۔ (اور دو راتوں میں سے) (۱) ایک رات وہ ہے جو میِّت اپنی **قبر** میں گزارے گی کہ اس سے پہلے اس نے ایسی رات کبھی نہیں گزاری ہوگی۔ اور (۲) دوسری رات وہ ہے جس کی صبح کو **قِیامت** کا دن ہوگا اور پھر اس کے بعد کوئی رات نہیں آئے گی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۳۸۸ حدیث۱۰۶۹۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلٰی حضرت کی وصیّت

اے آج کے زندو اور کل کے مُردو، اے فنا ہو جانے والو، اے کمزورو، اے ناتُوانو، اے ضعیفو، اے بچّو، اے جوانو، اے بوڑھو! یقیناً **قَبْر کی پہلی رات** نہایت اہم رات ہے میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عاشقِ ماہِ نُبُوت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِٔ سنّت، ماحِیِٔ بِدعت، پیکرِ فُنُون وحکمت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت،

حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے بہت بڑے ولیُّ اللّٰہ اورزَبردست عاشقِ رسول ہونے کے باوُجود یہ **وصیت** فرمائی کہ: (بعدِ دفن تلقین کرنے کے بعد) ڈیڑھ گھنٹہ میرے مُواجَھہ (یعنی قبر کے چِہرے والے حصے) میں دُرُود شریف ایسی آواز سے پڑھتے رہیں کہ میں سنوں۔ پھر مجھے اَرحَمُ الرّٰحِمِین کے سِپُرد کرکے چلے آئیں، اور اگر تکلیف گوارا ہو سکے تو تین شبانہ روز کامل (یعنی مکمّل تین دن اور تین راتیں) پہرے کے ساتھ دو عزیز یا دوست مُواجَہہ میں قراٰن شریف ودرود شریف ایسی آواز سے بلا وَقْفہ پڑھتے رہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اِس نئے مکان میں دل لگ جائے۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت،حصّہ سوم ص۲۹۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

سگِ مدینہ کی وصیّت

اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلّ اپنے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیہِ رَحمَۃُ رَبِّ العِزَّت کی پیروی کرتے ہوئے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ نے بھی اِسی طرح کی **وصیّت** کررکھی ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 436 صَفَحات پر مشتمل، ''**رسائلِ عطّاریہ**'' میں شامل رسالے ''مدنی وصیّت نامہ'' صَفحہ 394 پر ہے: ''ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد 12 روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم 12 گھنٹے ہی سہی میری قَبْر پر حلقہ کئے رہیں اور ذِکر ودُرُود اور تلاوت ونعت سے میرا دل بہلاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا، اِس دوران بھی اور ہمیشہ نَماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔''

محبوبِ باری کی اشکباری

ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہمیں بخشوانے والے میٹھے میٹھے مکی مدنی مصطَفٰے، شافِعِ یومِ جزا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قبر کے تعلُّق سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر کے کَنارے پر بیٹھے اور اتنا روئے کہ مِٹّی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: اِس کے لئے تیّاری کرو۔

(سُنَنِ اِبن ماجه ج ٤ ص ٤٦٦ حديث ٤١٩٥ دارالمعرفة بيروت)

سویا کئے نابَکار بندے

رویا کئے زار زار آقا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آخِرت کی پہلی منزل قبر ہے

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جب کسی کی قَبْر پر تشریف لاتے تو اس قَدَر آنسو بہاتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی داڑھی مبارَک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: جنّت و دوزخ کا تذکِرہ کرتے وَقْت آپ نہیں روتے مگر قَبْر پر بہت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا ہے: آخِرت کی سب سے پہلی منزِل قَبْر ہے، اگر قَبْر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعاملہ

زِیادہ سخت ہے۔　　(سُنَنِ اِبن ماجه ج٤ ص٥٠٠ حديث ٤٢٦٧)

جنازہ خاموش مبلِّغ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ذُوالنُّورین، جامعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خوفِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ** یعنی اُن دس خوش نصیب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان میں سے ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زَبانِ حق ترجُمان سے خُصوصی طور پر جنّتی ہونے کی بِشارت دی تھی، ان سے معصوم فِرشتے **حیا** کرتے تھے۔ اِس کے باوُجود قَبر کی ہولناکیوں، وحشتوں، تنہائیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ اپنی قَبر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں، روز بروز لوگوں کے جنازے اُٹھتے دیکھنے کے باوُجود یہ نہیں سوچتے کہ ایک دن ہمارا جنازہ بھی اٹھ ہی جائے گا، یقیناً یہ جنازے ہمارے لئے **خاموش مبلِّغ** کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ زبانِ حال سے کہہ رہے ہوتے ہیں اُس کو کسی نے اِس طرح نَظم کیا ہے: ؎

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے

اے عاشقانِ رسول! افسوس صد کروڑ افسوس! کہ ہم دوسروں کو قَبر میں اُترتا ہوا دیکھتے ہیں

مگر یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن ہمیں بھی قَبْر میں اُتارا جائے گا۔ آہ! ہماری حالت یہ ہے کہ رات بجلی فیل ہوجائے تو دل گھبراتا خُصوصاً اکیلے ہوں تو بہت خوف آتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے، ہائے! ہائے! اِس کے باوُجود قَبْر کے ہولناک گُھپ اندھیرے کا کوئی اِحساس نہیں۔ نمازیں ہم سے نہیں پڑھی جاتیں، رَمَضانُ المبارَک کے روزے ہم سے نہیں رکھے جاتے، فرض ہونے کے باوُجود زکوٰۃ پوری ہم سے نہیں دی جاتی، ماں باپ کے حُقُوق ہم ادا نہیں کر پاتے، آہ! رات دن گناہوں میں گزر رہے ہیں، یقیناً موت کا ایک وقت مقرَّر ہے اُسے ٹالنا ممکن نہیں، اگر اِسی طرح گناہ کرتے کرتے یکا یک موت کا پیغام آ پہنچا اور ہمیں قَبْر کے گڑھے میں ڈال دیا گیا تو نہ جانے ہماری **قَبْر کی پہلی رات** کیسی گزرے!

یاد رکھ ہر آن آخِر موت ہے ۔۔۔ بن تُو مت اَنجان آخِر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی ۔۔۔ عاقِل و نادان آخِر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چَندے زِیْسْت سے ۔۔۔ غَمزَدہ ہے جان آخِر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شَے کو ہے ۔۔۔ سن لگا کر کان آخِر موت ہے
بارہا عِلْمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخِر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عالی شان کوٹھی کا عبرت ناک واقعہ

انسان بَہُت لمبے لمبے منصوبے بناتا ہے مگر اُس کی اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں

ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے، جب یکایک لگام کھنچے گی اور مرنا پڑ جائے گا تو سب کیا کرایا دھرا کا دھرارہ جائے گا چُنانچِہ کہا جاتا ہے: ''**مدینۃُ الاولیا ملتان**'' کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے **عالیشان کوٹھی** بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتَقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا **اِنتقال** ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان مکان کے بجائے گُھپ اندھیری قَبْر میں منتقل ہو گیا۔ ؎

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نُمُونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عِبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

دُنیا کے متوالے

افسوس! ہماری اکثریت آج دُنیا کی متوالی اور فکرِ آخِرت سے خالی ہے، ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جو فانی دنیا کی لذّتوں کے باعِث مَسرور وشاداں، زَوال وفنا سے بے خوف،

موت کے تصوُّر سے نا آشنا، لذّاتِ دنیا میں بدمست ہیں تو بعض وہ ہیں جو اِس دارِ ناپائیدار میں یکایک موت سے ہمکنار ہونے کے اَندیشے سے نابَلَد، سَہولتوں اور آسائشوں کے حُصُول میں اس قدر مگن ہوگئے کہ قبر کے اندھیروں، وحشتوں اور تنہائیوں کو بھول گئے۔ آہ! آج ہماری ساری توانائیاں صِرف وصِرف دُنیوی زندگی ہی بہتر بنانے میں صَرف ہورہی ہیں، آخرت کی بہتری کے حُصول کی فکر بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ ذرا غور تو کیجئے کہ اس دُنیا میں کیسے کیسے مالدار لوگ گزرے ہیں جو دولت وحکومت، جاہ وحَشمت، اَہل وعِیال کی عارِضی اُنْسِیّت، دوستوں کی وقتی مُصَاحَبت اور خُدّام کی خوشامدانہ خدمت کے بھرم میں قَبْــــر کی تنہائی کو بھولے ہوئے تھے۔ مگر آہ! یکایک فَنا کا بادَل گرجا، موت کی آندھی چلی اور دنیا میں تادیر رہنے کی ان کی اُمّیدیں خاک میں مل کر رہ گئیں، ان کے مَسرَّتوں اور شادمانیوں سے ہنستے بستے گھر موت نے ویران کردیئے۔ روشنیوں سے جگ مگاتے مَحلات وقُصُور سے اُٹھا کر انہیں گُھپ اندھیری قُبُور میں مُنتقِل (مُنْ۔تَ۔قِل) کردیا گیا۔ آہ! وہ لوگ کل تک اَہل وعِیال کی رونقوں میں شادمان ومَسرور تھے اور آج قُبُور کی وَحشتوں اور تنہائیوں میں مغموم ورَنْجُور رہیں۔ ؎

اَجَل نے نہ کِسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا — اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا — پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

Go To Index

دنیا کا دھوکہ

افسوس ہے اُس پر، جو دنیا کی نَیرنگیاں دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مُبتَلا رہے اور موت سے یکسر غافِل ہوجائے۔ واقِعی جو دُنیاوی زندگی کے دھوکے میں پڑکر اپنی موت اور قَبْر وحَشْر کو بھول جائے اور اللہ تعالٰی کو راضی کرنے کیلئے عمل نہ کرے، نہایت ہی قابلِ مذمّت ہے۔ اِس دھوکے سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پرورد گار عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سُورۃُ الفاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۥ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾

(پ ۲۲، الفاطر: ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے لوگو! بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حُکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی (یعنی شیطان)۔

اے عاشقانِ رسول! اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **یقیناً** جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے صحیح معنوں میں آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑسکتا۔ کیا آپ نے کبھی کسی کو مرنے والے کی قَبْر میں رکھنے کے لئے فرنیچر تیار کرواتے ہوئے، قَبْر میں ائیر کنڈیشنر لگواتے ہوئے، رقم رکھنے کے لئے تجوری بنواتے ہوئے، کھیلوں میں جیتے ہوئے کپ اور دنیوی کامیابیوں کی اسناد سجانے کے لئے الماری بنواتے ہوئے دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا ہوگا اور یہ کام شَرعاً

دُرُست بھی نہیں ہیں، تو جب سب کچھ یہیں چھوڑ کر جانا ہے تو یہ ڈگریاں ہمارے کس کام کی؟ جس دولت کیلئے ساری زندگی محنت ومشقت کرتے ہیں وہ ہماری کیا مدد کرے گی؟ جس منصب کی بِنا پر اکڑفوں کرتے رہے وہ آخر ہمارے کیا کام آئے گا؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب بھی وقت ہے، ہوش میں آیئے اور قَبْر وآخرت کی تیاری کر لیجئے۔

دُنیا میں مسافِر بن کر رہو

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا کندھا پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''دُنیا میں یوں رہو گویا تم مُسافر ہو۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرمایا کرتے: جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتظار مَت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا مُنتظر نہ رہ اور حالتِ صِحّت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیّاری کر لے۔ (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٢٢٣ حدیث ٦٤١٦ دارالکتب العلمیة بیروت)

دنیا، آخرت کی تیّاری کیلئے مخصوص ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے آخری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: اللّٰہ تعالٰی نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخرت کی تیّاری کرو اور اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافل

نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر تَرجیح نہ دو کیونکہ دنیا **مُنقَطِع**(مُن۔قَ۔طِع) ہونے والی ہے اور بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کیونکہ اس کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رَوک اور) ڈھال اور اُس عَزَّوَجَلَّ تک پہنچنے کا ذَرِیْعہ ہے۔ (ذَمُّ الدُّنیامع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیاج٥ ص٨٣رقم١٤٦المکتبة العصرية بيروت)

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا
نہ رہا اس میں گدا نہ بادشہ

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ (یعنی راستے) کی سی ہے جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنَّم! اِس کا اِنْحِصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت گزاری کرتے ہوئے یا نافرمان بن کر؟ لہٰذا اگر ہم جنّت کے انعامات لینا اور جہنَّم کے عذابات سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں **''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہوگی۔''** ع

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

میّت کا اعلان

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِقلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگ اسکا (یعنی مرنے

والے کا) ٹھکانا دیکھ لیں اور اسکا کلام سُن لیں تو مُردے کو بھول جائیں اور اپنی جانوں پر روئیں۔ جب مُردے کو تخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے اُسکی رُوح پھڑ پھڑا کر تخت پر بیٹھ کر نِدا کرتی ہے: **اے میرے اَہل وعِیال!** دنیا تمہارے ساتھ اِس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اِس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیرِ حلال مال جَمع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اسکا نَفْع اُن کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو (یعنی عبرت حاصِل کرو)۔ (التَّذکِرۃ للقرطبی ص ٧٦ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے کی پُکار

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اگر وہ اچّھا ہے تو کہتا ہے مجھے **جلدی** لے چلو، اگر وہ بُرا ہوتا ہے تو اپنے رشتے داروں سے کہتا ہے: ہائے! مجھے تم کہاں لئے جا رہے ہو! انسان کے علاوہ ہر ایک چیز اُس کی آواز سنتی ہے، اگر انسان اسے سن لے تو **بے ہوش** ہو جائے۔ (صَحیح بُخاری ج ١ ص ٤٦٥ حدیث ١٣٨٠)

قَبر کی پُکار

حضرت سیِّدُنا ابُو الْحَجّاج ثُمالی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ

مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، **فیض گنجینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب مِیّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدَمی تیرا ناس ہو! تو نے کس لئے مجھے **فراموش** (یعنی بُھلا) کر رکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اَکڑا پھرتا تھا؟ اگر وہ مُردہ نیک بندے کا ہو تو ایک **غیبی آواز** قَبْر سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ اُن میں سے ہو جو **نیکی** کا حُکْم کرتے رہے اور **برائی** سے مَنْع کرتے رہے تو پھر! (تیرا سُلوک کیا ہوگا؟) قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے **گلزار** بن جاتی ہوں۔ چُنانچِہ پھر اُس شخص کا بدن **نور** میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف **پرواز** کر جاتی ہے۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٦ ص٦٧ حدیث ٦٨٣٥ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اے عاشقانِ رسول اور میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سوچئے تو سہی اُس وقت جبکہ قَبْر میں تنہا رہ گئے ہوں گے، گھبراہٹ طاری ہوگی، نہ کہیں جاسکتے ہوں گے نہ کسی کو بُلا سکتے ہوں گے اور بھاگ نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اُس وقت قَبْر کی کلیجہ پھاڑ پکار سُن کر کیا گزرے گی!

قَبْر روزانہ یہ کرتی ہے پکار مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ! میں ہوں اندھیری کوٹھڑی مجھ میں سُن وَحشت تجھے ہوگی بڑی
میرے اندر تُو اکیلا آئیگا ہاں مگر اعمال لیتا آئیگا

تیرا فن تیرا ہُنَر عُہدہ ترا | کام آئے گا نہ سرمایہ ترا
دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخِرت میں مال کا ہے کام کیا
دل سے دنیا کی مَحَبَّت دُور کر | دل نبی کے عِشْق سے معمور کر

لندن و پیرِس کے سپنے چھوڑ دے
بس مدینے ہی سے رِشتہ جوڑ لے

جنّت کا باغ یا جہنَّم کا گڑھا!

اَللّٰہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب ،دانائے غُیُوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:"قَبْر یا توجنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنَّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ٢٠٨ حدیث٢٤٦٨ دارالفکربیروت)

گورِ نیکاں باغ ہوگی خُلد کا
مجرِموں کی قَبْر دوزخ کا گڑھا

فرماں بردار پر قَبْر کی رحمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں اورسنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے قَبْر میں راحتیں اور بے نَمازیوں ، اور گناہوں بھرے غیر شَرعی فیشن کرنے والوں کیلئے آفتیں ہی آفتیں ہوں گی ، چُنانچِہ حضرتِ علاّمہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ القَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عُمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، قَبْر مُردے سے کہتی ہے کہ اگر تُو اپنی زندگی میں

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار تھا تو آج میں تجھ پر رَحمت کروں گی اور اگر تُو اپنی زندگی میں اللّٰہ تعالٰی کا نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں نیک اور اطاعت گزار ہو کر داخِل ہوا وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال ہو کر نکلے گا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ١١٤، اھوال القبور لابن رجب ص٢٧ دار الغد الجدید، مصر)

پڑوسی مُردوں کی پُکار

منقول ہے: جب مُردے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے اور اُسے عذاب ہوتا ہے تو پڑوسی مُردے اسکو پکار کر کہتے ہیں: اے دنیا سے آنے والے! کیا تُو نے ہماری موت سے نصیحت حاصِل نہ کی؟ کیا تُو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے خَتْم ہوئے؟ اور تجھے تو عمل کرنے کی مُہلَت ملی تھی، لیکن تُو نے وَقْت ضائع کر دیا، قَبْر کا گوشہ گوشہ اسکو پکار کر کہتا ہے: اے زمین پر اِترا کر چلنے والے! تُو نے مرنے والوں سے عبرت کیوں حاصل نہ کی؟ کیا تُو نے نہیں دیکھا تھا کہ تیرے مُردہ رشتہ داروں کو لوگ اُٹھا اُٹھا کر کس طرح قَبْروں تک لے گئے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ١١٦ مرکز اھلسنت برکات رضا الھند)

مُردوں سے گُفتگُو

''شَرحُ الصُّدُور'' میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک بار ہم امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ مدینۂ منوَّرہ کے قَبْرِستان گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ

اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے قَبْر والوں کو سلام کیا اور فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ '' کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: **یا امیرَ الْمُؤمِنِین!** آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہوگئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: **یاامیرَ الْمُؤمِنِین!** ہمارے کفن پَھٹ کرتار تار ہوگئے، ہمارے بال جھڑ کر مُنْتَشِر ہوگئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آگئیں اور ہمارے نَتھنوں سے پِیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص۲۰۹، ابن عَساکِر ج۲۷ ص۳۹۵)

کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے؟

حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دورانِ خُطبہ فرمایا کرتے: کہاں ہیں وہ خوبصورت چہرے والے؟ کہاں ہیں اپنی جوانیوں پر اِترانے والے؟ کِدھر گئے وہ بادشاہ جنہوں نے عالیشان شہر تعمیر کروائے اور انہیں مضبوط قلعوں سے تَقْوِیَّت بخشی؟ کدھر چلے گئے میدانِ جنگ میں غالِب آنے والے؟ بیشک زَمانے نے اُن کو ذلیل کر دیا اور اب

یہ قَبْــــر کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔ جلدی کرو! نیکیوں میں سبقت کرو! اور نَجات طَلَب کرو۔ (شُعَبُ الْاِیمان لِلْبَیْہَقِی ج ۷ ص ۳۶۵ حدیث ۱۰۵۹۵)

ابھی سے تیّاری کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سَیِّدُ نا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں دنیا کی بے ثَباتیوں، اس کی بیوفائیوں اور قَبْر کی تاریکیوں کا اِحساس دلا کر خوابِ غفلت سے بیدار فرما رہے ہیں، قَبْر و حَشْر کی تیّاری کا ذِہن دے رہے ہیں۔ واقِعی عَقْلمند وُہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیّاری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کر لے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لیتا جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا انتِظام کر لے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا! امیر ہو یا فقیر وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور اگر کسی کے ساتھ بھی توشۂ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قصداً قضا کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلاعُذْرِ شَرْعی نہ رکھے، فَرْض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گرم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی کی صورت میں سوائے حَسرت وندامت

کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ **جس** نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی پابندی کی، رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، گلی گلی کُوچہ کُوچہ **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچائیں، قراٰنِ پاک کی تعلیم نہ صِرف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، ''چوک دَرس'' دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، ''گھر دَرس'' جاری کیا، سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں ہر ماہ کم از کم تین دن سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی رغبت دلائی، روزانہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی 10 دنوں کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کروایا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضل وکرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصت ہوا تو **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حَشْر تک رحمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تاحَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

سِنگر (گلوکار) دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟

اے عاشقانِ رسول! بس ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ رہیے **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز **مدنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ ملیر (باب المدینہ کراچی) کے ایک

Go To Index

اسلامی بھائی (عمر تقریباً 27 سال) کا بیان کچھ یوں ہے کہ مجھے بچپن میں نعتیں پڑھنے کا شوق تھا، گھریلو فنکشنز (تقاریب) میں بھی کبھی کبھار فرمائشی گانا گا لیتا آواز اچھی ہونے کے سبب خوب داد مِلتی جس سے میں ''پھول'' پڑتا۔ جب تھوڑا بڑا ہوا تو گِٹار (ایک آلۂ مُوسیقی) سیکھنے کا شوق چرایا، پھر میں نے باقاعدہ گانا سیکھنے کے لئے اِکیڈمی میں داخِلہ لے لیا، کئی سال تک سیکھنے کے بعد میں نے گانے کے مقابلوں میں حصّہ لینا شروع کر دیا، کئی ٹی وی چینلز پر بھی گایا۔ وقت کے ساتھ ساتھ شُہرت بھی ملتی گئی۔ پھر مجھے دبئی کے بہت بڑے شو (پروگرام) میں شرکت کا موقع ملا، وہاں سے ھند (بھارت) چلا گیا جہاں تقریباً چھ ماہ تک گانے کے مختلف مقابلوں میں حصّہ لیا، بڑے بڑے فنکشنز اور فلموں میں گانا گایا اور کافی نام و مال کمایا۔ پھر گلوکاروں کی ٹیم کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں گیا جن میں [کینیڈا (ٹورنٹو، وِینکُوَر)، امریکہ کے 10 اسٹیٹس (شِکاگو، لاس انجیلس، سان فرانسسکو وغیرہ)، انگلینڈ (لندن)] میں گیا۔ جب کچھ عرصے کے لئے وطن آیا تو اہلِ خانہ اور مَحلے داروں نے بڑی پذیرائی کی، اگرچہ نفس کو اس سے بڑا مزہ آیا مگر دل کی دنیا بے سُکون تھی، کچھ کمی سی محسوس ہو رہی تھی۔ دل روحانیت کا طلبگار تھا، نَماز کے لئے مسجد میں آنا جانا ہوا تو وہاں پر عشا کی نَماز کے بعد ہونے والے درسِ **فیضانِ سنّت** میں شرکت کی سعادت ملی۔ درس اچھا لگا لہٰذا میں کبھی کبھار اُس میں بیٹھنے لگا مگر دل و دماغ پر بار بار ملک سے باہَر جانے خوب گانے سنانے، دھن دولت کمانے اور شہرت پانے کا بھوت سُوار تھا، درس کے بعد اسلامی بھائی مجھ پر جُوں ہی **انفرادی کوشش** شروع کرتے میں ٹال مَٹول کر کے نکل جاتا۔ ایک رات سویا تو خواب میں

دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی زیارت ہوئی جو بُلند جگہ پر کھڑے مجھے اپنے پاس بلا رہے تھے گویا کہ مجھے گناہوں کے دلدل سے نکلنے پر اُبھار رہے تھے، جب صبح اٹھا تو اپنے موجودہ اندازِ زندگی پر کچھ دیر غور وفکر کیا مگر گناہوں بھری حالت ہی رہی ، کچھ عرصے بعد میں نے ایک اور خواب دیکھا جس نے مجھے ہِلا کر رکھ دیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میں مر چکا ہوں اور میری لاش کو غسل دیا جا رہا ہے پھر میں نے خود کو برزخ میں پایا، اُس وقت میں نے اپنے آپ کو ایسا بے بس محسوس کیا کہ کبھی نہ کیا تھا، اب میں نے خود سے کہا: ''تم بہت مشہور ہونا چاہتے تھے، دیکھ لی اپنی اوقات!'' صبح جب آنکھ کُھلی تو میں پسینے میں نہایا ہوا تھا اور میرا بدن تھر تھر کانپ رہا تھا اور یوں لگ رہا تھا گویا ایک موقع اور دیتے ہوئے مجھے دوبارہ دُنیا میں بھیج دیا گیا ہو۔ اب میرے سر سے گانا گانے کا بھوت مکمَّل طور پر اُتر چکا تھا، میں نے گناہوں سے سچّی توبہ کی اور عزمِ مصمّم کرلیا کہ آئندہ کسی صورت میں بھی گانا نہیں گاؤں گا۔ جب گھر والوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے سخت مُزاحَمت کی مگر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے میرا مَدَنی ذِہن بن چکا تھا لٰہذا میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ مجھے خواب میں دوبارہ اسی مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی زیارت ہوئی، انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالٰی کے اِس ارشاد مبارک: وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

(ترجَمۂ کنزالایمان: اورجنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بیشک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نیکوں کے ساتھ ہے (پ۲۱، العنکبوت:۶۹)) کے مِصداق مجھے **دعوتِ**

اسلامی میں استِقامت ملتی چلی گئی ۔ میں نے نَمازوں کی پابندی شُروع کر دی ، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالی اور اپنے سر کو **سبز سبز عمامے** سے سرسبز کرلیا ۔ پہلے میں گانوں کے اشعار پڑھا کرتا تھا اب مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا میرا معمول تھا۔ ایک رات کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے جب سویا تو میری قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی اور مجھے خواب میں اپنے آقا ومولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوگئی جس پر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے۔ اس سے میرے دل کو بڑی ڈھارس ملی ۔ پھر مفتیِٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ حافظ مفتی محمد فاروق عطّاری مدنی علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی کی قبر مبارک مسلسل برسات کی وجہ سے جب کھلی تو ان کے صحیح سلامت بدن، تازہ کفن، سبز سبز عمامے اور زلفوں کے جلوے دیکھ کر میں خوشی سے جھوم اُٹھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے وابَستگان پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ورسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیسا کرم واحسان ہے ۔مَدَنی کام کرتے کرتے کل کا گلوکار **رجنید شیخ** مَدَنی ماحول کی برکت سے آج کا مبلّغ ونعت خواں بن گیا ، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مجھے **دعوتِ اسلامی** کی ذیلی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے مسجِد اور بازار میں **فیضانِ سنّت** کا درس دینے ، **صدائے مدینہ** لگانے یعنی نَمازِ فجر کیلئے جگانے ،عَلاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے مرتے دم تک مَدَنی ماحول میں

استقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

99 اَسماءُ الْحُسنٰی کی خواب میں ترغیب

اے عاشقانِ رسول اور میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے مشہور و معروف سابق گلوکار (SINGER) جُنید شیخ نے یہ "مدنی بہار" لکھوا دینے کے کچھ دن بعد سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کو بتایا کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حال ہی میں مجھے پھر ایک بار سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار ہوا، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسماءُ الْحُسنٰی یاد کرنے کا اشارہ ملا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ میں نے یاد کر لئے ہیں۔" پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں تو حدیثِ پاک میں 99 اَسماءُ الْحُسنٰی یاد کرنے کی فضیلت موجود ہے مگر خوش نصیبی کی معراج کہ آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر اپنے دیوانے کو خصوصیت کے ساتھ اِس کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ 99 اَسماءُ الْحُسنٰی کی فضیلت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۲۲۹ حدیث ۲۷۳۶) (تفصیلی معلومات کیلئے "نزہۃُ القاری شرح صحیح البخاری" صَفحہ 895 تا 898 ملاحظہ فرمالیجئے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیة بیروت)

سنّتیں عام کریں، دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان، مدینے والے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لباس کے بارے میں 14 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ **تین فرامینِ مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (ا) جن کی آنکھوں اور لوگوں کے ستر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہِ** کہہ لے۔ (معجم اوسط ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۲۰۰٤) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے

لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، **اللہ** (پاک) کا ذکر جنات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔(مراٰۃ ج۱ص۲۶۸) **(۲)** جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔

(ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔) تو اس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص ١٨١ حدیث ٦٢٨٥) **(۳)** جو باوجودِ قدرت زیب وزینت کا (یعنی خوبصورت) لباس پہننا تواضع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** پاک اس کو کرامت کا حُلہ (یعنی جنتی لباس) پہنائے گا۔ (ابو داوٗد ج ٤ ص ٣٢٦ حدیث ٤٧٧٨) **﴾2﴿** مالدار اگر **اللہ** پاک کی نعمت کے اظہار کی نیت سے شرعی خرابی سے پاک عمدہ لباس پہنے تو ثواب کا حقدار ہے **﴾3﴿ سرکارِ** دو عالم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔(کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص٣٦) **﴾4﴿ فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''سب میں اچھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سفید ہیں۔'' (ابن ماجہ ج ٤ ص ١٤٦ حدیث ٣٥٦٨) **یعنی سفید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے** کفنانا اچھا ہے۔(بہار شریعت ج۳ص۴۰۳) **﴾5﴿** امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو اپنا

لباس صاف رکھے اُس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اُس کی عقل میں اضافہ ہوگا۔" (احیاء العلوم (اردو) ج ۱ ص ٥٦١) ﴿6﴾ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ٤١) ﴿7﴾ روایت میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ پاک اُسے ایسے مرض میں مبتلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس ص ٣٩) **حضرت** سیِّدُنا امام برہانُ الدین زَرنوجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عمامہ بیٹھ کر باندھنا، یا پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا تنگدستی کے اسباب ہیں۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص١٢٦) ﴿8﴾ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم ص ٤٣) اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ﴿9﴾ "**بہارِ شریعت**" جلد 3 صَفْحَہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے

پورَوں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔(رَدُّ الْمُحتار ج۹ص ۵۷۹) ﴿10﴾ سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے۔(مراٰۃ ج٦ص ٩٤) ﴿11﴾ مرد مردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (ورنہ پہنانے والے گنہگار ہوں گے) ہاں جو لباس مرد و عورت اور بچہ اور بچی دونوں میں پہنا جاتا ہو اور اس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو تو دونوں پہن سکتے ہیں ﴿12﴾ ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورَت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔(دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج٢ ص٩٣) اس زمانے میں بہتیرے (یعنی بہت سے لوگ) ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جلد (یعنی SKIN) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ **حرام** ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ج ١ ص ٤٨١) اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے ﴿13﴾ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ **حرام** ہے، ایسوں کے کھلے

گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی **حرام** ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سمندر (BEACH) پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں نظر کی حفاظت کی سخت ضرورت ہے **﴿14﴾ تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص۴۰۹ ، رَدُّ الْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب **''بہارِ شریعت''** حصّہ **16** (312 صَفْحات) نیز **120** صَفْحات کی کتاب **''سنّتیں اور آداب''** ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان:10

قبر کا امتحان

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

قبر کا امتحان [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (26 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار حبیبِ پَروَردگار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نُور بار ہے: ''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۸۰ حدیث ۴۵۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاد رکھ ہر آن آخِر موت ہے | بن تُو مت انجان آخِر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی | عاقِل و نادان آخِر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیست سے | غمزدہ ہے جان آخِر موت ہے
مُلکِ فانی میں فَنا ہر شے کو ہے | سُن لگا کر کان آخِر موت ہے

بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخِر موت ہے

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ۱۴۱۶ھ کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں فرمایا۔ **-مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

قَبْر کی ڈانٹ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوالْحَجّاج ثُمالِی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میِّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدَمی تیرا ناس ہو! تو نے کس لئے مجھے فراموش (یعنی بُھلا) کر رکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فِتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اَکڑا پھرتا تھا؟ اگر وہ مُردہ نیک بندے کا ہو تو ایک غیبی آواز قَبْر سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ اُن میں سے ہو جو نیکی کا حُکْم کرتے رہے اور بُرائی سے مَنْع کرتے رہے تو پھر! (تیرا سُلوک کیا ہوگا؟) قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے گُلزار بن جاتی ہوں۔ چُنانچِہ پھر اُس شَخْص کا بدَن نُور میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔ (مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٦ ص٦٧ حدیث٦٨٣٥)

مُبَلِّغوں کو مُبارَک ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک پر ذرا غور تو فرمایئے کہ جب بھی کوئی قَبْر میں جاتا ہے چاہے وہ نیک ہو یا بد اسکو قَبْر میں ڈرایا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغوں! فیضانِ سنّت کا دَرْس دینے والوں! عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کرنے والوں! اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق تربیّت کرنے والوں! اور سنّتیں

سکھانے کیلئے **اِنفرادی کوشش** کرنے والوں کو مبارک ہو کہ قَبْر میں ایک غیبی آواز نیکی کا حُکم کرنے والوں اور برائی سے مَنْع کرنے والوں کی تائید وحمایت کرے گی اور اس طرح قَبْر اُن کے لئے گُلزار بن جائے گی۔

تمھیں اے مُبَلِّغ یہ میری دُعا ہے
کئے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے بال بچّے کہاں ہیں!

یاد رکھئے! قبْر میں صِرْف **عمل** جائیگا، بُلند وبالا کوٹھیاں، عالی شان مَحلّات، اونچے اونچے مکانات، مال ودولت، بینک بیلنس، وسیع کاروبار، بڑے بڑے پلاٹ، لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات، یہ سب ساتھ قَبْر میں نہیں آئیں گے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن یَسار علیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں: جب مَیِّت کو قبْر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا **عمل** آ کر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: **میرے بال بچّے کہاں ہیں؟** میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟ تو **عمل** کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قَبْر میں کوئی نہیں آیا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۱۱)

قَبْر میں ڈرانے والی چیزیں

رات کے اندھیرے میں ڈر جانے والو! بِلّی کی میاؤں پر چونک پڑنے

والو! کُتّے کے بھونکنے پر راستہ بدل دینے والو! سانپ اور بچّھو کا صِرف نام سُن کر تھرتھرانے والو! سلگتی ہوئی آگ کو دُور سے دیکھ کر گھبرانے والو! بلکہ فقط دھوئیں سے بے چین ہوجانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ جلالُ الدّین سُیوطی شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ الکافی "شَرْحُ الصُّدور" میں نَقْل فرماتے ہیں: "جب انسان قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔" (شَرْحُ الصُّدور ص ۱۱۲)

کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا گناہ کرسکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا نماز، روزہ قضا اور زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرسکتا ہے؟ کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والا ڈنڈی مار کر سودا چلا سکتا، حرام روزی کما سکتا سود و رشوت کا لین دین کرسکتا ہے؟ داڑھی مُنڈانا اور ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے تو کیا خوفِ خدا رکھنے والا داڑھی مُنڈواسکتا یا خَشخشی رکھواسکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا T.V.، V.C.R. اور انٹرنیٹ پر فلمیں ڈِرامے دیکھ سکتا اور گانے باجے سُن سکتا ہے؟ کیا خوفِ خدا رکھنے والا ماں، باپ، بھائی، بہنوں، رشتے داروں بلکہ عام مسلمانوں کا دل دُکھا سکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، بدنگاہی، بے حَیائی، بے پردَگی وغیرہ وغیرہ جرائم کرسکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا چوری، ڈاکا، دَہشت گردی اور قَتْل و غارتگری جیسی گھناؤنی

وارِداتیں کر سکتا ہے؟ طرح طرح کے گناہوں میں مُلوَّث رہنے والے ایک بار پھر کان کھول کر سن لیں کہ ''جب انسان قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُسکو ڈرانے کیلئے آ جاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (ایضاً)

پڑوسی مُردوں کی پُکار

بے نَمازیوں، بِلا عذرِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے قَضا کر ڈالنے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، ماں باپ کا دل دُکھانے والوں، داڑھی مُنڈانے والوں، یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں اور طرح طرح کی نافرمانیاں کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکر یہ ہے کہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: ''جب (گُناہ گار) مُردے کو قَبْر میں رکھ دیتے ہیں اور اُس پر عذاب کا سلسلہ شُروع ہو جاتا ہے تو اسکے پڑوسی مُردے اُس سے کہتے ہیں: ''اے اپنے پڑوسیوں اور بھائیوں کے بعد دنیا میں رَہنے والے! کیا تیرے لئے ہمارے مُعامَلے میں کوئی عبرت نہ تھی؟ کیا ہمارے تجھ سے پہلے (دنیا سے) چلے جانے میں تیرے لئے غور و فکر کا کوئی مقام نہ تھا؟ کیا تو نے ہمارے سلسلۂ اعمال کا خَتْم ہونا نہ دیکھا؟ تجھے تو مُہلَت تھی تو نے وہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں جو تیرے بھائی نہ کر سکے۔'' زمین کا گوشہ اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے دنیائے ظاہر سے دھوکا کھانے والے! تجھے ان سے عبرت کیوں نہ ہوئی جو تجھ سے پہلے یہاں آ چکے تھے اور انہیں بھی دنیا نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۲۰۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ہر مرنے والا مرتے ہی گویا یہ پیغام دیتا چلا جاتا ہے کہ جس طرح میں مَر گیا ہوں آپ کو بھی مرنا پڑ جائیگا، جس طرح مجھے منوں مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے اسی طرح تمہیں بھی دَفن کیا جائیگا۔

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!

مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

امتِحان سر پر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل جب اسکول یا کالج کا اِمتحان قریب آتا ہے تو طَلَبہ اس کی تیّاریوں میں بَہُت زِیادہ مشغول ہوجاتے ہیں، رات دن ان پر بس ایک یِہی دُھن سُوار ہوتی ہے کہ **امتحان سر پر ہے**، امتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، دعائیں بھی مانگتے ہیں پھر بعض نادان تو مُمتَحِن کو رشوتیں بھی دیتے ہیں، ہر ایک کی فَقَط ایک ہی آرزو ہوتی ہے کہ کسی طرح میں دنیا کے امتحان میں اچھّے نمبروں سے پاس ہوجاؤں۔ اے دنیا کے امتحان کی تیّاریوں میں کھو جانے والو! کان کھول کر سن لیجئے! ایک امتحان وہ بھی ہے جو قَبْر میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! **قَبْر کے امتحان** کی تیّاری ہمیں نصیب ہوجاتی۔ آج اگر اِمکانی سُوالات (IMPORTANTS) مل جائیں تو طالبِ عِلْم اُس پر ساری ساری رات محنت کرتے ہیں، اگر نیند کُشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ اے دنیا کے امتحان کی فکر کرنے والو! حیرت ہے کہ آپ اِمکانی سُوالات پر بَہُت زِیادہ محنت کرتے

ہیں، کاش! آپکو اس بات کا اِحساس ہو جاتا کہ قَبْر کے سُوالات اِمکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مہکتے پھول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیشگی ہی بتا دیئے ہیں اس کے جوابات بھی ارشاد فرما دیئے ہیں ہائے افسوس! قَبْر کے سُوالات و جوابات کی طرف ہماری کوئی توجُّہ ہی نہیں۔ آہ! آج ہم دنیا میں آکر دنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہو گئے کہ ہمیں اس بات کا اِحساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑیگا۔ ؎

دِلا غافِل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بَغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اسے کِرْموں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سِرہانا ہے

نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آویں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سنگ اکیلا تُو نے جانا ہے

جہاں کے شُغل میں شاغِل خدا کی یاد سے غافِل
کرے دعوٰی کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے

غلامؔ اِک دم نہ کر غفلت حَیاتی پہ نہ ہو غَرّہ
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

نَقْل کرنے والا ہی کامیاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی آپ سب پر اپنا فَضْل و کرم فرمائے اللہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پردُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

تبارَکَ وَتعالٰی آپ سب کو مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا میں زیرِ گُنْبدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایمان وعافیت کے ساتھ شہادت نصیب کرے اور یہ ساری دعائیں خاکِ مدینہ کے صدقے مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنے فَضْل وکرم سے ہمیں ایسا پاکیزہ نمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مسلمان اُس نَمُونے کی جتنی اچّھی نَقْل کرے گا اُتنا ہی وہ اعلیٰ کامیاب ہوگا۔ چُنانچِہ **اللہ** تَبارَکَ وَتعالٰی اُس مقدّس نَمُونے کا اِعلان پارہ 21 **سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب** کی اکیسویں آیتِ کریمہ میں اس طرح فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجَمۂ کنزالایمان: بےشک تمہیں رسولُ اللّٰہ کی پیروی بہتر ہے۔

تو اس رَحْمت والے نَمُونے کی جو نَقْل کرے گا وُہی کامیاب ہوگا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس عطا کردہ بے مِثْل نَمُونے کو چھوڑ کر جو شیطان کی پیروی کرے گا، غیر مسلموں کے طور طریقے اپنائے گا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوسکے گا۔

بد نصیب دُولھا سویا ہی رہ گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** تَعَالٰی آپ پر فَضْل وکرم کرے، ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کسی کے بارے میں یہ شور برپا ہوجائے کہ رات کو تو یہ بھلا چنگا سویا تھا لیکن صُبْح جب نوکری کیلئے جگایا گیا تو معلوم ہوا کہ آج تو وہ ایسا سویا ہے کہ اب قِیامت تک سویا ہی

رہے گا، یعنی اِس کی روح پرواز کر چکی ہے۔ہاں ہاں یہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والا ایک دل خَراش واقِعہ ہے ایک نوجوان کی شادی ہوئی......رُخصتی کی تاریخ بھی آ گئی......کل رُخصتی ہونی ہے رات کو، شُکرانے کے نوافِل اور شکرانے میں صَدَقہ وخیرات کرنے کے بجائے شیطان کی پیروی میں ناچ رنگ کی محفِل برپا کی گئی، خاندان کی بہو بیٹیاں طبلے کی تھاپ پر رَقْص کر رہی ہیں اور مَرْد بھی ناچ ناچ کر اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کر رہے ہیں، رات بھر اُودھم مچا کر جب فَجْر کی اذانیں شُروع ہوئیں تو بجائے مسجِد کا رُخ کرنے کے لوگ سونے کیلئے چلے گئے، دولھا بھی اپنے بستر پر لیٹا، رات بھر کی تھکن کی وجہ سے آنکھ لگ گئی۔ پیارے اسلامی بھائیو! ذرا کلیجہ تھام کر سنئے! جُمُعہ کا دن تھا ماں نے دوپہر کے بارہ بجے کسی کو بھیجا کہ میرے لال کو اٹھا دو آج جُمُعہ کا دن ہے جلدی جلدی غُسْل کر لے اور تیّاری کرے کہ آج اس کی دُلہن گھر آنیوالی ہے۔ جگانے کیلئے گھر کا ایک عزیز پہنچتا ہے، آوازیں دیتا ہے، لیکن دولہے میاں جواب نہیں دے رہے، اوہو! آخِر رات کی اتنی بھی کیا تھکن کہ آنکھ ہی نہیں کُھل رہی! مگر جب ہِلا جُلا کر دیکھا تو اُس کی چیخیں نکل گئیں کہ یہ تو ہمیشہ کیلئے سو گیا ہے! کُہرام مچ گیا، شادی کا گھر ماتم کَدہ بن گیا، جہاں ابھی رات دھوم سے شادیانے بج رہے تھے وہاں اب آہ و بُکا کا شور برپا ہو گیا، جہاں ہنسی کے فَوّارے اُبل رہے تھے، وہاں آنسوؤں کے دھارے بہنے لگے۔تجہیز و تکفین کی تیّاریاں ہونے لگیں، آہ! صد آہ! چند گھنٹوں کے بعد جسے سر پر مہکتے پھولوں کا سہرا پہنا کر سج دھج کے ساتھ سجی ہوئی کار میں سُوار

کیا جانا تھا وہ **بدنصیب دُولھا** جنازے کی ڈولی میں سوار کر دیا گیا، باراتی ''شادی ہال'' میں پہنچانے کے بجائے اُسے کندھوں پر لاد کر سوئے قبرِستان چل پڑے ہیں۔ ہائے! ہائے! **بدنصیب دُولھا** روشنیوں کے چکا چوند سے نکل کر گُھپ اندھیری قبْر کی طرف بڑھتا چلا جارہا ہے، اب اسے رنگ برنگے پھولوں سے سجے ہوئے اور جگمگاتے ''**حَجلَۂ عروسی**'' میں نہیں بلکہ کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی **وَحشتناک قَبْر** میں رکھا جائیگا۔ اب اس کے بدن پر شادی کا خوشنما، رنگ برنگا، مہکتا جوڑا نہیں بلکہ کافوری غمگین خوشبو میں بسا ہوا کفن ہے اور......اور......دیکھتے ہی دیکھتے **بدنصیب دُولھا** قبْر میں اُتار دیا گیا۔ آہ! ؎

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

قبْر کا ہولناک مَنظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ایک دن مرنا اور اندھیری قَبْر میں اُترنا پڑیگا، ہاں! ہاں! ہم اپنے دَفْن کرنے والوں کو دیکھ اور سُن رہے ہونگے، جب وہ مِٹّی ڈال رہے ہونگے یہ دردناک مَنظر بھی نظر آرہا ہوگا، لیکن بول کچھ نہیں سکیں گے، دَفْن کرنے کے بعد ہمارے ناز اٹھانے والے رُخصت ہو رہے ہوں گے، قبْر میں انکے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہوگی، دل ڈوبا جارہا ہوگا، اتنے میں اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قبْر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے خوفناک شکلوں والے کالے کالے مَہیب بالوں کو لٹکائے دو فِرِشتے

منکر نکیر قبْر میں آ موجود ہونگے ، انکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہونگے اور وہ سختی کیساتھ بٹھائیں گے اور کَرَخْت (یعنی سخت) لہجے میں سُوالات کریں گے ، دنیا کی رنگینیوں میں گم صِرف دُنیوی امتحان ہی کی فکر کرنے والوں ، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں ، گانے باجے سننے والوں ، داڑھی منڈانے والوں ، داڑھی کو ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں ، حرام روزی کمانے والوں سُود اور رِشوت کا لین دین کرنے والوں ، اپنے عُہدے اور مَنصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مظلوموں کی آہیں لینے والوں ، جھوٹ بولنے والوں ، غیبت اور چُغل خوری کرنے والوں ، ماں باپ کا دل دُکھانے والوں ، اپنی اولاد کو شریعت و سنّت کے مطابِق تربیّت نہ دلانے والوں ، مذہبی رنگ نہ چڑھ جائے اِس بُری نیّت سے اپنی اَولاد کو سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول اور **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات سے رَوکنے والوں ، اپنی اَولاد کو داڑھی مبارک سجانے سے روکنے والوں ، بے پردَگی کرنے والیوں اور کُھلے بال لے کر گلیوں اور بازاروں میں گھومنے والیوں ، میک اَپ کر کے شاپنگ سینٹروں اور رشتے داروں کے گھروں پر بے پردہ جانے والیوں اور دِلیری کے ساتھ طرح طرح کے گناہوں میں رَچے بسے رہنے والوں سے اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا اور اس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور گناہوں کے سبب **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہوگیا تو کیا بنے گا؟ بڑے سَخْت لہجے میں سُوالات ہو رہے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ ؟ ''یعنی تیرا رب کون ہے؟'' آہ! رب عَزَّوَجَلَّ کو کب یاد کیا تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا جو ایمان برباد کر بیٹھا اُس کی زَبان سے نکل رہا ہے: هَيْهَاتَ

هَيْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی ''یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' پھر پوچھا جائیگا: مَادِیْنُكَ ''یعنی تیرا دین کیا ہے؟'' قَبْر میں مُردہ سوچ رہا ہے کہ میں نے تو آج تک دُنیا ہی بسائی تھی، **قَبْر کے امتحان** کی تیّاری کی طرف کبھی ذِہْن ہی نہیں گیا تھا، بس صرف دنیا کی رنگینیوں ہی میں کھویا ہوا تھا، مجھے قَبْر کے امتحان کا کہاں پتا تھا! کچھ سمجھ نہیں آ رہی اور زَبان سے نکل رہا ہے: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی ''یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' پھر ایک حسین و جمیل نور برساتا جلوہ دِکھایا جائے گا اور سُوال ہو گا: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ ''یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟'' پہچان کیسے ہوگی! داڑھی سے تو اُنْسِیَّت تھی ہی نہیں، غیر مسلموں کا طریقہ عزیز تھا، داڑھی مُنڈانے کا معمول رہا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیَّت ہے، بچّے نے زُلفیں رکھی تھیں تو اُس کو مار مار کر کٹوانے پر مجبور کیا تھا، یہ بُزُرگ تو زُلفوں والے ہیں، کی چین (KEY CHAIN) میں فلم ایکٹریس کا فوٹو رکھا تھا، اپنی سُوزوکی کے پیچھے بھی فلم ایکٹریس کا فوٹو لگا کر دوسروں کو بدنگاہی کی دعوتِ عام دے رکھی تھی، گھر میں بھی ایکٹریس کی تصاویر آویزاں کر رکھی تھیں، مجھے تو فنکاروں اور گُلوکاروں کی پہچان تھی معلوم نہیں یہ کون صاحِب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہُوا اُس کے مُنہ سے نکلے گا: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَاۤ اَدْرِی ''یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔'' اتنے میں جنّت کی کھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنّم کی کھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت

بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کر دیا جائیگا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھایا جائیگا، سانپ اور بچّھو لپٹ جائیں گے۔

آج مچّھر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں

قَبر میں بچّھو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

جلوۂ جاناں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نَمازیوں، رَمَضان کے روزے رکھنے والوں، حج ادا کرنے والوں، پوری زکوٰۃ نکالنے والوں، فلموں ڈِراموں سے دور بھاگنے والوں، وعدہ خِلافی، بداَخلاقی، بدنگاہی، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بے پردگیوں سے بچنے والوں، **اللہ** کی رِضا کیلئے میٹھے بول بولنے والوں، **دعوتِ اسلامی** کے مُبَلِّغوں، سنّتوں پر عمل کر کے دوسروں کو سنّتیں سکھانے والوں، **فیضانِ سنّت** کا درس دینے اور سننے والوں، **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے والوں، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنے والوں، اپنے چہرے کو ایک مُٹّھی داڑھی سے آراستہ کرنے والوں، اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے والوں، سنّتوں بھرا لباس پہننے والوں کو مُبارک ہو کہ جب مومن قبر میں جائیگا اور اُس سے سُوال ہوگا: مَنْ رَّبُّكَ ؟ ''یعنی تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا: رَبِّیَ اللّٰہ ''یعنی میرا رب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے۔'' مَادِیۡنُكَ ؟ ''یعنی تیرا دین کیا ہے؟'' زَبان سے نکلے گا: دِیۡنِیَ الۡاِسۡلَام ''یعنی میرا دین اسلام ہے'' (**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِسی اسلام کی مَحبَّت میں تو **دعوتِ اسلامی** کے

مَدَنی قافِلے میں سفر کیا کرتا تھا۔اسی اسلام کی مَحبَّت میں تو میں مُعاشَرے کے طعنے سہتا تھا، سنّتوں پرعمل کرتا دیکھ کرلوگ مذاق اڑاتے تھے، مگر میں ہنسی خوشی برداشت کیا کرتا تھا، اسی دینِ اسلام کی خاطِر میری زندَگی وَقْف تھی) پھر کسی کا رَحْمت بھرا جلوہ دکھایا جائے گا، تو خوش نصیب نَمازیوں، روزہ داروں، حاجیوں، فرض ہونے کی صورت میں پوری زکوٰۃ ادا کرنے والوں، سنّتوں پر عمل کرنے والوں، نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والوں اور **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفرکرنے والوں کا دل خوشی سے جھوم اُٹھے گا۔ کیونکہ دُنیا ہی میں بقولِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان عُشّاق کی یہ کیفیت ہوتی ہے: ؎

روح نہ کیوں ہو مُضْطَرِب موت کے انتِظار میں سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

اور اس حسرت کو بھی زندگی بھر پروان چڑھایا تھا کہ: ؎

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں اُن سے یوں کہوں

اب تو پائے ناز سے میں اے فِرِشتو کیوں اُٹھوں مَر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دلرُبا کے واسطے

تو جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، ہم غریبوں کے غمگسار، بےکسوں کے مددگار، شہنشاہِ والا تبار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں پوچھا جائے گا: مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُل؟ ''اِس مَرد کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا''؟ تو زَبان سے بےساختہ جاری ہوگا: ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ''یعنی یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں''، (یہی تو میرے وہ آقا

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، جن کا ذِکرِ خیر سن کر میں جھومتا تھا اور نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر عقیدت سے انگوٹھے چومتا تھا، یہ تو میرے وُہی میٹھے میٹھے آقا محمّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں کہ جن کی یاد میرے لئے سرمایۂ حیات تھی، یہی تو میرے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں کہ جن کا ذِکر میرے دل کا سُرور اور میری آنکھوں کا نور تھا) ؎

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یِہی تو ایک سہارا ہے زندگی کیلئے
مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

اور جب سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلوہ دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قدموں سے لپٹ کر عَرْض ہوگی: **یا رسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ؎

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو! ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

اے کاش! ہمیشہ کیلئے ہماری قَبْر ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے جلووں سے بسا دیں۔ بقولِ مولٰینا حسن رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن پھر تو...... ؎

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جِناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

آخِری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنَّم کی کِھڑکی کُھلے گی اور معاً (یعنی فوراً) بند ہوجائے گی اور جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے

ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جنّتی کفن ہوگا، جنّتی بچھونا ہوگا، قبْر تاحدِّ نظر وَسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔ ؎

قبْر میں لہرائیں گے تا حَشْر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی　　(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنَّم کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھٹ پٹ اپنے گُناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کوئی جان بوجھ کر ایک نَماز بھی تَرک کر دیتا ہے اس کا نام جہنَّم کے اُس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخل ہوگا۔'' (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۷ ص۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰) نمازوں کی پابندی کیجئے **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحہ 434 پر ہے: ''غَیّ جہنَّم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ''ہَبْہَب'' ہے، جب جہنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑ کنے لگتی ہے۔ یہ کوآں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔'' رَمضانُ المبارَک کے روزوں کا اہتمام کیجئے، حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: ''جو ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بِلا عُذْرِ شَرْعی و مَرَض قضا کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے

روزے اس کی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (تِرمِذی ج ۲ ص ۱۷۵ حدیث ۷۳۳) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پچھلی نَمازیں یا روزے اگر باقی ہیں تو ان کا حساب کر لیجئے، **قضاءِ عُمری** کر لیجئے اور جان بوجھ کر کی ہوئی تاخیر کے گناہ کی توبہ بھی کر لیجئے۔ فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور بدنگاہی کرنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ مُکاشَفَةُ الْقُلُوب میں ہے: ''جو اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے گا اس کی آنکھوں میں قِیامت کے روز اللہ تَعَالٰی آگ بھردے گا۔'' (مُکاشَفَةُ الْقُلوب ص ۱۰) ماں باپ کو ستانے والوں کیلئے دردناک عذاب کی وعید ہے چُنانچِہ حدیث شریف میں آتا ہے: مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ عرض کی گئی: ''یہ ماں باپ کو گالیاں بکتے تھے۔'' (الکبائر ص ۴۸) داڑھی مُنڈانے والوں یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں کیلئے مقامِ غور ہے کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے: ''مونچھوں کو خوب پست کرو داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یَہو دِیوں جیسی صورت مت بناؤ۔''

(شرح معانی الآثار ج ٤ ص ٢٨ حدیث ٦٤٢٢، ٦٤٢٤)

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عشق کا چِہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

کالے بِچّھو

پاکستان کے مشہور شہر کوئٹہ کے کسی قریبی گاؤں میں ایک لاوارِث کلین شیو

نوجوان مرا پایا گیا، لوگوں نے مل کر اُس کو دفنا دیا۔ اتنے میں مرحوم کے عزیز آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ہم اِس کی لاش کو نکال کر لے جائیں گے اور اپنے گاؤں میں دَفنائیں گے۔ لہٰذا قَبْر دوبارہ کھودی گئی، جب چِہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں! کفن چِہرے سے ہٹا ہوا تھا اور کلین شیو نوجوان کے چِہرے پر کالے کالے بچّھوؤں کی کالی کالی داڑھی بنی ہوئی تھی لوگوں نے گھبرا کر جلدی جلدی سِل رکھی مِٹّی ڈالی اور بھاگ گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سب کو **اللہ** تعالٰی بچّھوؤں سے بچائے۔ آمین! جلدی جلدی پیارے پیارے اور شہد سے بھی میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سنّت** چِہرے پر سجا لیجئے اور جواب تک مُنڈاتے یا خَشخَشی کرواتے رہے ہیں وہ اِس گناہ سے توبہ بھی کرلیں۔ یاد رکھیئے! **داڑھی منڈانا بھی حرام ہے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانا بھی حرام۔**

گیسو رکھنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو کبھی کان مُبارَک کی لَو تک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص ۱۸،۳۵،۳٤) (ہاں حج وعُمرہ کے اِحْرام شریف سے باہَر ہونے کیلئے حَلْق فرمایا یعنی بال مُبارَک مُنڈوائے ہیں) انگلش بال رکھنا سنّت نہیں، گیسو (زلفیں) سنّت ہیں۔ برائے کرم! اپنے سر پر **سنّت** کے مطابِق گیسو سجا لیجئے۔ نیز میٹھے میٹھے

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **میٹھی میٹھی** سنّت **عمامہ شریف** کا تاج بھی سر پر سجا لیجئے۔

عِمامے کی پیاری حِکایت

میرے آقا امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیۡہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُ نا) سالم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے والِدِ ماجِد (حضرتِ سیِّدُ نا) **عبدُ اللّٰہ بن عُمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حُضُور حاضِر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے، میری طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) کر کے فرمایا: تم عمامے کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عَرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزّت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، میں نے **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ "عمامے کے ساتھ ایک نَفْل نماز خواہ فَرض بے عمامے کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بے عمامے کے ستّر جمعوں کے برابر ہے۔" پھر ابنِ عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فِرِشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٦ ص ٢١٥)

اگر سب اپنی مَدَنی سوچ بنالیں کہ آج سے ہم داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف کی سنّتیں اپنالیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف کا ایک بار پھر رَواج پڑ جائیگا۔ یعنی جس طرح آج لوگ بکثرت داڑھیاں مُنڈاتے ہیں اسی طرح کثیر مسلمان

داڑھیاں سجانے لگیں گے اور ہر طرف داڑھی، زُلفوں اور عمامے شریف کی بہار آ جائے گی۔

ہم کو میٹھے مصطفٰے کی سنّتوں سے پیار ہے

اِنْ شَآءَاللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (معراج کی رات) میں نے کچھ مَرْدوں کو دیکھا جن کی کھالیں **آگ کی قینچیوں** سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبُودار گڑھا دیکھا جس میں شور و غوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخِ بغداد ج ۱ ص ٤١٥) یاد رکھئے! نَیل پالش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وُضو کرنے سے نہ وُضو ہوتا ہے نہ ہی نہانے سے غُسْل اُترتا ہے، جب وُضو و غُسْل نہ ہو تو نَماز بھی نہیں ہوتی۔

آئیے عَہْد کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج سے عَہْد کرلیجئے کہ میری کوئی نَماز قَضا نہیں ہوگی ...... آج کے بعد رَمَضان کا کوئی روزہ قَضا نہیں ہوگا ...... فلمیں ڈِرامے نہیں دیکھیں گے ...... گانے باجے نہیں سنیں گے ...... داڑھی نہیں منڈائیں گے ...... ایک مُٹّھی سے نہیں گھٹائیں

گے......اِنْ شَآءَاللّٰہ۔[1] اور مَردوں کے پاجامے کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہونے چاہئیں کہ جو کپڑا اتکبُّر سے نیچے گرتا ہے وہ آگ میں ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ''ایک شخص تکبُّر سے تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اور قِیامت تک وہ زمین میں دھنستا رہے گا۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٤٧ حدیث ٥٧٩٠) آج کے بعد سارے اسلامی بھائی اپنے پاجامے ٹخنوں سے اوپر رکھا کریں گے......اِنْ شَآءَاللّٰہ......اِنْ شَآءَاللّٰہ......اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳٤۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''ربِّ مصطَفٰے! اِمہمانِ مدینہ بنا'' کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مِہمان نوازی کے 20 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قِیامت پر

مدینہ

[1] امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بعض اجتماعات میں بیان کے بعد اپنے مخصوص انداز میں عہد لیتے ہیں جس کا جواب اجتماع میں موجود اسلامی بھائی ہاتھ لہرا لہرا کر اِنْ شَآءَاللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے دیتے ہیں۔

ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ **مہمان** کا اِحترام کرے (بُخاری ج ٤ ص ١٠٥ حدیث ٦٠١٨) **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: **مہمان کا اِحترام** یہ ہے کہ اس سے خندہ پیشانی سے ملے، اس کے لیے کھانے اور دوسری خدمات کا انتِظام کرے حَتَّی الْاِمکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے (مراۃ ج٦ ص٥٢) ﴿٢﴾ جب کوئی **مہمان** کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے (کَنْزُ الْعُمّال ج ٩ ص ١٠٧ حدیث ٢٥٨٣١) ﴿٣﴾ جس نے نَماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حج ادا کیا، رَمَضان کے روزے رکھے اور **مہمان کی مہمان نوازی** کی، وہ جنّت میں داخِل ہوگا (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ١٢ ص ١٠٦ حدیث ١٢٦٩٢) ﴿٤﴾ جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ٦ ص ١٤٢ حدیث ١٧٤٢٤) ﴿٥﴾ آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے **مہمان** سے خدمت لے (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٢٨٨ حدیث ٤٦٨٦) ﴿٦﴾ سنّت یہ ہے کہ آدمی **مہمان** کو دروازے تک رُخصت کرنے جائے (اِبن ماجہ ج ٤ ص ٥٢ حدیث ٣٣٥٨) مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ہمارا مہمان وہ ہے جو ہم سے ملاقات کے لیے باہَر سے آئے خواہ اُس سے ہماری واقفیت پہلے سے ہو یا نہ ہو جو ہمارے لئے اپنے ہی محلّہ یا اپنے شہر میں سے ہم سے ملنے آئے دو چار منٹ کے لئے وہ ملاقاتی ہے مہمان نہیں۔ اس کی خاطر تو کرو مگر اس کی دعوت نہیں ہے اور جو ناواقف شخص اپنے کام کے لئے ہمارے پاس آئے وہ مہمان نہیں جیسے حاکم یا مفتی کے پاس مقدمہ والے یا فتویٰ والے آتے ہیں یہ حاکم کے

مہمان نہیں (مـراٰۃ ج ٦ ص ٥٤) ۞ مہمان کو چاہیے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 391 پر حدیث نمبر 14 ہے: ''جو شَخْص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قِیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، اپنے مَقدور بھر اس کے لیے تکلُّف کا کھانا تیّار کرائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد تکلُّف نہ کرے بلکہ جو حاضِر ہو وہی پیش کردے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے، مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے'' (بُخاری ج ٤ ص١٣٦ حدیث ٦١٣٥) ۞ جب آپ کسی کے پاس بطورِ مہمان جائیں تو مُناسب ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ حسبِ حیثیت میزبان یا اُس کے بچّوں کیلئے تحفے لیتے جائیے ۞ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو میزبان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کے گناہوں میں پڑتے ہیں۔ تو جہاں یقینی طور پر یا ظنِّ غالِب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہیے کہ بِغیر مجبوری کے نہ جائے۔ ضَرورتاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میزبان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میزبان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس کا ایسا بُرا معمول ہے تو جہاں اِسے غالِب گمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی شر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میزبان گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا معمول ہو تو تحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں ۞ صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا

مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ (۳) بِغیر اجازتِ صاحِبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بِغیر) وہاں سے نہ اُٹھے اور (٤) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے (عالمگیری ج ٥ ص ٣٤٤) ۞ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ **میزبان** بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود **مہمان** مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ''آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟'' کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تَحت کم کھانے کے باوُجُود اِصرار و تکرار سے بچنے کیلئے **مہمان** کو کہنا پڑ جائے کہ ''میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے'' ۞ میزبان کو چاہیے کہ **مہمان** سے وقتاً فو قتاً کہے کہ ''اور کھاؤ'' مگر اس پر اِصرار نہ کرے، کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو (ایضاً) ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ساتھی کم کھاتا ہو تو اُس سے ترغیباً کہے: کھائیے! لیکن تین بار سے زیادہ نہ کہا جائے کیوں کہ یہ ''اِصرار'' کرنا اور حد سے بڑھنا ہوا (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۹) ۞ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ

کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۴۵) ۞ مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہو (ایضاً) ۞ میزبان کو چاہیے کہ **مہمان** کی خاطرداری میں خود مشغول ہو، خادموں کے ذمّے اس کو نہ چھوڑے کہ یہ **حضرتِ** سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی **سنّت** ہے (ایضاً، بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۹۴) جو شخص اپنے بھائیوں (مہمانوں) کے ساتھ کھاتا ہے اُس سے حساب نہ ہوگا (قوت القلوب ج ۲ ص ۳۰۶) ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: جو شَخْص کم خوراک ہو جب وہ لوگوں کے ساتھ کھائے تو کچھ دیر بعد کھانا شروع کرے اور چھوٹے لُقمے اٹھائے اور آہِستہ آہِستہ کھائے تاکہ آخر تک دوسرے لوگوں کا ساتھ دے سکے (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج ۸ ص ۸۴ تحتَ الحدیث ۴۲۰۴) ۞ اگر کسی نے اِس لئے جلدی سے ہاتھ روک لیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں مقام پیدا ہو اور اِس کو پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے والا (یعنی بھوک سے کم کھانے والا) تصوُّر کریں تو **رِیا کار** اور عذابِ نار کا حقدار ہے ۞ اگر بھوک سے کچھ زیادہ اس لیے کھا لیا کہ **مہمان** کے ساتھ کھا رہا ہے اور معلوم ہے کہ یہ ہاتھ روک دے گا تو **مہمان** شرما جائے گا اور سیر ہو کر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھ زیادہ کھا لینے کی اجازت ہے جبکہ اتنی ہی زیادتی ہو جس سے مِعدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو (مُلَخَّص از دُرِّمُختار ج ۶ ص ۵۶۱) ۞ ایک شَخْص نے عَرْض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں ایک شخص کے یہاں گیا، اُس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو کیا میں اس سے بدلا لوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۴۰۵ حدیث ۲۰۱۳)

ہزاروں **سُنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہَدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
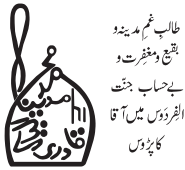
۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ

25-10-2012

بیان: 11

قیامت کا امتحان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (34 صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا ہوا مَحسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

شفیعُ الْمُذْنِبِین رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جس نے صُبْح وشام مجھ پر دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قِیامت اُس کو میری شَفاعت نصیب ہوگی۔'' (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۱٦٣ حدیث ۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے کا خوف

آدھی رات کو ایک چھوٹا بچّہ اچانک اُٹھ بیٹھا اور چیخ چیخ کر رونے لگا۔ والِد صاحِب گھبرا کر بیدار ہو گئے اور بولے: اے میرے لال ! کیا ہو گیا؟ بچّہ روتے ہوئے بولا :

---

۱ یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بابُ المدینہ کراچی کے علاقے پیر کالونی میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع (اندازاً جمادی الاولی ۱٤۲۲ھ/26-07-2001) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ -مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

''ابّا جان! کل جُمعرات ہے لہٰذا استاد صاحِب پورے ہفتے کے اَسباق کا امتحان لیں گے میں نے پڑھائی پر توجُّہ نہیں دی، کل مجھے مار پڑے گی۔'' یہ کہتے ہوئے بچّہ ''ہائے ہُوں، ہائے ہُوں'' کرنے لگا۔ اِس پر والِد صاحِب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اپنے نَفْس کو مخاطَب کر کے کہنے لگے: اِس بچّے کو صِرف ایک ہفتے کا حِساب دینا ہے اور استاد کو چکما (یعنی دھوکا) بھی دیا جا سکتا ہے اس کے باوُجُود یہ رو رہا ہے اور مارے خوف کے اسے نیند نہیں آ رہی اور آہ! آہ! آہ! مجھے تو پُوری زندَگی کا حساب اُس واحِدِ قہّار جَلَّ جلالُہٗ کو دینا ہے جسے کوئی چکما (یعنی دھوکا) نہیں دے سکتا، مجھے **قِیامت کا امتحان** درپیش ہے مگر میں غافِل ہو کر سو رہا ہوں، آخر مجھے کوئی خوف کیوں نہیں آ رہا!۔ (دُرَّۃ النّاصِحین ص ۲۹۵ بِتَغیُّر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مُتَعَدَّد **مَدَنی پھول** ہیں، آپ بھی غور فرمایئے میں بھی سوچتا ہوں۔ ایک بچّہ، اُس کی سوچ اور اس کے والِد کی مَدَنی سوچ دیکھئے! بچّہ مدرَسے کے ''حساب'' کے خوف سے رو رہا ہے اور باپ قِیامت کے حساب کی سختی کو یاد کر کے آبدیدہ ہے۔

کریم! اپنے کرم کا صدقہ لئیمِ بے قَدْر[1] کو نہ شرما

تُو اور گدا سے حساب لینا گدا بھی کوئی حِساب میں ہے

(یہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مَقْطع ہے، دونوں جگہ رضاؔ کی جگہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے اپنی نیّت سے ''گدا'' کر دیا ہے)

مـــــدینــه

[1] لئیمِ بےقَدْر یعنی نِکمّا۔ کمینہ

ولیُّ اللّٰہ کی دعوت کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کو ایک مالدار شخص نے باِصرار دعوتِ طَعام دی، فرمایا: میری یہ تین۳ شرطیں مانو تو آؤں گا، (۱) میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا (۲) جو چاہوں گا کھاؤں گا (۳) جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں۳ شرطیں منظور کرلیں۔ ولیُّ اللّٰہ کی زیارت کیلئے بَہُت سارے لوگ جَمْع ہوگئے۔ وَقتِ مقرّرہ پر حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شُروع ہوا، سیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سُوکھی روٹی نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب سلسلۂ طَعام کا اختِتام ہوا، میزبان سے فرمایا: ''چُولہا لاؤ اور اُس پر توا رکھو،'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تَپِش سے توا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔'' یہ فرما کر توے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حضرات بھی باری باری اِس توے پر کھڑے ہوکر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بیک زَبان بول اُٹھے: یاسیِّدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرم گرم توا اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دنیادار لوگ ہیں) آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جب اِس دُنیوی گرم توے پر کھڑے ہوکر آج صِرف ایک وَقْت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے

سکتے تو کل بَروزِ قِیامت آپ حَضرات زِندَگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے!

پھر آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے پارہ 30 **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کی آخِری آیت کی تلاوت فرمائی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

یہ رِقّت انگیز ارشاد سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔ (مُلَخَّص ازتذکرۃ الاولیاء، الجزء الاوّل ص ۲۲۲) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَدْقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے[1] کو لجانا[2] کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قِیامت کے 5 سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم خواہ روئیں یا ہنسیں، جاگیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں **قِیامت کا امتحان** برحق ہے۔ ''تِرمِذی شریف'' میں اِس امتحان کے بارے میں فرمایا جارہا ہے: انسان اُس وَقْت تک قِیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ ان پانچ سُوالات کے جوابات نہ دے لے ﴿۱﴾ تم نے زندَگی کیسے بسر کی؟ ﴿۲﴾ جوانی

[1] لجائے یعنی شرمِندے۔ [2] شرمندہ کرنا

کیسے گزاری؟ ﴿۳﴾ مال کہاں سے کمایا؟ اور ﴿٤﴾ کہاں کہاں خَرچ کیا؟ ﴿٥﴾ اپنے عِلم کے مطابِق کہاں تک عمل کیا؟ (ترمِذی ج ٤ ص ١٨٨ حدیث ٢٤٢٤)

امتِحان سر پر ہے

آج دنیا میں جس طالبِ عِلم کا امتحان قریب آجائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہوجاتا ہے، اُس پر ہر وَقت بس ایک ہی دُھن سُوار ہوتی ہے: ''امتحان سر پر ہے'' وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیّاری اور اَہم سُوالات پر خوب کوشِش کرتا ہے کہ شاید یہ سُوال آجائے شاید وہ سُوال آجائے، ہر اِمکانی سُوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دنیا کا امتحان بَہُت آسان ہے، اِس میں دھاندلی ہوسکتی ہے، رِشوت بھی چل سکتی ہے، جبکہ اس کا حاصِل فَقَط اتنا کہ کامیاب ہونے والے کو ایک سال کی ترقّی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں نہیں ڈالا جاتا، صِرف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقّی سے اُس کو مَحروم کردیا جاتا ہے۔ دیکھئے تو سہی! اِس دُنیوی امتحان کی تیّاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتّٰی کہ نیند کُشا گولیاں کھا کھا کر ساری رات جاگ کر اس امتحان کی تیّاری کرتا ہے مگر افسوس! اُس **قِیامت کے امتحان** کیلئے آج مسلمان کی کوشِش نہ ہونے کے برابر ہے جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں جنّت کی نہ خَتْم ہونے والی ابدی راحتیں اور فیل ہونے کی صورت میں دوزخ کی ہولناک سزائیں!

پیشتر مرنے سے کرنا چاہئے
موت کا سامان آخِر موت ہے

مُسلمانوں کے ساتھ سازِشیں

آہ! آج مسلمانوں کیساتھ زبردست سازِشیں ہورہی ہیں، آہِستہ آہِستہ اسلام کی مَحبَّت دلوں سے دُور کی جارہی ہے، عَظَمتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سینوں سے نکالا جارہا ہے، سُنّتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مٹایا جارہا ہے، جو کچھ ہمارے مُعاشَرے میں ہورہا ہے اُس پر غور تو فرمایئے! افسوس! شادِیوں اور خوشی کے مَواقِع پر مسلمان سڑکوں پر ناچتے نظر آرہے ہیں، شَرم وحیا کا پردہ چاک کردیا گیا ہے۔

ولولہ سنّتِ محبوب کا دیدے مالِک
آہ! فیشن پہ مسلمان مرا جاتا ہے

ایک لاکھ روپیہ اِنْعام

بہر حال اسلام دشمن طاقتوں کی یہ سازِشیں ابھی سے نہیں عرصے سے چل رہی ہیں کہ پہلے مسلمانوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں سے دور کردو، انہیں عیش وعشرت کا عادی بناڈالو پھر جتنا چاہو اِن کو بیوُقُوف بناؤ اور ان پر راج کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل بمشکل چار یا پانچ فیصد مسلمان نَماز پڑھتے ہوں گے یعنی 95 فیصد مسلمان شاید نَماز ہی نہیں پڑھتے اور جتنے نَماز پڑھتے ہیں ان میں بھی شاید ہزاروں میں اِکّا دُکّا مسلمان ایسا ہوگا جس کو ظاہِری و باطِنی آداب کے ساتھ نَماز پڑھنا آتی ہوگی! اس وَقْت کثیر اجتماع ہے، ان میں ایک سے ایک تعلیم یافتہ ہوگا کوئی ماسٹر ہوگا تو کوئی ڈاکٹر، کوئی

انجینئر ہوگا تو کوئی افسر۔ عُلَمائے کِرام کے علاوہ لاکھوں عام مسلمانوں کے اجتماع میں اگر **ایک لاکھ روپے** دکھا کر یہ سوال کیا جائے کہ بتایئے نَماز کے کتنے اَرکان ہیں؟ دُرُست جواب دینے والے کو ایک لاکھ روپے اِنْعام دیا جائے گا! شاید لاکھ روپے محفوظ ہی رہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دنیا کا ایک سے ایک فن سیکھا مگر نَماز کے ارکان سیکھنے کی طرف توجُّہ ہی نہ رہی! آج کل نَماز پڑھنے والے کو بھی شاید ہی یہ معلوم ہو کہ نَماز کے کتنے اَرکان ہیں، سَجدہ کتنی ہڈّیوں پر کیا جاتا ہے یا وُضُو میں کتنے فرض ہیں۔

کام دیں سے رکھ نہ رکھ دنیا سے کام   پھر نہ سَرْ گردان آخر موت ہے
دولتِ دنیا کو نَفْعْ سمجھا ہے   دیں کا ہے نقصان آخر موت ہے

باپ کا جنازہ

باپ کا جنازہ رکھا ہوا ہے مگر ماڈَرْن بیٹا منہ لٹکائے دور کھڑا ہے، بے چارہ نَمازِ جنازہ پڑھنا نہیں جانتا! کیوں؟ اس لئے کہ مرنے والے بدنصیب باپ نے بیٹے کو صِرْف دُنیوی تعلیم ہی دِلوائی تھی، فَقَط دولت کمانے کے گُر سکھائے تھے، صد کروڑ افسوس! نَمازِ جنازہ کا طریقہ نہیں بتایا تھا، اگر باپ نے نَمازِ جنازہ سکھائی ہوتی، قراٰنِ پاک کی تعلیم دِلوائی ہوتی، سنّتوں پر عمل کرنے کی عادت ڈلوائی ہوتی تو مرنے کے بعد بیٹا دور کیوں کھڑا ہوتا، آگے بڑھ کر خود نَمازِ جنازہ پڑھاتا اور خوب ایصالِ ثواب کرتا۔ آہ! اسے تو ایصالِ ثواب کرنا بھی نہیں آتا! ہائے ہائے! مرنے والے باپ کی بدنصیبی!

گھر کے باھر ایصالِ ثواب مگر اندر....؟

ایک اسلامی بھائی نے مجھے مرکزُ الاولیاء **لاہور** کا یہ واقِعہ سنایا کہ ہمارا ایک رشتے دار مال کمانے پاکستان سے باہَر گیا اور کما کما کر اُس نے رنگین .T.V اور .V.C.R گھر بھیجا، پھر خود جب وطن آیا، تو اسکا انتقال ہوگیا۔ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میرا بڑا بھائی رشتے داری کے لحاظ سے مرحوم کے دسوَیں میں مرکزُ الاولیاء لاہور گیا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باہَر قراٰن خوانی ہو رہی ہے اور فاتحہ کیلئے دیگیں پک رہی ہیں۔ جب گھر کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ **مرحوم** کے بیوی اور بچے .V.C.R پر فلم دیکھنے میں مشغول ہیں! گھر کے باہَر ایصالِ ثواب اور **مُردے** کے گھر کے اندر اُسی کے لائے ہوئے .V.C.R پر **مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اِرتکابِ گناہ ہو رہا تھا!

ایماں پہ بہتر موت اے نفس!
تیری ناپاک زندگی سے (حدائقِ بخشش شریف)

دین سے دُور کیا جارھا ھے

اپنی اولاد سے مَحبّت کرنے والو! اگر اپنے بچّوں کو فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے .T.V اور .V.C.R لے کر دو گے تو شاید وہ تمہاری نَمازِ جنازہ بھی نہ پڑھ پائیں گے بلکہ قبر پر صحیح معنوں میں فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکیں گے۔ جن کے پیشِ نظر **قیامت کا امتحان** ہوتا ہے اُن کا دل جلتا ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کی جو تھوڑی بہت مَحبَّت ہے وہ بھی نکالی جا رہی ہے۔ دیکھئے! **ہسپانیہ** (اسپین) جو کبھی اسلام کا مرکز تھا وہاں مسجِدوں پر تالے ڈالدیئے

گئے! بعض ایسے ممالِک بھی ہیں جہاں قراٰن شریف پڑھنا تو دُور کی بات، رکھنے ہی پر پابندی ہے۔ دشمنانِ اسلام کی طرف سے یہ سازِش کی جارہی ہے کہ ان مسلمانوں کے دلوں سے دین کی مَحبَّت نکال لو۔ بیشک یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن انکو اندر سے بالکل خالی کردو۔

کثرتِ اولاد ثروت پر غُرور
کیوں ہے اے ذیشان آخر موت ہے

مُسلمان کو مُسلمان کب چھوڑا ہے؟

ایک پاکستانی عالم کا کسی غیر مسلم مذہبی رہنُما سے جو مُکالمہ ہوا، اُسے اپنے انداز میں عرض کرتا ہوں: دورانِ گفتگو غیر مسلم رہنما نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے مذہب کی تبلیغ پر زرِ کثیر خرچ ہوتا ہے۔ اُس عالم صاحِب نے پوچھا: تم لوگوں نے اب تک کتنے فیصد مسلمانوں کا مذہب تبدیل کیا ہے؟ اُس نے کہا: بہت تھوڑوں کا۔ تو اُس عالم نے فاتحانہ انداز میں کہا: اس کا مطلب یہ کہ تمہاری تحریکیں ہمارے ملک میں ناکام ہیں۔ اِس پر وہ ہنس کر کہنے لگا: مولوی صاحِب! یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی زیادہ تعداد کو ہم مذہب بنانے پر ہمیں کامیابی حاصِل نہیں ہوئی لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ ہم نے مسلمان کو عملی طور پر مسلمان کب چھوڑا ہے؟ کیا آپ **کلین شیو** اور پینٹ شرٹ میں کَسے کَسائے مسلم اور غیر مسلم میں امتیاز کرسکتے ہیں؟ آپ کے **ایک ماڈَرن** مسلمان اور ایک غیر مسلم کو برابر برابر کھڑا کردیا جائے تو کیا آپ شناخْت کرلیں گے کہ اِن میں مسلمان کون سا ہے؟ اس پر عالم صاحِب لاجواب ہوگئے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ حقیقت ہے کہ **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری وَضْع

قَطْع اور لباس میں سے اب مسلمانوں کی ظاہری علامتیں تقریباً رخصت ہوچکیں، سنّتوں سے بے انتہا دُوری ہوگئی، جن کا چہرہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّت کے مطابِق ہو شاید ایسے مسلمان اب دنیا میں ایک فیصد بھی نہ رہے!

شیطان کی سازِش

افسوس! تقریباً 99 فیصد مسلمان آج غیر مسلِموں جیسے چہرے اور لباس میں ملبوس رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو میری بات ناگوار گزرے اور اس وجہ سے اُسے مجھ پر غصّہ بھی آ رہا ہو، **یاد رکھئے!** یہ بھی شیطان ہی کی ایک سازِش ہے کہ جب ان مسلمانوں کو دین کی کوئی بات بتائی جائے تو غُصّہ آ جائے اور سننے کے بجائے چلتے بنیں تاکہ ذِہن میں کوئی بھلائی کی بات گھر ہی نہ کر سکے۔ شیطان شاید میری باتوں پر خوب ہنس رہا ہوگا کہ خواہ لاکھوں مسلمان **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آ گئے ہوں تب بھی اس سے کیا ہوگا! دنیا میں کروڑہا کروڑ ایسے ہیں جو داڑھی منڈوا کر یا ایک مُٹّھی سے گھٹا کر دشمنانِ اسلام جیسا چِہرہ بنائے اور لباس اپنائے ہوئے ہیں۔ آج کل کے بے شمار مسلمانوں کی بے عملی کے باعِث غالباً مُبلّغین دعوتِ اسلامی سے کہتا ہوگا تم چاہے کتنا ہی زور لگالو مگر لوگ اب تمہاری باتوں میں آنے والے نہیں، میں نے ان کا تہذیب وتمدُّن یکسر بدل کر رکھ دیا ہے، ان کے چہرے اور لباس تمہارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کے مطابِق نہیں بلکہ میرے متوالوں اور جہنّم میں میرے ساتھ رہنے والوں جیسے ہی رہیں گے۔ میں ان کو

Go To Index

لذّاتِ نفسانی میں پھنسائے ہی رکھوں گا۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر

نفس وشیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

گناہوں کے آلات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے پَہَل ریڈیو پاکستان پر''آپ کی فرمائش'' کے عُنوان سے ریڈیو پر گانے سنائے جاتے تھے مگر ہر کسی کو اُس کی اپنی مرضی کے مطابِق پھر بھی گانا سننا نہیں ملتا تھا، پھر **ٹیپ ریکارڈر** کا سلسلہ چلا اور ہر کوئی اپنی مَرضی کے گانے سننے لگا۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کہے میں تو ٹیپ ریکارڈر میں بیان اور نعتیں وغیرہ سنتا ہوں، آپ دُرُست فرماتے ہیں مگر میں اکثریَّت کی بات کررہا ہوں، یقیناً اب ہزاروں بلکہ لاکھوں میں شاید کوئی مسلمان ایسا ہو جو فَقَط تلاوت، نعتیں اور بیان سننے کیلئے ٹیپ ریکارڈ خریدتا ہو، اکثریّت گانے ہی سننے کیلئے لیتے ہیں۔ بلکہ کئی بار سنّتوں کا درد رکھنے والے اسلامی بھائی مجھ سے اپنا دکھ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کبھی آپ کے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ چلاتے ہیں، گھر والے لڑائی کرتے اور زبردستی فلمی گانوں کے کیسٹ چلاتے ہیں ہماری تذلیل کرتے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کو بھی برا بھلا کہتے ہیں۔ آہ! **یارسولَ اللہ!**

ٹھکرائے کوئی دُھتکارے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی

سلطانِ مدینہ لیجے خبر ہوں آپ کے خدمتگاروں میں

.T.V کب ایجاد ہوا؟

لوگوں کو مزید عیّاشیوں میں دھکیلنے کیلئے شیطان نے 1925ء میں .T.V چلوا دیا۔ شُروع شُروع میں یہ غیر مسلموں کے پاس ہی تھا، اس کے بعد مسلمانوں کے پاس اور پاکستان میں بھی آ پہنچا۔ ابتِداءً شُروع شُروع میں بڑے شہروں کے خاص خاص پارکوں وغیرہ میں لگایا جاتا تھا اور اس پر لوگوں کی بھیڑ لگی ہوتی تھی، پھر آہستہ آہستہ اس نے گھروں میں گُھسنا شروع کر دیا، لیکن ابھی وہ بلیک اینڈ وائٹ تھا، اس کے بعد مزید تفریح کیلئے رنگین .T.V بھی ایجاد ہو گیا۔ پھر کچھ عرصے بعد پاکستان میں .V.C.R کی آمد ہوئی اور گھروں میں غیر قانونی سینما گھر کھل گئے اور لوگ چُھپ کر دس دس روپے میں فلمیں دیکھنے لگے۔ اُنہیں دنوں اخباروں میں یہ خبر آئی کہ کراچی کیلئے .V.C.R کے اتنے اتنے لائسنس جاری کر دیئے گئے! اب فلمیں دیکھنے کا جو ''جرم'' لوگ رشوتیں دیکر اور چُھپ چُھپ کر کرتے تھے اُسی گناہ کو مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''قانونی تحفُّظ'' حاصِل ہو گیا! اور طرح طرح کی گناہوں بھری گندی فلموں کی نحوستیں لئے .V.C.R گھر گھر آ گیا۔ یاد رکھئے! اگر مُلکی قانون کسی گناہ کو جائز کر دے تو وہ جائز نہیں ہو جاتا۔

کب گُناہوں سے کَنارا میں کروں گا یارب!
نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یارب!

جہنّم میں کُودنے کی دھمکی

ایک بار کسی نوجوان نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ سے کہا: میں نے بابُ الْمدینہ کراچی کے عَلاقے رنچھوڑ لائن میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ایک اجتماع میں سنّتوں بھرا بیان سُن کر داڑھی مبارَک کی سُنّت اپنے چہرے پر سجالی ہے۔ میری ماں مجھے داڑھی رکھنے سے منْع کرتی اور دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم نے داڑھی نہیں کاٹی تو میں زَہر کھا کر مرجاؤں گی۔ یہ نوجوان کوئی کافِر زادہ نہیں مسلمان کا لڑکا تھا، اس کی مسلمان کہلوانے والی ماں اسے سُنّت سے روکتے ہوئے خودکُشی کی دھمکی دیتی تھی، گویا کہتی تھی: بیٹا! داڑھی مُنڈوادے ورنہ جہنّم میں چھلانگ لگادونگی! آہ! مسلمان کہلانے والوں کی سنّتوں سے اِس قدر دُوری! **اَلْاَمان وَالْحفیظ** ۔

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! داڑھی منڈانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں اور ماں باپ اگر کسی گناہ کا حکم دیں تو اُن کی وہ بات نہیں مانی جائے گی کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”**لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعرُوْفِ**.“ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اِطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (مُسلِم ص ۱۰۲۳ حدیث ۱۸٤۰) **نیز** جو ماں باپ اپنی اولاد کو داڑھی رکھنے سے روکتے ہیں اُن کو اس سے باز رہنا ضَروری ہے کہ داڑھی بڑھانا سنتِ رسول اور ایک عظیمُ الشّان نیکی ہے، نیکی اور بھلائی سے روکنا مسلمانوں کا نہیں

غیر مسلموں کا شیوہ ہے۔ چُنانچِہ بہت بڑے گستاخِ رسول ولید بن مُغیرہ کے جو دس عیوب قراٰنِ کریم میں ذِکر کئے گئے ہیں اُن میں سے ایک عیب یہ بھی ہے:

مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ ترجَمۂ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا۔ (پ ۲۹، القلم آیت: ۱۲)

جاہل پروفیسر

بعض لوگ کہتے ہیں T.V. کے چینلوں پر اچّھی اچّھی باتیں بھی آتی ہیں، آتی ہونگی، مگر مجھے کہنے دیجئے کہ اس T.V. کے گناہوں بھرے اور غیر ذمے دار چینلز نے درحقیقت خوفناک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کر دیا ہے اور اسلامی مُعاشَرے کو تباہی کے گہرے گڑھے میں جھونک دیا ہے۔ کہتے ہیں: T.V. کے کسی چینل پر ایک بار کوئی **پروفیسر** آیا تھا، سُوال جواب ہو رہے تھے، اس میں ایک داڑھی کا سُوال آیا۔ جواباً اُس نے کہا: ''داڑھی رکھو تو بھی ٹھیک نہ رکھو تو بھی ٹھیک، داڑھی نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں۔'' اب تو بعض والِدین نے اپنے نوجوان بیٹوں پر اور بھی بگڑنا اور اُول فُول بکنا شروع کر دیا کہ تم **دعوتِ اسلامی** والوں نے اپنے اوپر کیا کیا سختیاں مُسلَّط کر لی ہیں۔ اتنا بڑا پروفیسر T.V. پر آیا اور اس نے کہا کہ داڑھی نہ رکھنا گناہ نہیں اور تم لوگ کہتے ہو گناہ ہے۔ دین کے مُعامَلے میں معلومات سے کورے اُس **جاہل پروفیسر** کے اِس غیر شَرعی مگر بے عمل لوگوں کے نَفْس کو بھانے والے جواب نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کے ذِہن خراب کر دیئے!۔ خیر عشقِ رسول سے لبریز دل سے یِہی صدا آتی ہے: ؎

مجھے پیارا وہ لگتا ہے، مجھے میٹھا وہ لگتا ہے

عِمامہ سر پہ اور چِہرے پہ جو داڑھی سجاتا ہے

نَفْس و شیطان کے خِلاف جہاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کیسی چالاکی کے ساتھ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جارہا ہے۔ کیا ہم کچھ نہیں کرسکتے ؟ کیوں نہیں کرسکتے ! دل تو جلا سکتے ہیں، اور اس طرح ثواب تو کما سکتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نَفْس و شیطان کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

داڑھی مُنڈانا حرام ہے

میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الْحَنّان نے اپنے رسالے ''لَمْعَۃُ الضُّحٰی فی اِعْفاءِ اللُّحٰی'' میں آیاتِ مقدّسہ، احادیثِ مُبارَکہ اور بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کے اقوالِ شریفہ کی روشنی میں داڑھی بڑھانا واجِب اور مُونڈنا یا کترواکر ایک مُٹّھی سے کم کردینا **حرام** ثابت کیا ہے۔ داڑھی رکھنے کی اَہمِیّت پر مکتبۃُ المدینہ کے رسالے کالے بچھّو(24 صَفْحات) کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔ اگر خدانخواستہ آپ نے داڑھی نہیں رکھی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرکے مَدَنی چِہرے والے بن جائیں گے۔

سکرات کا دل ہلا دینے والا تصوُّر!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی تنہائی میں بیٹھ کر سوچئے کہ ایک وَقْت سکرات کا بھی آنا ہے، روح جسم سے جدا ہو رہی ہوگی، موت کے جھٹکوں پر جھٹکے آ رہے ہوں گے اور آہ! جھٹکے بھی ایسے کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''موت کا جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سَخْت تر ہے۔''[1] ہائے! ہائے! میرا کیا بنے گا، میں تو دنیا کی رنگینیوں میں کھویا رہا ہوں، بہتر سے بہترین لذّتوں والی غذاؤں اور دُنیوی نعمتوں کا شوقین رہا ہوں جبکہ رِوایت میں آیا ہے: بے شک سکراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّت کے مطابِق ہے، تو جس نے لذّتیں اٹھائیں اُسے نَزْع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔[2] پھر وہ وَقْت بھی آ ہی جائے گا کہ میرے نام کا شور پڑا ہوگا کہ اُس کا انتِقال ہوگیا، جلدی جلدی غسّال کو لے آؤ! اب غسّال تختہ اُٹھا کر چلا آ رہا ہوگا، مُردہ جسم پر چادر اُڑھی ہوگی، سر سے ٹھوڑی تک منہ بندھا ہوگا، پاؤں کے دونوں انگوٹھے باندھ دیئے گئے ہوں گے، غسّال ہی غُسْل دے گا، کفن پہنائے گا، بیٹا نہ غُسْل دے گا، نہ ہی کفن پہنائے گا کیوں کہ جوں ہی اس نے ہوش سنبھالا میں نے اس کو اسکول کا دروازہ دکھایا، بڑا ہوا تو کالج میں داخِلہ دلایا، پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھجوایا، دنیاوی امتحانات کی تیّاری کا خوب شوق بڑھایا اگر نہیں پڑھایا تو دین نہیں پڑھایا! غُسْلِ میّت یہ خاک دے گا! اسے تو خود اپنے زندہ وُجُود کے غُسْل کی سنّتیں بھی نہیں معلوم، ہاں ہاں! باپ

مدینہ

[1] ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۹۶، حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۱۸ حدیث ۱۱۹۳۴ [2] منہاج العابدین ص ۸۵

کی آخِری خدمت یہ بھی ہے کہ اس کا بیٹا ہی نہلائے، کَفَن پہنائے، نَمازِ جنازہ بھی پڑھائے اور اپنے ہاتھوں سے ہی دفنائے۔ ظاہِر ہے اگر بیٹا غُسل دیگا تو رِقّت کے ساتھ رو رو کر اور سنّتوں کو ملحوظ رکھ کر دے گا جبکہ کرائے کا غَسّال ہوسکتا ہے جُوں تُوں پانی بہا کر، کفن پہنا کر، پیسے جیب میں سَرکا کر چلتا بنے۔

مَیِّت پر نَوحہ کرنے کا عذاب

اب جنازہ اُٹھایا جائیگا، گھر کی عورتیں چیخیں گی، واویلا کریں گی، میں نے ان کو اس سے کبھی مَنْع نہیں کیا تھا کہ مِیّت پر **نَوحہ** حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے حدیثِ پاک میں ہے: ''نَوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی، تو قِیامت کے دن اِس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اُس پر ایک کُرتا **قَطِران** (یعنی رال) کا ہوگا اور ایک کُرتا جَرَب (یعنی کُھجلی) کا۔

(مُسلِم ص٤٦٥ حدیث٩٣٤)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

بَہر حال جنازہ اٹھا کر لوگ چل پڑینگے، بیٹا شاید صحیح طرح سے کندھا بھی نہیں دے سکے گا کیونکہ میں نے اس کو سِکھایا ہی کب تھا! اس غریب کو کیا پتا کہ سنّت کے مطابِق کندھا کس طرح دیتے ہیں؟ **جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ** بھی سُن لیجئے، **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 822 پر ہے: سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر

بار دس دس قدم چلے اور پوری سنّت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔

جنازے کو کندھا دینے کے فضائل

حدیثِ پاک میں ہے: ''**جو** جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹادیئے جائیں گے'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٥٩٢٠) ایک اور حدیثِ مبارکہ میں ہے: ''جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مستقل) مغفِرت فرمادے گا۔'' (الجوھرة النیرة ج ١ ص ١٣٩)

بالآخر میرے ناز اٹھانے والے اپنے ہاتھوں سے مجھے تنگ و تاریک قَبْر میں اتار کر او پر منوں مِٹّی ڈال کر تنہا چھوڑ کر چلدیں گے۔ آہ!

قبر میں مجھ کو لِٹا کر اور مِٹّی ڈال کر چل دیے ساتھی نہ پاس اب کوئی رِشتے دار ہے

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یا رسولَ اللّٰہ ! آکر قبر روشن کیجئے

ذات بے شک آپ کی تو مَنْبَعِ انوار ہے (وسائلِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قَبْر کی روشنی کا احساس نہ رہا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں رہنے کیلئے مکانات بَہُت وسیع و عریض

بنائے جاتے ہیں لیکن افسوس! قَبْر سنّت کے مطابِق نہیں بن پاتی۔[1] گھروں کی فراخی کا تو خیال ہے لیکن قَبْر کی وُسعت کا ہمیں کوئی احساس نہیں، دُنیا کے **روشن مُستَقبِل** کی تو ہر ایک کو فکر ہے مگر قبر کی روشنی کی طرف کسی کا دھیان نہیں۔ حالانکہ دیکھا جائے تو قَبْر بھی مُستَقبِل میں شامل ہے۔ گھر میں روشنی کا سب اہتمام رکھیں گے مگر **قَبْر کی روشنی** کی کسے فکر ہے؟ مال بڑھانے کی ہر ایک کو جُستجو ہے مگر نیک اعمال بڑھانے کی کسی کو نہیں پڑی ہے! جان کی سلامتی کیلئے انتہائی فکر مند ہیں مگر ایمان کی سلامتی کا شُعور بہت کم ہو گیا۔

ع　　مال سلامت ہر کوئی منگے دِین سلامت کوئی ہو

شِفا خریدی نہیں جاسکتی

یاد رکھئے! دولت سے دوا تو مل سکتی ہے لیکن **شِفا** خریدی نہیں جاسکتی، اگر دولت سے شِفا مل سکتی ہوتی تو بڑے بڑے امیر زادے ہَسپتالوں میں اَیڑیاں رگڑ رگڑ کر ہرگز نہ مرتے! دولت مصیبتوں اور پریشانیوں کا عِلاج نہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ حلال طریقے سے مال و دولت کمانا اور اُس کو جَمْع کر کے رکھنا شرعاً جائز ہے جب کہ اس کے حقوقِ واجبہ ادا کرتا رہے۔ مگر دولت کی کثرت کی حِرْص اچّھی بات نہیں، اِس کے مَنْفی اثرات (Side Afects) کثیر ہیں۔ دولت کی زِیادت عموماً مَعصیت کی طرف بَہُت تیزی سے لے جاتی ہے، نیز آج کل دولت کی کثرت اکثر مصیبت کا پیش خیمہ بنتی ہے،

مدینہ

[1] مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ مدنی وصیّت نامہ کا ضَرور مطالعہ فرمایئے۔ اس کے آخر میں غُسلِ میّت اور کفن دفن کے ضَروری اَحکام بھی درج ہیں۔

ڈاکے زیادہ تر مالداروں ہی کی کوٹھیوں پر پڑتے ہیں، عُموماً مالداروں ہی کے بچّے اِغوا کئے جاتے ہیں، دھاڑیل (ڈاکو) چِٹّھیاں بھیج کر سرمایہ داروں ہی سے بھاری رقمیں طلب کرتے ہیں، فی زمانہ دولت کی کثرت سے سُکونِ قلب ملنا تو کُجا اُلٹا بہت سوں کا چَین برباد ہوا جاتا ہے، پھر بھی حیرت ہے کہ لوگ دولت کی جُستجُو میں مارے مارے پھرتے اور حلال حرام کی تمیز اٹھا دیتے ہیں۔

جُستجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے

ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

مالداریاں اور بیماریاں

بڑے بڑے دولت مند دیکھے ہیں، جو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتَلا ہیں، کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے، کسی کی ماں بیمار ہے، کسی کا باپ مریض تو کوئی خود مُوذی بیماری میں گرِفتار ہے، کتنے مالدار آپ کو ملیں گے جو **"ہارٹ اٹیک"** سے دوچار ہیں، کئی **شُوگر** کی زیادتی کا شکار ہیں اور بیچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔ طرح طرح کی کھانے کی اَشیاء سامنے موجود مگر **اَرَب پتی** سیٹھ صاحِب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے دولت و جائیداد کے تصوُّر سے دل بہلا سکتے ہیں، پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے! حلال و حرام کی پرواہ کئے بِغیر دَھن کماتے چلے جانا صِرف اور صرف نادان انسان کی دُھن ہے، اتنا نہیں سوچتا کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟ فُلاں

فُلاں سرمایہ دار بھی تو آخر موت کے گھاٹ اُتر گیا! اس کی دولت اسے کیا کام آئی؟ اُلٹا ہوا یہ کہ وارِثوں میں وِرثے کی تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں، دشمنیاں ہوگئیں، کورٹ میں پہنچ گئے اور اخباروں میں چَھپ گئے اور خاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ؎

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخِرت میں مال کا ہے کام کیا!

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال　　کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

قَبْر کے سُوال و جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی اس طرح سوچئے! کہ میرا لاشہ منوں مٹّی تلے قَبْر میں دَفن کر کے اَحْباب چلے جائیں گے۔ یہ خوشنُما گلستاں، لہلہاتی کھیتیاں، نئے ماڈل کی چمکیلی گاڑیاں، عالیشان کوٹھیاں وغیرہ کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ دو خوفناک شکلوں والے فِرِشتے مُنکَر نَکِیر قَبْر کی دیواریں چیرتے ہوئے تشریف لائیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہونگے، آنکھیں آگ برسا رہی ہونگی، اب **امتحان** شُروع ہوگا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جِھڑک کر اُٹھائیں گے اور انتہائی سخت لہجے میں سُوالات فرمائیں گے: (۱) **مَنْ رَّبُّكَ** ؟ یعنی تیرا ربّ کون ہے؟ (۲) **مَا دِیْنُكَ** ؟ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ (۳) پھر ایک سوہنی موہنی صورت دکھائی جائیگی جس پر فِدا ہونے کیلئے ہر عاشِق تڑپتا ہے وہ دِلرُبا صورت دکھا کر پوچھا جائیگا: **مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُل** ؟ یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ اے نَمازیو! اے ماں باپ کے فرماں بردارو! اے رشتے داروں سے حُسنِ

سلوک کرنے والو! اے صرف حلال روزی کمانے والو! اے ایک مُٹّھی داڑھی سجانے والو! اے سر پر سُنّت کے مطابِق زلفیں بڑھانے والو! اے اپنے سروں پر عمامہ شریف کے تاج سجانے والو! اے سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر فرمانے والو! اے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانے والو! **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ ضَرور کامیاب ہوجائیں گے، خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے آپ کے جوابات یہ ہوں گے: **رَبِّیَ اللّٰہ** یعنی میرا ربّ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے۔ **دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ** یعنی میرا دین اسلام ہے۔ دِلرُبا صورت والے کی طرف اشارہ کرکے کہیں گے: **ھُوَ رَسولُ اللّٰہ** یہ تو میرے میٹھے میٹھے آقا **محمدٌ رَّسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہوں گے:

سرکار کی آمد مرحبا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم
دِلدار کی آمد مرحبا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فِرِشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اِنکے پائے ناز سے میں اے فِرِشتو! کیوں اُٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دلرُبا کے واسِطے

اے صلوٰۃ و سلام پر جھومنے والو! نامِ محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سُن کر انگوٹھے

Go To Index

چومنے والو! جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جلوہ دکھا کر واپس تشریف لے جانے لگیں گے تو بے قرار ہو کر بے ساختہ زَبان پر جاری ہو جائیگا:

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی

ٹھہرو ٹھہرو ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنَّم کی کِھڑ کی کھلے گی اور معاً (یعنی فوراً) بند ہو جائے گی اور جنّت کی کِھڑ کی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کِھڑ کی تھی۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جنّتی کفن ہوگا، جنّتی بچھونا ہوگا، قَبْر تاحدِّ نظر وَسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

جواباتِ قَبْر میں ناکامی کے اسباب

خدانخواستہ نَمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈِرامے دیکھتے دِکھاتے اور گانے باجے سنتے سناتے رہے، مسلمانوں کا دل دُکھاتے رہے، اگر ربّ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور اس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم روٹھ گئے، اگر گناہوں کی نحوست کے باعث **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان

برباد ہو گیا، تو پھر ہر سُوال پر منہ سے یہی نکلے گا: هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَا اَدْرِی (ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم) ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی .T.V پر نظر تھی، جب سے کانوں نے سنا تو فلمی گانے ہی سنے، مجھے کیا معلوم خدا عَزَّوَجَلَّ کیا ہے؟ مجھے کیا پتا دین کیا ہے؟ میں نے تو دنیا میں اپنی آمد کا مقصد صِرف اِسی کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماؤ اور بیوی بچّوں کو نبھاؤ۔ اگر کبھی کسی نے میری آخِرت کی بہتری کی خاطِر مجھے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت یا **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی بھی تو یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ سارا دن کام کر کر کے تھک جاتا ہوں، وَقت ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کاروبار چمکتا رہے گا، اور بینک بیلنس بڑھتا رہیگا لیکن یاد رکھئے!

سیٹھ جی کو فِکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے
موت آ پہنچی کہ مسٹر! جان واپَس کیجئے

بہرحال جس کا ایمان برباد ہو چُکا تھا اُس سے آخِری سُوال کر لینے کے بعد جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنَّم کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کِھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، جہنَّم کی طرف دروازے سے اُس کو گرمی اور لَپٹ پہنچے گی، اُسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اُس کے لئے آگ کا بستر بچھایا جائے گا، اس پر عذاب دینے کے لیے دو فِرِشتے مقرر ہوں گے، جو اندھے اور بہرے ہوں گے، ان کے ساتھ لوہے کا گُرز ہوگا کہ

پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے، اُس ہتوڑے سے اُس کو مارتے رہیں گے۔ نیز سانپ اور بچّھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے، نیز اعمال اپنے مناسب شکل پر متشکل ہو کر کتّا یا بھیڑیا یا اور شکل کے بن کر اُس کو ایذا پہنچائیں گے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۱۱۰-۱۱۱)

آج مچّھر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں
قبر میں بچّھو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دولتِ دُنیا کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھنا دانشمندی نہیں، یادِ الٰہی سے غفلت کا باعِث نہیں بننی چاہیے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے پارہ 28 **سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْن** کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر سے غافِل نہ کرے۔

یہ نہ کہنا کہ کوئی سمجھانے والا نہیں ملا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رِزقِ حلال کی طلب میں ہرگز ایسی مصروفیّت مت رکھئے جو نمازوں سے غافِل کر دے اگر خدانخواستہ حرام روزی اور سودی کاروبار کا سلسلہ ہو تو اسے چھوڑ دیجئے، رشوت کا لین دَین ترک کر دیجئے، **دیکھئے!** مرنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ ہمیں کوئی سمجھانے والا نہیں ملا تھا۔ طرح طرح کے گناہوں میں رچے بسے رہنے والوں کو

ڈر جانا چاہئے کہ! اگر گناہوں کے سبب ایمان برباد ہوگیا تو کیا بنے گا! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 24 سُوْرَۃُ الزُّمَر آیت نمبر 54 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف رُجوع لاؤ اور اُس کے حُضُور گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

یا الٰہی مِرا ایمان سلامت رکھنا
دونوں عالم میں خدا سایۂ رَحمت رکھنا

ہم چھوٹے ہوتے جارہے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا کیا بھروسا! آپ کی صحّت لاکھ اچّھی ہو مگر کیا آپ نہیں جانتے کہ یکا یک زلزلہ آجاتا ہے یا بسیں، کاریں اور ریل گاڑیاں اُلٹ جاتی ہیں یا اچانک بم دھماکا ہوتا اور لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں اور اگر فَضا میں طیّارہ پھٹ جائے پھر تو لاشوں کی شناخت بھی دشوار ہو جاتی ہے، عُہدہ اور مَنصب کچھ بھی کام نہیں آتا، آدمی ایک جھٹکے میں مرجاتا ہے، یہ انمول سانس جلدی جلدی نکل رہے ہیں، جو ایک بار نکل جاتا ہے پلٹ کر نہیں آتا یقیناً ہر سانس موت کی جانب ایک قدم ہے، آپ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کی 12 ویں سالگرہ ہے، سمجھتے ہیں کہ بڑا ہو گیا ہے، اگر گہرائی میں دیکھیں تو آپ کا بیٹا بڑا نہیں چھوٹا ہوتا جارہا ہے، مَثَلاً اُس نے دنیا میں 25 برس زندہ رہنا تھا تو اُس

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

میں سے 12 سال کم ہو چکے، اور گویا وہ آدمی زندگی گزار چکا، یقیناً ہم سبھی رفتہ رفتہ موت کے قریب ہوتے جا رہے ہیں، ہم سب کی عمریں گھٹتی جا رہی ہیں یوں ہم سب بڑے نہیں ''چھوٹے'' ہوتے جا رہے ہیں، گھڑی کا گزرنے والا ہر گھنٹا ہماری عُمر کے ایک گھنٹے کے کم ہو جانے کی اِطّلاع دیتا ہے۔

غافِل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی
گردُوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹادی

دُنیوی امتِحان کی اَھَمِّیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر کے امتحان سے گزر کر **قِیامت کے امتِحان** سے سابقہ پڑنا ہے۔ صد کروڑ افسوس! ہمارے پاس اس کی کوئی تیّاری نہیں، البتّہ ملازمت کی خاطر انٹرویو میں کامیابی حاصِل کرنے کیلئے نیز اسکول یا کالج کے امتِحان میں پاس ہونے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا جاتا ہے۔ اس مَقولے: ''مَنْ جَدَّ وَجَدَ'' یعنی **''جس نے کوشِش کی اُس نے پالیا''** کے مِصداق اگر صِرف دُنیاوی امتحانات کیلئے کوشِش کی بھی تو ہوسکتا ہے دنیا میں عارِضی خوشیاں نصیب ہو جائیں لیکن **قِیامت کے امتحان** کا کیا ہو گا! یقیناً ایک دن مرنا اور قَبْر و آخِرت کے امتحانات سے گزرنا ہے، اُن امتحانات میں نہ دھوکا چلے گا اور نہ ہی رِشوت، دوبارہ موقع بھی نہیں ملے گا، یہ سب کچھ جاننے کے باوُجُود لوگوں کی دُنیوی امتحان کی طرف تو توجُّہ ہے مگر **قِیامت کے امتحان** سے سراسر

غفلت ہے۔ دنیا کے امتحان کیلئے تو آج کل طَلَبہ رات بھر پڑھتے نیند آئے تو نیند کُشا (ANTY SLEEPING) گولیاں کھا کر بھی جاگتے اور اس کی تیاّری کرتے ہیں، مگر کیا **قِیامت کے امتحان** کیلئے بھی ہم میں سے کسی نے کبھی کوئی رات جاگ کر عبادت میں بسر کی؟ دنیا کے امتحان میں کامیابی کیلئے پابندی سے روزانہ اسکول اور کالج کا رُخ کرتے ہیں، کیا **قِیامت کے امتحان** میں کامیابی کے لئے صِرْف ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں لگا تار شرکت کرتے ہیں؟ دنیا کے امتحان کی تیاّری کیلئے بعض طلبہ ٹیوٹر کی خدمات حاصِل کرتے ہیں، تو بعض اکیڈمی یا ٹیوشن سینٹر جائن (Join) کرتے ہیں، کیا **قِیامت کے اِمتحان** کی تیاّری کیلئے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختِیار کی؟ دُنیوی ترقّی کیلئے اعلیٰ تعلیم (Higher Education) حاصِل کرنے کیلئے دوسرے شہروں بلکہ دوسرے ملکوں تک کا سفر اختیار کرتے ہیں کیا آخرت کی ترقّی اور **قِیامت کے امتحان** کی تیاّری کے لئے بھی کبھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربِیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیا؟ تو اے صرف دنیا کے امتحان کے لئے ہی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیو! **قِیامت کے امتحان** کی بھی تیاّری شروع کر دیجئے کہ جس کا کامیاب **جنّت** کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں پائے گا جبکہ اس کا ناکام جہنَّم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ **قِیامت کے امتحان** کی تیاّری میں آسانی کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں لازِمی شرکت کیجئے، اپنے عَلاقے میں رات کو مدرَسۃُ المدینہ

Go To Index

(برائے بالِغان) میں قراٰنِ پاک مفت سیکھئے اور ہر مہینے عاشِقانِ رسول کے ساتھ کم از کم تین دِن کے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز روزانہ فکرِ مدینہ کر کے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروائیے۔ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ جَمع کروانا** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **آپ کے لئے قِیامت کے امتحان میں کامیابی کا ذَرِیعہ بنے گا۔**

لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو　　پاؤ گے بر کتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو　　دور ہوں آفتیں قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ **تاجدارِ رسالت،** شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔　　(اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راہِ مدینہ کا مسافر“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے پڑوسی کے 15 مَدَنی پھول

۞ 8 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بَلا دور فرما دیتا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (پ۲، البقرۃ:۲۵۱) ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضَرور زمین تباہ ہو جائے“ (مجمع الزوائد ج۸ ص۲۹۹ حدیث۱۳۵۳۳) ﴿۲﴾ اللہ تَعَالٰی کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۷۹ حدیث ۱۹۵۱) ﴿۳﴾ وہ جنّت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اُس کی آفتوں سے اَمْن میں نہیں ہے (مُسلِم ص۴۳ حدیث ۴۶) ﴿۴﴾ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اُس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۲۲۵ حدیث۳۳۸۹) یعنی کامِل مومن نہیں ﴿۵﴾ جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۲۴۱ حدیث ۱۳) ﴿۶﴾ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) مجھے پڑوسی کے مُتَعَلِّق برابر وصیّت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارِث بنا دیں گے (بُخاری ج۴ ص۱۰۴ حدیث۶۰۱۴) ﴿۷﴾ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے (مُسلِم ص۴۴ حدیث۴۸) ﴿۸﴾ چالیس گھر پڑوسی ہیں۔ (مراسیل ابی داود ص ۱۶) حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِس سے چاروں طرف چالیس چالیس

گھر مُراد ہیں۔(اَیضاً) ''نُزہۃُ القاری'' میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے(نزہۃ القاری ج۵ص ۵۶۸) ❁ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پَہَل کرے، اُس سے طویل گُفتگو نہ کرے، اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے، وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، مصیبت کے وَقْت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے، خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے، اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے، چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے، وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جا رہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے، اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے، جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے، اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو پست (یعنی نیچی) رکھے، اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے، اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۲۶۷ مُلَخّصاً) ❁ حضرتِ سیِّدُ ناعبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی: میرا پڑوسی مجھے اذیّت پہنچاتا ہے، مجھے گالیاں دیتا ہے اور مجھ پر سختی کرتا ہے۔ فرمایا: اگر اس نے تمہارے بارے میں **اللہ** کی نافرنی کی ہے، تو تم اُس کے بارے میں **اللہ** کی اطاعت کرو(ایضاً ص ۲۶۶) ❁ ایک بُزُرگ کے گھر میں چُوہوں کی کثرت تھی کسی نے عَرض کی: حضرت! اگر آپ بلّی رکھ لیں تو اچّھا ہے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک باردُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

چُوہا بلّی کی آواز سن کر پڑوسی کے گھر میں چلا جائے اِس طرح میں اُس کے لیے وہ بات پسند کرنے والا ہوں گا جسے میں خود اپنے لیے پسند نہیں کرتا (ایضاً ۲۶۷) ۞ مَنقول ہے: فقیر پڑوسی قِیامت کے دن مال دار پڑوسی کا دامن پکڑ کر کہے گا: اے میرے رب! اِس سے پوچھ، اس نے مجھے اپنے حُسنِ سلوک سے کیوں محروم کیا اور مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند کیا؟ (ایضاً) ۞ ایک شخص نے عرض کی، **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلانی عورت کے مُتَعلِّق ذِکر کیا جاتا ہے کہ نَماز وروزہ وصدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زَبان سے تکلیف پہنچاتی ہے، فرمایا: وہ جہنَّم میں ہے۔ انھوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُلانی عورت کی نسبت زیادہ ذِکر کیا جاتا ہے کہ اس کے (نفلی) روزہ وصَدَقہ ونَماز میں کمی ہے، وہ پنیر کے ٹکڑے صَدَقہ کرتی ہے اور اپنی زَبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی، فرمایا: وہ جنّت میں ہے (مُسندِ اِمام احمد ج۳ ص۴۴۱ حدیث ۹۶۸۱) ۞ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: پڑوسی تین[۳] قسم کے ہیں: بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو[۲] اور بعض کا ایک حق ہے، جو پڑوسی مسلم اور رشتے دار ہو، اس کے تین[۳] حق ہیں: حقِ جوار اور حقِ اسلام اور حقِ قَرابَت، پڑوسی مسلم کے دو[۲] حق ہیں: حقِ جوار اور حقِ اسلام اور پڑوسی کافِر کا صرف ایک حقِ جوار ہے (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۸۳ حدیث ۹۵۶۰) ۞ حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کا یَہُودی پڑوسی سفر میں گیا، اُس کے بال بچّے گھر رہ گئے، رات کو یَہُودی کا بچّہ روتا تھا۔ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: بچّہ کیوں روتا ہے؟ یَہُودن بولی: گھر میں چَراغ نہیں ہے، بچّہ اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ اُس دن سے آپ روزانہ چَراغ میں خوب تیل بھر کر

روشن کر کے یہودی کے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ جب یہودی لوٹا تو اُس کی بیوی نے یہ واقِعہ سنایا۔ یہودی بولا: جس گھر میں بایزید کا چَراغ آ گیا وہاں اندھیرا کیوں رہے! وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (مراٰۃ ج ٦ ص ٥٧٣)

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (١) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 اور (٢) 120 صَفْحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد
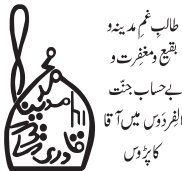
یکم صفر المظفّر ١٤٣٤ھ
15-12-2012

بیان:12

پل صراط کی دہشت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

پُل صراط کی دہشت[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (36صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پرنُور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُلِ صِراط کی دَہشَت (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَفِیظ کی ایک کنیز نے حاضِر ہو کر عَرض کی: میں نے خواب میں دیکھا کہ جہنَّم کو دَہکایا (یعنی بھڑکایا) گیا ہے اور اُس کے اُوپر **پُل صِراط** رکھ

---

[1] : یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع (۱،۲،۳محرم الحرام ۱۴۲۶ھ فروری 2005ء بابُ الاسلام سندھ) میں فرمایا۔ مَعَ ترمیم واضافہ تحریراً حاضِرِ خدمت ہے۔

دیا گیا ہے۔ اِتنے میں **اُمَوی خُلَفا** کو لایا گیا۔ سب سے پہلے خلیفہ **عبدالمَلِک بن مَروان** کو حکم ہوا کہ **پُلْ صِراط** سے گزرو! وہ **پُلْ صِراط** پر چڑھا، مگر آہ! دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اُس کے بیٹے **ولید بن عبدالمَلِک** کو لایا گیا، وہ بھی دوزخ میں جا گِرا۔ اس کے بعد **سُلیمان بن عبدالمَلِک** کو حاضِر کیا گیا اور وہ بھی اسی طرح دوزخ میں گر گیا۔ ان سب کے بعد یا امیرَ المؤمنین! آپ کو لایا گیا، بس اِتنا سننا تھا کہ **حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدالعزیز** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الحَفِیظ نے خوف زَدہ ہو کر چیخ ماری اور گر پڑے۔ کنیز نے پکار کر کہا: یا امیرَ الْمؤمنین! سُنئے بھی تو...... خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ آپ نے سلامَتی کے ساتھ **پُلْ صِراط** پار کر لیا۔ مگر حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الحَفِیظ **پُلْ صِراط کی دَہشَت** سے بے ہوش ہو چکے تھے اور اِسی عالَم میں اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ٢٣١ مُلَخّصاً)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ **کی ان سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پُلْ صِراط تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے

اے عاشقانِ رسول! یاد رہے! غیر نبی کا خواب شَرِیعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں، کنیز کے خواب کی بنیاد پر اُن خُلَفا کو ہرگز ہرگز جہنَّمی نہیں کہہ سکتے، **اللہ** پاک ہی ان کا حال جانتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الحَفِیظ میں خوفِ خدا کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، صِرْف خواب سن کر **پُلْ صِراط کی دَہشَت** سے بے ہوش ہو گئے! واقعی **پُلْ صِراط** کا مُعاملہ بڑا ہی

نازُک ہے۔ پُلْ صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور یہ جہنَّم کی پُشت پر رکھا ہوا ہوگا، خدا کی قسم! یہ سَخْت تشویش ناک مَرْحَلَہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا پڑے گا۔

پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا؟ (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ فرمایا: اے جوان! کیا تو پُلْ صِراط سے گزر چکا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ پھر فرمایا: کیا یہ جانتا ہے کہ تُو جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: فَمَا ھٰذَا الضِّحْکُ؟ یعنی پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا ہے؟ (یعنی جب ایسی مُشکِلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نَجات کا بھی عِلْم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے؟) اس کے بعد کسی نے کبھی بھی اُس کو ہنستے نہیں دیکھا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٢٧)

اللہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوش ہونے والے پر حیرت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''تعجُّب ہے اُس ہنسنے والے پر جس کے پیچھے جہنَّم ہے اور حیرت ہے اُس خوشی منانے والے پر جس کے پیچھے موت ہے۔'' (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّیْن ص ٤١)

ہر ایک پُلْ صِراط سے گزرے گا

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتنا حَفْصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے کہ حُضُورِ اکرم

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو غزوۂ بدر و حُدَیبِیہ میں حاضِر تھے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی وہ آگ میں داخِل نہیں ہوں گے۔ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** پاک نے یہ نہیں فرمایا:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿۷۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو، تمہارے رب کے ذمّے پر یہ ضَرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ (پ١٦، مریم:٧١)

آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا:

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔ (پ١٦، مریم:٧٢)

(اِبن ماجه ج٤ ص٥٠٨ حدیث٤٢٨١)

مُجرِم جہنَّم میں گر پڑیں گے

اے عاشِقانِ رسول! اِس رِوایت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو دوزخ سے گزرنا ہوگا۔ خوفِ خدا رکھنے والے مسلمان بچالئے جائیں گے اور مجرِم وظالم لوگ جہنَّم میں گِر پڑیں گے۔ واقِعی انتہائی دشوار معاملہ ہے، ہائے! ہائے! پھر بھی ہم خوابِ غَفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

دل ہائے! گناہوں سے! بیزار نہیں ہوتا مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا

یہ سانس کی مالا اب، بس ٹوٹنے والی ہے غفلت سے مگر دل کیوں بیدار نہیں ہوتا

گو لاکھ کروں کوشش، اِصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا

اے رب کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ!

اچّھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَحابی کا رونا (حکایت)

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بیت! پُل صراط سے گزرنے کا مُعاملہ آسان نہیں، ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین اِس تعلُّق سے بے حد فکر مند رہا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدنا عبدُ اللّٰہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک بار روتے دیکھ کر ان کی زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: آپ کو کس بات نے رُلایا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے **اللہ** پاک کا یہ فرمان یاد آگیا **وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا** (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔(پ۱۶، مریم:۷۱)) یوں یہ تو جان لیا کہ میں نے اس میں داخل ہونا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ میں اس سے نَجات حاصل کر سکوں گا یا نہیں۔ (اَلْمُستَدرَك ج۵ ص۸۱۰ حدیث ۸۷۸۶، اَلتَّخویف مِنَ النَّار ص ۲۴۴)

''وَارِدُهَا'' سے مُراد

صَحابۂ کرام عَلَیهِمُ الرِّضْوَان کا **خوفِ خدا** مرحبا! **سُوْرَۃُ مَرْیَم** کی آیت 71 میں

لفظ ''وَارِدُھَا'' (یعنی دوزخ سے گزرنے) کے بارے میں حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور سیِّدُنا عبداللّٰہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ کے خیال میں بات یہ تھی کہ قراٰنِ کریم کے ان الفاظ میں '' وَارِدُھَا'' کے معنٰی دَاخِلُھَا (یعنی دوزخ میں داخِل ہونے) کے ہیں[1]۔ یاد رہے! اس آیتِ کریمہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (ترجَمۂ کنزُالایمان: اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔) کے تحت ''خزائنُ الْعِرفان'' میں ہے: (حضرتِ) حَسَن وقَتادہ (رَحِمَھُمَا اللّٰہُ تعالٰی وغیرہ) سے مَروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پُل صِراط پر گُزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص۵۷۹)

کاش کے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا ابومَیسرہ عَمْرو بن شُرَحْبِیل علیہ رحمۃ اللّٰہِ الجلیل ایک بار بچھونے پر آرام کیلئے تشریف لے گئے تو بے قرار ہوکر فرمانے لگے: کاش! میری ماں نے مجھ کو جنا ہی نہ ہوتا۔ ان کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہا نے عرض کی: آپ ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ فرمایا: بے شک اللّٰہ کریم نے جہنَّم پر گزرنے کی خبر دی ہے لیکن یہ خبر نہیں کہ ہم اُس سے نکلیں گے یا نہیں۔ (اَلْبُدورُ السّافِرۃ ص۳۴۳)

پُل صِراط پندرَہ ہزار سال کی راہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللّٰہ پاک ہم پر رَحْم فرمائے، پُل صِراط کا سفر نہایت ہی

---

[1] مرقاۃ المفاتیح ج۱۰ ص۵۹۹ تحت الحدیث ۶۲۲۷، اَلتَّخویف مِنَ النَّار ص ۲۴۴ ، البدورالسّافرۃ ص ۳۳۸

طویل (یعنی لمبا) ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے مَنْقول ہے: پُلْ صِراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، **پانچ ہزار سال** نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال برابر کے۔ پُلْ صِراط بال سے زِیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور وہ جہنَّم کی پشت پر بنا ہوا ہے اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعِث کم زور ہوگا۔ (اَلْبُدورُ السّافِرۃ ص ۳۳٤)

پُلْ صِراط سے بآسانی کون گزر سکے گا؟

اے عاشِقانِ رسول! تصوُّر کیجئے! اُس وَقْت کیا گزر رہی ہوگی جب میدانِ قِیامت میں سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں زمین پر کھڑے ہوں گے، بھیجے کھول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دل اُبل کر گلے میں آ گئے ہوں گے، ایسے خوفناک حالات میں پُلْ صِراط سے گزرنے کا مَرحَلہ درپیش ہوگا۔ اِس سے گزرنے کیلئے دُنیوی اعتِبار سے طاقت ور، کڑیل (کَڑ۔یَل) نوجوان یا پہلوان، تیز رفتار، خلاباز یا کراٹے باز، اور ہٹّے کٹّے مُسٹَنڈے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ارشاد کے مطابِق خوفِ خدا کے سبب کم زور رہنے والے پُلْ صِراط کو بآسانی پار کرلیں گے۔

پُلْ صراط سے گزرنے والوں کے مختلف انداز

اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مَروی ہے، **مصطفٰے**

جانِ رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جہنَّم پر ایک پُل ہے جو بال سے زِیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس پر لوہے کے کُنڈے اور کانٹے ہیں جو کہ اُسے پکڑیں گے جسے **اللہ** پاک چاہے گا۔ لوگ اُس پر گزریں گے، بعض پلک جھپکنے کی طرح، بعض بجلی کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض بہترین اور اچّھے گھوڑوں اور اُونٹوں کی طرح (گزریں گے) اور فِرِشتے کہتے ہوں گے: ''رَبِّ سَلِّمْ، رَبِّ سَلِّمْ'' (یعنی اے پَرْوَرْدَگار سلامتی سے گزار، اے پروَردَگار سلامَتی سے گزار) بعض مسلمان نَجات پائیں گے، بعض زخمی ہوں گے، بعض اَوندھے ہوں گے، بعض مُنہ کے بل جہنَّم میں گر پڑیں گے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج۹ ص۴۱۵ حدیث۲۴۸۴۷)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوی لکھتے ہیں: صِراط حَق ہے۔ یہ ایک پُل ہے کہ پُشتِ جہنَّم پر نَصب (یعنی قائم) کیا جائے گا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ جنَّت میں جانے کا یِہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزر فرمائیں گے، پھر اور اَنْبِیا و مُرسلین، پھر یہ اُمّت پھر اور اُمّتیں گزریں گی اور حسبِ اِختِلافِ اعمال پُل صِراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کَوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائِب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرندا اُڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرِین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پُل صِراط کے دونوں جانب بڑے بڑے بڑے آنکڑے (**اللہ** پاک ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے)

لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑ لیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نَجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنَّم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۴۷۔۱۴۸)

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نورُالْھُدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
ربِّ سلِّم کہنے والے غمزُدا[1] کا ساتھ ہو

یا الٰہی! نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش ص ۱۳۳)

آخِرت میں تنگی کا ایک سبب

اے عاشِقانِ رسول! جہنَّم کی آگ تاریک ہوگی اور پُل صراط اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ فقط وُہی کامیاب ہوگا جس پر ربُّ الْاَکرم کا فَضْل وکرم ہوگا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللّٰہ تُستَری علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوی سے مَروی ہے کہ جس پر دنیا میں تنگی ہوئی اُس پر آخرت میں کشادَگی ہوگی اور جس پر دُنیا میں کشادَگی ہوئی اُس پر آخِرت میں تنگی ہوگی۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج ۱۰ ص ۲۰۷ حدیث ۱۴۹۵۸ ماخوذاً)

حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میرے پاس یہ بات پہنچی ہے کہ قِیامت کے روز پُل صِراط بعض لوگوں پر بال سے بھی باریک ہوگا اور بعض کے لئے گھر اور وسیع وادی کی طرح ہوگا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۳۳۳)

[1]: غمزدہ کے معنٰی: غمگین اور ''غمزُدا'' کے معنٰی: دوسروں کا غم دُور کرنے والا۔

اہلِ صِراط رُوحِ امیں کو خبر کریں جاتی ہے اُمّتِ نَبَوی فرش پر کریں

سرکار! ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں آقا حُضور! اپنے کرم پر نظر کریں

مال زِیادہ تو وبال بھی زیادہ

اے عاشِقانِ رسول! دستُور ہے کہ جتنا مال زِیادہ اُتنا ہی وَبال بھی زِیادہ۔ سفر کا بھی اُصول ہے کہ بس یا ریل گاڑی وغیرہ میں جس کے پاس زِیادہ سامان ہوتا ہے وہ اُتنا ہی پریشان ہوتا ہے۔ نیز جو لوگ ہوائی جہاز کے ذَرِیعے ایک مُلک سے دوسرے ملک کا سفر کرتے ہیں اُن کو تجرِبہ ہوگا کہ زِیادہ سامان والے کسٹم وغیرہ میں کس قدر پریشان ہوتے ہیں! اِسی طرح جس کے پاس دنیا کے مال کا بوجھ کم ہوگا اُسے آخِرت میں آسانی رہے گی۔ چُنانچِہ

"بھاری بوجھ" کی تعریف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ **اللہ** پاک کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ ابوذَرّ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ پکڑ کر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: **اے ابوذَرّ!** کیا تمہیں خبر ہے کہ ہمارے آگے ایک سَخْت گھاٹی ہے، اس پر صِرْف ہلکے بوجھ والے گزر سکیں گے؟ ایک صاحب نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں بھاری بوجھ والوں میں سے ہوں یا ہلکے بوجھ والوں میں سے؟ فرمایا: کیا تیرے پاس آج کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: کل کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: پرسوں کا کھانا ہے؟ عرض کی: جی نہیں! آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اگر تیرے پاس تین دنوں کا کھانا ہوتا تو**

تُو بھاری بوجھ والوں سے ہوتا۔ (مُعجَم اَوسَط ج۳ ص۳۴۸ حدیث۴۸۰۹)

رَحمةً لِّلعٰلمیں! تیری دُہائی دب گیا

اب تو مولیٰ بے طرح[1] سر پر گُنہ کا بار ہے

بوجھ ہی بوجھ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں تین دن کے کھانے کے ذخیرے کی تو بات ہی کہاں ہے، مَحض حرص کے باعِث طرح طرح کی غذاؤں سے فِرِج بھرا رہتا ہے اور بِلا ضَرورت ہر چیز کا اَنبار لگا رہتا ہے۔ آہ! ہم حریصوں کا کیا بنے گا! دولت کی کثرت کا بوجھ، مزید مال بڑھائے چلے جانے کی ہوَس کا بوجھ، کئی کئی دکانوں اور کارخانوں کا بوجھ، بلکہ طرح طرح کے گناہوں کا بھی بوجھ مَثَلاً سُود و رشوت کا بوجھ، دھوکے بازیوں کا بوجھ، دوسروں کا مالِ ناحق دبا لینے کا بوجھ ہائے! ہائے! سروں پر اب تو بوجھ اور **بوجھ ہی بوجھ** ہے، آہ! اِس قَدَر بوجھ کے ہوتے ہوئے پُلْ صِراط سے گزرنے کی کیا صورت ہوگی!

بوجھ ہے سر پر کوہِ گنہ کا آپ ہی کا ہے مجھ کو سہارا

میری مدد ہو شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

میں اگر جہنَّم میں جا گرا تو!

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب،

---

[1] : بے طرح: یعنی بے حد۔

''آنسوؤں کا دریا'' (300 صَفْحات) صَفْحَہ 77 سے شُروع ہونے والی طویل حِکایت کا بعض حصّہ سنئے: (مشہور تابِعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے بیٹھے تو لوگ ان کے قریب آنے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے، اس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ان کی طرف متوجّہ ہو کر فرمایا: اے میرے بھائیو! آج تم میرا قُرْب پانے کے لئے ایک دوسرے کو دھکے دے رہے ہو، کل قِیامت میں تمہارا کیا حال ہوگا جب پرہیز گاروں کی مجالس قریب ہوں گی جبکہ گناہ گاروں کی مَجالِس کو دُور کر دیا جائے گا، جب کم بوجھ والوں (یعنی نیک لوگوں) سے کہا جائے گا کہ تم پُلِ صِراط عُبُور کر لو اور زیادہ بوجھ والوں (یعنی گناہ گاروں) سے کہا جائے گا کہ تم جہنَّم میں گر جاؤ۔ آہ! میں نہیں جانتا کہ میں زیادہ بوجھ والوں کے ساتھ جہنَّم میں گر پڑوں گا یا تھوڑے بوجھ والوں کے ساتھ پُل صراط پار کر جاؤں گا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رونے لگے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور پکار کر فرمایا: ''اے بھائیو! کیا تم جہنَّم کے خوف سے نہیں رو رہے؟ سن لو کہ جو شخص جہنَّم کے خوف سے روتا ہے **اللہ** پاک اسے اس دن جہنَّم سے آزاد فرمائے گا جس دن مخلوق کو زَنجیروں اور بیڑیوں سے کھینچا جا رہا ہوگا۔'' (بَحرُ الدّموع ص ۵۳)

روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے

اے عاشِقانِ رسول! اپنے گُناہوں پر نادِم ہو کر سچّی توبہ کر کے **دعوتِ اسلامی**

کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختِیار فرمایئے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار کو جمع کروا دیجئے۔ ''مَدَنی اِنعامات'' کا عامل بننے کا اَحسن طریقہ یہی ہے کہ روزانہ رِسالہ پُر کیا جائے۔ جو ''مَدَنی اِنعامات'' کا رسالہ روزانہ بھر نہیں پاتے وہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے دیکھ ہی لیا کریں، **اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ** کبھی نہ کبھی بھرنے کا جذبہ بھی مل ہی جائے گا اور اس کی بَرَکت سے **اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ** آخِرت کی تیّاری اور قَبْر و حَشْر کی روشنی اور **پُل صراط** پر نور کے حُصول کی تڑپ پیدا ہوگی۔

نُور والے مسلمان

اللہ پاک کا جس پر کرم ہوگا اُس کو ایسا **نُور** عطا ہوگا کہ اُس کا بیڑا پار ہو جائے گا۔ چُنانچِہ پارہ 27 **سُوْرَۃُ الْحَدِیْد** کی 12 ویں آیتِ کریمہ میں اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرض کا ارشادِ نُور بار ہے:

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ (پ۲۷، الحدید:۱۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن تم ایمان والے مَردوں اور ایمان والی عورَتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دَہنے دوڑتا ہے۔

نُورِ ایمان کی شان

اللہ رَبُّ العِزّت کی خاص عنایت سے جو خوش قسمت مسلمان نُور سے معمور ہو کر

جگمگ جگمگ کرتا جھومتا ہوا پُل صِراط سے گزرے گا اُس کی شانِ عَظَمت نشان کا رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ روشن بیان سے اندازہ لگایئے: ''دوزخ مؤمن سے کہے گی، اے مؤمن! جلد تر گزر، اس لئے کہ تیرے نُور نے میری آگ بجھادی۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۳۳۹ حدیث ۳۷۵)

آقا کا گدا ہوں اے جہنّم! تُو بھی سُن لے

وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مَدنی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

حَشْر میں نُور دِلانے والے 5 فرامینِ مصطَفٰے

﴿۱﴾ نَمازی کو نُور ملے گا

جس نے نَمازوں کی حفاظت کی اس کیلئے قِیامت میں نُور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نَجات ہو گی اور جس نے نَماز کی حفاظت نہ کی تو اُس کیلئے نہ نُور ہو گا اور نہ بُرہان اور نہ نَجات اور وہ (یعنی بے نَماز) قِیامت میں قارون و فرعون وہامان اور اُبَیّ بِنْ خَلَف کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۷٤ حدیث ٦٥٨٧)

﴿۲﴾ اندھیرے میں مسجِد کو جانے کی فضیلت

اندھیروں میں مَساجِد کی طرف جانے والوں کو قِیامت میں نُورِ تام (یعنی مکمّل نور) کی خوش خبری دو۔

(ابوداوٗد ج ۱ ص ۲۳۲ حدیث ٥٦١)

﴿۳﴾ مشکل کُشائی کی فضیلت

جس نے کسی مسلمان بھائی کی مشکل آسان کی اللہ پاک قِیامت میں پُل صِراط پر اُس کیلئے نُور کے دو شُعْبے بنائے گا، ان کی روشنی سے ایک عالَم روشن ہوگا جن کی گنتی ربُّ الْعِزّت خود ہی جانتا ہے۔

(مُعجَم اَوسَط ج۳ ص۲۵٤ حدیث٤٥٠٤)

﴿٤﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه 100 بار پڑھنے کی فضیلت

جو سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے اُسے اللہ پاک قِیامت میں اِس طرح اُٹھائے گا کہ اس کا چِہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج۱۰ ص۹٦ حدیث١٦٨٣٠)

﴿۵﴾ بازار میں ذِکْر کی فضیلت

بازار میں اللہ پاک کا ذِکر کرنے والے کیلئے ہر بال کے بدلے میں قِیامت میں نُور ہوگا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص٤١٢ حدیث٥٦٧)

جنّت میں گھر بنوایئے

سُبْحٰنَ الله! بازار کی غفلت بھری رونقوں سے جب بھی گزرنا پڑ جائے تو نگاہوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ذِکر و دُرُود کا وِرْد شُروع کر دیجئے نیز بازار میں داخِل ہونے کے وَقْت یہ دُعا پڑھ لیجئے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو بازار میں داخِل ہوتے وَقْت یہ دُعا پڑھے گا،

اللہ پاک اُس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مِٹا دے گا اور ایک لاکھ دَرَجے بُلند فرمائے گا اور اُس کے لیے ایک گھر جنّت میں بنائے گا۔" (ترمذی ج٥ ص٢٧١ حدیث٣٤٤٤)

کہ ہے ربِّ سلِّم صدائے محمّد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اے عاشقانِ رسول! قبر و حشر و پُل صراط پر نُورِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم غلامانِ مصطفٰے کو نُور ہی نُور ملے گا کہ بروزِ محشر ہمارے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے غلاموں کی فِکر لاحِق ہوگی، اس دُعا: "رَبِّ سَلِّم ، رَبِّ سَلِّم" (یعنی "پَرْوَرْدَگار سلامَتی سے گزار، پروردگار سلامَتی سے گزار") کی تکرار فرما رہے ہوں گے۔ عاشقِ ماہِ رسالت، اعلٰی حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

رضا پُل سے اب وَجْد کرتے گزریئے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم صدائے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نُور سے محروم لوگ

ہاں جو بدنصیب نماز نہیں پڑھے گا، داڑھی منڈوائے گا یا ایک مُٹّھی سے گھٹائے گا، ماں باپ کو ستائے گا، اولاد کو شریعت کی پابندی سے روک کر ماڈَرن بنائے گا، بیوی اور بالغہ بچّیوں کو بے پردہ پھرائے گا، فلموں ڈراموں، گانے باجوں، حرام روزیوں، سُودی تجارتوں، دھوکے بازیوں، گندی گالیوں، غیبتوں، چغلیوں، عیب دریوں، بدنگاہیوں، بِلا اِجازتِ شَرْعی

مسلمانوں کی دل آزاریوں، بے نمازیوں اور فیشن پرست بُرے دوستوں کی نیز شَہوَت کے باوُجود اَمرَدوں یعنی خوب صورت لڑکوں کی صُحبتوں وغیرہ وغیرہ گُناہوں سے باز نہیں آئے گا اُس کیلئے لمحۂ فکر یہ ہے۔ اگر **اللہ** پاک اور اُس کے پیارے **حبیب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ناراض ہوگئے اور گُناہوں کے سبب ایمان برباد ہوگیا تو یقیناً ناقابلِ برداشت دائمی عذابوں کا سامنا ہوگا اور پُل صِراط پر نُور بھی نہیں ملے گا۔ چُنانچِہ

تیرے لئے کوئی نُور نہیں!

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارَک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ "اَلزُّھد" میں نَقْل کرتے ہیں: "بے شک تم **اللہ** پاک کے یہاں اپنے ناموں اور نشانیوں اور اپنی سرگوشیوں اور مجلسوں یعنی بیٹھکوں اور صُحبتوں سمیت لکھے ہوئے ہو۔ جب قِیامت کا دن آئے گا تو پُکار پڑے گی: اے فُلاں بن فُلاں یہ تیرا نُور ہے اور اے فُلاں بن فُلاں **تیرے لئے کوئی نُور نہیں**۔"

(الزھد ص ٤٦٥ رقم ١٣٢١)

نگاہِ نُور کے طلب گار محروم بِھکاری

مُنافِقین بروزِ قِیامت اِس حال میں آئیں گے کہ اُن کے پاس ایمان کا **نُور** نہیں ہوگا، خوش نصیب ایمان والوں کا **نُور** دیکھ کر اُن کو حسرت بالائے حسرت ہوگی اور اُن سے **نُور** کی بھیک مانگیں گے مگر محرومِ **نُور** ہی رہیں گے۔ چُنانچِہ پارہ 27 **سُوْرَۃُ الْحَدِیْد** کی تیرھویں آیتِ کریمہ میں **اللہ** پاک کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

Go To Index

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ (پ۲۷، الحدید:۱۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: جس دن منافِق مرد اور منافِق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نُور سے کچھ حصہ لیں۔

ایمان پر خاتِمے کی گارنٹی کسی کے پاس نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! نَجات ایمان پر خاتِمے کے ساتھ مَشروط ہے، فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔ یعنی ''اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔'' (بُخاری ج٤ ص٢٧٤ حدیث٦٦٠٧) آہ! ہم میں سے کسی کے پاس بھی یہ گارنٹی نہیں کہ اس کا خاتمہ ایمان ہی پر ہوگا، **اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر** ہمارے بارے میں کیا ہے یقیناً اِس سے ہم ناواقِف ہیں اور یہی سب سے بڑی خوف کی بات ہے۔ بُرے خاتِمے کے ڈر سے بڑے بڑے اولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام خوف زَدہ رہتے تھے۔ براہِ کرم! اس کی مزید معلومات کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کا جاری کردہ ''**اللہ** پاک کی خُفیہ تدبیر'' نامی بیان کی کیسٹ سنئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ خوفِ خدا سے لرز اُٹھیں گے نیز ''بُرے خاتِمے کے اَسباب'' نامی 33 صَفْحات پر مشتمل مختصر سا رسالہ ہَدِیَّۃً حاصِل کر کے ضَرور پڑھ لیجئے اگر دل زندہ ہوا تو ایمان کی حِفاظت کی فکر کے جذبے کے تَحت اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رو پڑیں گے۔ آج کل بعض لوگ بات بات پر کُفریات بکتے ہیں، کلماتِ کُفْر کا عِلْم حاصل کرنا ہر عاقِل بالِغ مسلمان مَرد و عورت پر فرض ہے۔ اِس سلسلے میں

''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' نامی 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب نہایت مُفید ہے۔

اَذان کے دَوران گُفتگو

''بہارِ شریعت'' میں ہے: **جو اَذان کے وَقْت باتوں میں مشغول رہے اُس پر مَعَاذَاللّٰہ خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔** (بہارِ شریعت ج ۱ص ۴۷۳) لہٰذا کم از کم پہلی اذان سن کر خاموش رہ کر ہمیں جواب دے دینا چاہیے۔ آج کل مسلمانوں کی اِس طرف توجُّہ کم ہے، تمام مؤذّن صاحِبان کو چاہئے کہ وہ پہلے دُرُود وسلام پڑھیں پھر اِس طرح اِعلان فرمائیں: ''عاشِقانِ رسول متوجِّہ ہوں، **اللہ** کی رِضا کے لیے اَذان کا احترام کرتے ہوئے، گُفتگو اور کام کاج روک کر اَذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔'' اِس کے بعد اَذان کہیں۔

فون کی میوزیکل ٹون

نَماز کے دوران بعض لوگ موبائل فون بند کرنا بھول جاتے ہیں اور چونکہ موسیقی سننے جیسے حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کا احساس بھی کم رہ گیا ہے لہٰذا **مَعَاذَاللّٰہ** مسجِد کے اندر طرح طرح کی **میوزیکل ٹونز** بجنی شُروع ہو جاتی ہیں۔ اوّل تو موسیقی کے منحوس ٹون سے فون کو پاک کیجئے اور اگر موسیقی سُننے کا گُناہ کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کیجئے اور مسجِد میں سادہ ٹون والے **موبائل فون** بھی بند رکھا کیجئے۔ اِس سلسلے میں اَذان واِقامت کے اعلان کا کارڈ حاصل کر کے عام کیجئے۔ اسی طرح خُطبے کے دَوران ہونے والے گُناہوں کی نِشان دہی کیلئے بھی ایک کارڈ مکتبۃُ الْمدینہ نے شائِع کیا ہے۔ کاش! ہر خطیب

ہر جُمُعہ کو قبل از خُطْبہ پڑھ کر سنا دیا کرے۔ یہ کارڈ زیادہ تعداد میں مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر لیجئے اور مسجِد مسجِد پہنچانے کی مَدَنی تحریک چلا دیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک ہزار سال کے بعد دوزخ سے رِہائی

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ایک شخص جہنَّم سے **ایک ہزار سال** بعد نکالا جائے گا، پھر فرمایا: کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ جو ایک ہزار سال کے بعد نکالا جائے گا اس کے بارے میں یہ بات یقینی ہے کہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہوگا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٣١)

40 سال تک نہیں ہنسے

اے عاشِقانِ رسول! حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے غلبۂ خوف کے سبب **ایک ہزار سال** کے بعد جہنَّم سے رِہائی پانے والے شخص کے ایمان پر خاتمہ ہو جانے پر رشک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کاش! وہ شخص میں ہوتا۔ آہ! ہزار سال تو بَہُت ہی بڑی بات ہے، **خُدا کی قسم!** ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنَّم کا عذاب برداشت ہونا ممکن نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے غلبۂ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا عالَم تو دیکھئے!

مَنْقُول ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چالیس سال تک نہیں ہنسے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر یوں معلوم ہوتا گویا ایک سہما ہوا قیدی ہے جسے سَزائے موت سنانے کے بعد گردن اُڑانے کیلئے لایا گیا ہے! اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ گُفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا گویا آخِرت نظروں کے سامنے ہے اور اس کو دیکھ دیکھ کر اس کی مَنْظر کشی فرما رہے ہیں اور جب خاموش ہوتے تو ایسا لگتا گویا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی آنکھوں کے سامنے آگ بھڑک رہی ہے! جب عرض کی گئی: آپ اِس قدر خوف زَدہ اور مَغْمُوم کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اِس بات کا خوف کھائے جا رہا ہے کہ اگر اللہ پاک نے میرے بعض ناپسندیدہ اَعْمال دیکھ کر مجھ پر غَضَب فرمایا اور فرما دیا کہ جا میں تجھے نہیں بخشتا تو میرا کیا بنے گا! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٣١)

گرتے پڑتے گزرنے والا

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی نَقْل کرتے ہیں: اللہ پاک اگلوں اور پچھلوں کو ایک معلوم دن یعنی بروزِ قِیامت ایک مقام پر جمع فرمائے گا۔ چالیس سال تک لوگوں کی آنکھیں اُوپر کی طرف لگی رہیں گی، وہ فیصلے کے مُنْتَظِر ہوں گے۔ مؤمنوں کو ان کے اَعمال کے مطابِق نُور عطا کیا جائے گا، کسی کو بڑے پہاڑ کی مِثْل نُور ملے گا اور کسی کو کَھجور کے دَرَخْت کی مانند تو کسی کو اِس سے بھی کم حتّٰی کہ ان میں سے آخری شخص کو پاؤں کے انگوٹھے جتنا نُور عنایت کیا جائے گا جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا، جب اُس کا نُور چمکے گا تو وہ چلے گا اور جب بُجھ جائے گا تو اندھیرے کی وجہ سے رُک جائے گا۔ پھر ہر ایک اپنے اپنے نُور کے

مُطابِق پُل صِراط عُبُور کرے گا، کوئی تو **پلک** جھپکنے میں گزر جائے گا، کوئی **بجلی** کی طرح، کوئی **بادَل** کی مانِند، کوئی **ستارے** ٹوٹنے کی مِثْل، کوئی **گھوڑے** کے دوڑنے کی طرح تو کوئی **آدَمی** کے دوڑنے کی طرح گزرے گا۔ جس کو پاؤں کے انگوٹھے کی مِثْل (مِثْ۔لْ) **نُور** دیا جائے گا وہ چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے بل گزرے گا حالت یہ ہوگی کہ ایک ہاتھ بڑھائے گا تو دوسرا اٹک جائے گا، جب ایک پاؤں اُلجھے گا تو دوسرا پاؤں کھینچ کر بڑھائے گا اور اُس کے پہلوؤں تک آگ پَہُنچ جائے گی، وہ اِسی طرح گِرتا پڑتا بِالآخِر پُل صِراط پار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا، وہاں کھڑے ہو کر اپنے پاک پَرْوَرْدَگار کی حمد بیان کرے گا، پھر اُسے جنّت کے دروازے کے قریب ایک کُنویں پر غُسْل دیا جائے گا۔ (اِحیاء العلوم ج ۵ ص ۲۸۶ ملخّصاً)

پُل صراط آہ ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یارب
میرے محبوب کے ربّ! تیرا کرم ہوگا تو پُل کو بجلی کی طرح پار کروں گا یارب

میرا کیا بنے گا!

اے عاشِقانِ رسول! جن خوش بختوں کا ایمان پر خاتمہ ہوگا وہ بِالآخِر نَجات پا جائیں گے اور جس کا ایمان برباد ہوگیا اور بغیر توبہ وتجدیدِ ایمان مرگیا اُس کی نَجات کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ہر ایک کو ڈرنا ضَروری ہے کہ نہ معلوم میرا کیا بنے گا! پُل صراط جہنَّم پر بنا ہوا ہے، اور اُس پر سے گزرے بِغیر جنّت میں داخِلہ ممکن نہیں۔

پُل صِراط سے گزرنے کا لرزہ خیز تصوُّر

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: جو شخص اِس دنیا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔ (جمع الجوامع)

میں صِراطِ مستقیم (یعنی سیدھے رستے) پر قائم رہا وہ بروزِ قِیامت **پُل صراط** پر ہلکا پُھلکا ہو کر نجات پالے گا اور جو دنیا میں استِقامت سے ہٹ گیا، نافرمانیوں اور گُناہوں کے سبب اُس کی پیٹھ بھاری ہوئی تو پہلے ہی قدم میں پُل صِراط سے پھسل کر گر پڑے گا۔ اے بندۂ ناتُواں! ذرا غور تو کر جب تو پُل صراط اور اُس کی باریکی کو دیکھے گا تو کس قدَر گھبرائے گا، پھر اُس کے نیچے جہنَّم کی ہولناک سیاہی پر تیری نَظَر پڑے گی، نیچے سے جہنَّم کا جوش وخَروش سنائی دے گا، آگ کے بُلند شُعلوں کی چیخ پکار تیرے کانوں سے ٹکرائے گی، تُو سوچ تو سہی! اُس وَقْت تجھ پر کس قدَر دَہشَت طاری ہوگی۔ یاد رکھ! تیرا دل چاہے کتنا ہی بے قرار و بے کل ہو، قدم پھِسَل رہے ہوں اور پیٹھ پر اِس قدَر بوجھ ہو کہ اِتنا بوجھ اٹھا کر ہموار زمین پر چلنا بھی تیرے لئے دشوار ہو، تُو لاکھ کمزوری کی حالت میں ہو مگر تجھے پُل صراط پر چلنا ہی پڑے گا، تُو تصوُّر تو کر کہ بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے تیز پُل صراط پر نہ چاہتے ہوئے بھی جب تُو پہلا قدم رکھے گا اور اُس کی سَخْت تیزی کو محسوس کرے گا مگر پھر بھی دوسرا قدم اُٹھانے پر مجبور ہوگا، لوگ تیرے سامنے پھِسَل پھِسَل کر جہنَّم میں گر رہے ہوں گے، فِرِشتے لوگوں کو بڑے بڑے کانٹوں اور لوہے کے **آنکڑوں** سے کھینچ کھینچ کر جہنَّم میں جھونک رہے ہوں گے، تُو دیکھ رہا ہوگا کہ وہ لوگ روتے چلّاتے سَر کے بل جہنَّم میں گِرتے جارہے ہیں، تُو سوچ اُس وَقْت خوف کے مارے تیری کیا حالت بنی ہوگی!

جہنَّم میں گرنے والوں کی چیخ پکار

جہنَّم کی گہرائیوں سے آہ وبُکا اور ہائے! اُوہ! کی چیخ پُکار تیرے کانوں میں پڑ رہی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار)

ہوگی ، بے شمار لوگ پُل صراط سے پھِسَل کر جہنّم میں جا پڑیں گے،تُو سوچ تو سہی اگر تیرا قدم بھی پھِسَل گیا تو تیرا کیا بنے گا ! اُس وَقْت کی شَرم ونَدامت تجھے کچھ فائدہ نہ دے گی ،اُس وَقْت تیری حسرت بھری فریاد کچھ اِس طرح ہوگی:''آہ! میں اِسی دن سے ڈرتا تھا ،ہائے کاش! میں اپنی آخِرت کیلئے کچھ آگے بھیجتا ، اے کاش ! میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ،ہائے کاش! میں فُلاں کو دوست نہ بناتا ،اے کاش! میں مِٹّی ہوجاتا ، اے کاش! میں بُھولا بِسرا ہوجاتا ،اے کاش! میری ماں ہی مجھے نہ جنتی۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۲۸۰ مُلَخَّصاً)

کاشکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا　　　قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی　　　مصطَفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا

آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

کون وہاں بے خوف رہے گا

حُجّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: قِیامت کے ہوشرُبا حالات میں وُہی شخص زِیادہ مَحفوظ ہوگا جو دُنیا میں اِس کے مُعاملے میں زِیادہ فکرمند (یعنی خوف زَدہ) رہا کرے گا، کیوں کہ اللہ پاک کسی پر دو خوف جَمع نہیں کرتا لہٰذا جو آدَمی دنیا میں پُل صراط اور قِیامت کے بھیانک حالات سے ڈرا وہ آخِرت میں اِن سے نَجات پالے گا۔ اور خوف سے ہماری مُراد عورَتوں والا (کمزوردلی والا) خوف نہیں کہ سُنتے ہی

(عارِضی طور پر) دل نَرْم پڑ جائے اور آنسو بہنے لگیں پھر جلد ہی سب کچھ بھول کر بندہ لَہْو ولَعِب (یعنی کھیل کود) میں مشغول ہو جائے۔ **خوف** کا اِس طرح کے رونے دھونے سے کوئی تَعلُّق نہیں بلکہ انسان جس چیز سے ڈرتا ہے اُس سے دُور بھاگتا ہے اور جس چیز سے رَغْبت رکھتا ہے اُس کی طلب بھی کرتا ہے، پس آخرت میں آپ کو وُہی خوف نَجات دلائے گا جو کہ **اللہ** کریم کی اِطاعت وفرماں برداری پر آمادہ کرے اور نافرمانی اور گُناہوں سے باز رکھے۔

بے وُقُوفوں والا خوف

نیز عورَتوں کے (کمزوردلی) والے خوف سے بھی بڑھ کر **بے وُقُوفوں والا خوف** ہے کہ جب وہ (قِیامت کے) ہولناک مناظر کے بارے میں (کوئی بیان وغیرہ) سنتے ہیں تو فوراً اُن کی زَبان پر اِستِعاذَہ (اِس۔تِ۔عَاذَہ) یعنی پناہ مانگنے والے کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور وہ کہنے لگتے ہیں: میں **اللہ** پاک کی مدد چاہتا ہوں، **یا اللہ پاک**! مجھے بچالے! بچالے! وغیرہ، اس کے باوُجُود وہ گناہوں پر ڈٹے رہتے ہیں جو اِن کی ہلاکت کا باعِث ہیں، شیطان ان کے پناہ مانگنے پر ہنستا ہے۔[1] (یعنی یہ سب صِرف جذباتی اور عارِضی الفاظ ہوتے ہیں، خوفِ حقیقی کی وجہ سے نکلے ہوئے نہیں ہوتے۔ ان کو جذباتی اور عارِضی الفاظ اِس لئے کہا جارہا ہے کہ ایک طرف پناہ بھی مانگ رہے ہوتے ہیں مگر دوسری طرف گُناہوں پر مِثلِ سابِق (یعنی پہلے ہی کی طرح) دِلیری بھی موجود رَہتی ہے، گناہ کو ترک کر دینے کا عَزْم نہیں ہوتا۔ مَثَلاً بے نَمازی ہے تو بے نَمازی اور داڑھی مُنڈا داڑھی مُنڈا ہی رَہتا

[1] اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۲۸۶۔۲۸۷ مُلَخَّصاً

ہے، جُھوٹا جھوٹ بولنا ترک کرنے کا عَزْم کرتا ہی نہیں، سود، رشوت، حرام کمائی اور دھوکے بازی کا خُوگر یہ کام چھوڑتا ہی نہیں، پَرائی عورَتوں اور اَمْردوں کے ساتھ بَدنگاہی کرنے والا، فِلم بِینی اور گانے باجوں کا رَسیا اپنے گُناہوں سے بچنے کا حقیقی ذِہْن بناتا ہی نہیں، غیر شَرْعی لباس پہننے والا، لوگوں پر ظُلْم کرنے والا، زانی، شرابی، ماں باپ کو ستانے والا، بال بچّوں کو شریعت وسنّت کے مطابِق تربیَت نہ دینے والا، بے نَمازیوں اور ماڈَرن دوستوں کی تباہ کُن صُحبتوں میں بیٹھنے والا وغیرہ وغیرہ اپنے اپنے گُناہوں پر حسبِ معمول قائم رَہتا ہے)

آہستہ آہِستہ نہیں ایک دم گناہوں کو چھوڑ دے

اے عاشِقانِ رسول! بے شک جذبات میں آکر عارِضی طور پر رونا اور توبہ کرنا بھی اگر بَر بنائے **اِخلاص** ہے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ضَرور رنگ لائے گا۔ اپنا ذِہْن بنایئے کہ میں نے اپنے آپ کو لازمی سُدھارنا ہے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے نَدامت کے ساتھ رو رو کر توبہ وعَہْد کیجئے کہ اب **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں فُلاں فُلاں گناہ نہیں کروں گا۔ خبردار! یہاں شیطان آپ کو مشورہ دے گا کہ جذباتی فیصلہ اچّھا نہیں ہوتا اپنی اصلاح آہِستہ آہِستہ کرنی چاہئے، ایک دم سے ہی مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنا مناسب نہیں، بس دھیرے دھیرے کوشِش جاری رکھ، ابھی تو ساری زندَگی پڑی ہے، ابھی تو تیری عُمْر ہی کیا ہے! ابھی تو تیری شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھا لینا بلکہ حج کیلئے جانا تو **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا سے داڑھی رکھ کر آنا، جب بوڑھا ہو جائے تو عِمامہ سجا لینا وغیرہ وغیرہ۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** خُدا کی قسم! یہ شیطان کا بہت ہی خطرناک وار ہے۔

توبہ میں تاخیر انتہائی خطرناک ہے، ہوسکتا ہے میری اِس بات پر شیطان فوراً وَسوسہ ڈالنے لگا ہو کہ میں تجھے توبہ سے کہاں روکتا ہوں بے شک فوراً اور ابھی ابھی توبہ کرلے۔

قَبولیّتِ توبہ کی تین شرائط

ارے میرے بھولے بھالے اسلامی بھائیو! گالوں پر چند بار ہلکی ہلکی چپت مار لینے کا نام توبہ نہیں۔ توبہ کے تین رُکْن ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رُکن (رُکْ۔نْ) کم ہو تو پھر توبہ قَبول نہیں ہوگی۔ وہ تین رُکْن یہ ہیں: (۱) اعتِرافِ جُرم (۲) نَدامت (یعنی کئے ہوئے گناہ پر شرمندگی) (۳) عَزْمِ ترک۔ یعنی گناہ چھوڑنے کا عَزْم، نیز اگر گُناہ قابلِ تَلافی ہو تو اُس کی تَلافی بھی لازِم، مَثَلاً بے نَمازی کی توبہ اُسی وقت **سچّی توبہ** کہلائے گی جبکہ رہ جانے والی نَمازوں کی قَضا بھی کرے۔ کسی کا مال یا پیسے چھین یا دبالئے تھے تو **توبہ** اُسی صورت میں مکمَّل ہوگی جبکہ اُس کو لوٹائے یا اُس سے مُعاف کروائے۔ خالی SORRY کہہ دینا یا اوپری طور پر مُعافی مانگ لینا کافی نہیں ہوتا جب تک صاحِبِ حَق مُعاف نہ کر دے، ہاں اگر صاحِبِ حَق فوت ہو چُکا ہے تو اُس کے وُرَثا کو پیسے لوٹائے اگر وُرَثا بھی نہ رہے ہوں یا کچھ معلوم ہی نہیں کہ کس کس کے پیسے کھا ڈالے تھے تو اُتنی رقم کسی فقیر یا مسکین کو خیرات کر دے۔ **حُقُوقُ الْعِباد** کے ان اَحکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کا رسالہ "ظُلْم کا انجام" پڑھئے۔

آہِستہ آہِستہ نہیں فوراً اصلاح ہونی چاہئے

بَہَر حال آہِستہ آہِستہ سُدھرنے کا ذِہْن بنائے رکھنا خطرناک ہوتا ہے کہ موت

صِرف بوڑھوں، کینسر یا ہارٹ کے مریضوں ہی کو آتی ہے ایسا نہیں، روزانہ نہ جانے کتنے ہی کڑیل جوان حادِثات کا شکار ہو کر اچانک موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ سیلاب و زلزلے کے ذَرِیعے بھی **اچانک موت** آ دبوچتی ہے۔

2 لاکھ 20 ہزار سے زائد اَموات

ابھی پچھلے ہی دنوں کی بات ہے، **سونامی** (سمندری زلزلے) **کی یہ آفت** جو کہ بِالکل اچانک ہی نازِل ہوئی تھی، 20-1-2005 کے جنگ اخبار کی خبر کے مطابِق اِس آفت سے **گیارہ ممالک** میں مرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 20 ہزار سے زائد ہے، یہ حادِثہ سَراپا عبرت ہے، اِس نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا مگر آہ! گُناہوں میں کمی آنے کا نہیں سنا گیا! عبرت کی خاطر ''روزنامہ جنگ'' 20-1-2005 کا ایک آرٹیکل حسبِ ضَرورت تصرُّف کے ساتھ پیش کرتا ہوں:

سَمُندری زلزلے کی تباہ کاریاں

''انڈونیشیا'' کے صوبے ''آچے'' کا دارالحکومت **بندہ آچے** ''سونامی'' یعنی **سَمُندری زلزلے** سے سب سے زِیادہ مُتَأَثِّر ہوا۔ صِرف اِس شہر میں مرنے والوں کی تعداد **ایک لاکھ** سے بڑھ چکی ہے۔ ''بندہ آچے'' میں موجود صَحافی نے اس شہر کی تباہی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سَرسبز و شاداب، خوب صورت اور زندَگی سے بھرپور شہر کوئی اور نہیں 26 دسمبر 2004ء سے پہلے کا بندہ آچے ہے، پھر **سونامی** (یعنی

سمندری زلزلہ) آیا اور اُس نے منٹوں میں اِس ہنستے بستے شہر کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔ **سونامی** اپنے ساتھ نہ صِرْف اِس شہر کی خوب صورتی اور شادابی لے گیا بلکہ ہزاروں خاندانوں کو تباہ اور ہزاروں کو اَدھورا چھوڑ گیا۔ ایک غیر سرکاری اِنڈونیشی تنظیم کے اَعداد و شمار کے مُطابِق ساڑھے تین لاکھ کی آبادی کے ''بندہ آچے'' کی تقریباً 60 فی صد آبادی **سونامی** کی بھینٹ چڑھ چکی ہے۔ اس شہر میں ابھی تک جگہ جگہ لاشیں بکھری پڑی ہیں اور روزانہ ہزاروں لاشوں کو اجتماعی طور پر دَفْن کیا جا رہا ہے۔ جو **سونامی** سے بچ گئے ہیں وہ کیمپوں میں سسکتے ہوئے اپنے بچھڑنے والوں کو یاد کر رہے ہیں۔ یہاں بَہُت سے افراد ایسے ہیں جو اپنا پورا خاندان کھو چکے ہیں، ان کی آنکھوں میں موجود حسرت اور تلاش شاید کبھی خَتْم نہیں ہوگی، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے پیاروں کو موت کے مُنہ میں جاتے دیکھا، ان کے دکھ کی گہرائی کا اندازہ لگایا ہی نہیں جاسکتا۔ پہلے زلزلے نے شہر کو ہلا کر رکھ دیا اور پھر سونامی نے وہ تباہی مچائی جو اس نسل نے دنیا میں کہیں نہیں دیکھی۔ کہتے ہیں، اگر یہ طوفان دن کے بجائے رات کو آتا تو جو بچ گئے ہیں شاید وہ بھی نہ بچ پاتے، **سونامی** جہاں جہاں سے گزرا راستے میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کرتا چلا گیا اور اپنے پیچھے صِرْف تباہی اور موت چھوڑ گیا۔ ''بندہ آچے'' کے وَسط (یعنی درمیان) میں بہنے والا یہ پُرسکون دریا شِمال سے جنوب کی طرف بہتا ہے لیکن سونامی کے چنگھاڑتے ہوئے طوفان نے اِسے جُنوب سے شمال کی سَمت بہنے پر مجبور کر دیا۔

یہ واقِعہ نیا نہیں ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خُدا کی قسم! اس تازہ ترین قِصّے میں ہمارے لئے عبرت عبرت اور سراسر عبرت ہے، کیا اب بھی ہم توبہ پر آمادہ نہیں ہوں گے؟ بربادی اور ویرانی کا یہ واقِعہ کوئی نیا نہیں، ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے جس کی خبر ہمیں خود **اللہ** پاک کی سچّی کتاب دے رہی ہے، البتّہ قراٰنی واقعات اور موجودہ تباہی کے واقعات میں یہ فرق ہے کہ قراٰنِ کریم میں بیان کردہ واقعات میں تباہی و بربادی کا عذابِ الٰہی ہونا ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے اور موجودہ واقِعات میں عذاب ہونے یا نہ ہونے دونوں کا احتمال (یعنی پہلو) ہے لیکن اتنی بات تو یقینی ہے کہ جو لوگ اِن طوفانوں، سیلابوں میں مر گئے یا مر جائیں گے ان کی دنیا خَتْم ہو گئی اور آخِرت کا مرحلہ شُروع ہو گیا نیز توبہ و نیکیوں کی مُہلَت بھی خَتْم ہو گئی لٰہذا ہمارے لئے ان موجودہ واقِعات میں بھی عبرت یقیناً موجود ہے۔ چُنانچِہ پارہ 25 **سُوْرَةُ الدُّخَان** کی آیت 25 تا 29 میں ارشادِ قراٰنی ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍۙ(۲۵) وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍۙ(۲۶) وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَۙ(۲۷) كَذٰلِكَ- وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ(۲۸) فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ(۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے۔ ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

اے عاشِقانِ رسول! آپ نے غور فرمایا؟ عُمدہ عُمدہ مکانات بنانے والے، خوشنما باغات سجانے والے اور لہلہاتے کھیت لگانے والے دنیا سے رُخصت ہوگئے اور ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثے کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، نہ ان پر زمین روئی نہ آسمان، نہ ہی انہیں مُہلَت (مُہْ۔لَت) دی گئی، ان کے نام ونِشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے خَتْم ہوگئے، بس اب وہ ہیں اور ان کے اَعْمال۔ تو یہ دنیا بس عبرت ہی عبرت ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقے سے آہ و بُکا ہے

کہیں شِکوۂ جور و مکر و دَغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

کر لے توبہ ربّ کی رَحْمت ہے بڑی

اے عاشِقانِ رسول! اس سے پہلے کہ آپ میں سے کسی کے بارے میں یہ شور مچ جائے کہ اس کا اِنتِقال ہوگیا ہے، جلدی غسّال کو بلا لاؤ، چنانچہ غسّال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غُسْل دیا جا رہا ہو...... کفَن پہنایا جا رہا ہو...... پھر اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جائے۔ یہ سب پیش آنے سے قبل

ہی مان جایئے ، جلدی جلدی گُناہوں سے سچّی توبہ کر لیجئے ۔ ابھی توبہ کا وَقْت موجود ہے۔

کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

باغ کا جُھولا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! موت کی تیّاری، قَبْر وحَشْر اور **پُلْ صِراط** سے گزرنے کی آسانی کے حُصُول کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں رَحمتِ ربِّ کائنات سے سفر کی سچّی نیّت بھی نَجات کا باعِث بن سکتی ہے، چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک محلّے میں **مَدَنی دَورہ** برائے نیکی کی دعوت سے مُتأَثِّر ہو کر ایک ماڈَرن نوجوان مسجِد میں آ گیا، سنّتوں بھرے بیان میں مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے نام لکھوا دیا۔ مَدَنی قافِلے میں اُس کی روانگی میں ابھی کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے الٰہی سے اُس کا انتِقال ہو گیا۔ کسی اہلِ خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جھول رہا ہے۔ پوچھا: یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دیا: **’’دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ کریم کا بڑا کرم ہوا ہے، میری ماں سے کہہ دینا کہ وہ میرا غم نہ کرے میں یہاں بَہُت چین سے ہوں۔‘‘**

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو   سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
کرلو اب نیّتیں قافِلے میں چلو   پاؤ گے جنّتیں قافِلے میں چلو

اے عاشِقانِ رسول! یہ سب **اللہُ ربُّ العِزّت** کی مَشِیَّت پر ہے کہ چاہے تو کسی ایک گُناہ پر گرِفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر بخش دے یا اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے یا مَحض اپنی رَحْمت سے بِلا حساب مغفِرت فرما دے۔ چُنانچِہ پارہ 24 **سُوْرَۃُ الزُّمَر** کی آیت 53 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۵۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، **اللہ** کی رحمت سے نا امید نہ ہو، بے شک **اللہ** سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وُہی بخشنے والا مہربان ہے۔

سَبَقَت رَحمتی عَلٰی غضبی تُو نے جب سے سُنا دیا یارب!
آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہوگیا یا رب!
تو حَسَن کو اُٹھا حَسَن کر کے
ہو مَعَ الخیر خاتمہ یا رب

۲۷ صفر المظفّر ۱۴۴۰ھ

06-11-2018

”پُلْ صِراط کی دَہشت“ (کیسٹ) نے کایا پلٹ دی

قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی **مُتَعَدَّد اَخلاقی بُرائیوں میں** مبتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کود میں وَقْت **برباد** کرنا ان کا محبوب مَشْغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رَمَضانُ الْمبارَك تشریف لایا تو ان کو بھی **نمازوں** کے لئے مسجِد میں حاضِری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** سے دَرْس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ خوب مسکرا کر پُر جوش طریقے سے مُلاقات کیا کرتے، ان کے اِس انداز سے یہ بہت **مُتَأَثِّر** ہوئے۔ بِالخصوص مُبَلِّغ دعوتِ اسلامی کا ”**پیارے پیارے اسلامی بھائیو**“ کہنا کافی دیر تک ان کے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن وہ انہیں بڑے پر تپاک انداز میں ملے اور **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی، انہوں نے نیّت کر لی۔ جُمعرات آنے سے پہلے ہی انہیں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کے جاری کردہ بیان کا کیسٹ ”**پُلْ صراط کی دَہشَت**“ کہیں سے مُیَسَّر آ گیا۔ انہوں نے توجُّہ سے بیان سُننا شُروع کیا۔ ”**پُلْ صراط**“ کا نام تو انہوں نے پہلے بھی سن رکھا تھا مگر پُلْ صراط عُبور کرنے کا مرحلہ اتنا **دَہشت ناک** ہے، اِس کا پتا انہیں یہ بیان سُن کر چلا۔ جب انہوں نے اپنے گُناہوں، پھر **ناتُواں یعنی کمزور بدن** کی طرف نَظَر کی تو ان کی آنکھوں میں **آنسو** آ گئے اور سوچنے لگے کہ میں **پُلْ صِراط** کیونکر پار کرسکوں گا! چُنانچِہ انہوں نے اپنے ربِّ کریم کی نافرمانیوں سے توبہ کر کے **سُدھرنے** کا پُختہ اِرادہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

کرلیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَ نی ماحول کی بَرَکت سے سنّت کے مُطابِق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس اب ان کے بدن کا حصّہ بن چکے ہیں۔

(رسالۂ ہٰذا مذکورہ کیسٹ ہی کا مَعَ ترمیم و اضافہ تحریری گلدستہ ہے)

اِقامت کے بعد امام صاحِب یوں اِعلان کریں

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سِیدھ میں کر کے صف سیدھی کر لیجئے، دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا رگڑ کھا رہا ہو اس طرح خوب اچّھی طرح ملا کر رکھنا واجب، صف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صف (دونوں کونوں تک) پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شُروع کر دینا تَرکِ واجِب، ناجائز و گناہ ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالِغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صف سب سے آخِر میں بنایئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص۲۱۹ تا ۲۲۵)

ماٰخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

1	قراٰنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
2	تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری	310ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۰ھ
3	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۰۳ھ
4	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابوسعید جونپوری	1130ھ	پشاور
5	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	1137ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
6	حاشیۃ الصاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	1241ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۱ھ
7	تفسیر روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی	1270ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۰ھ
8	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۹ھ
9	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ
10	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱٤۲۷ھ
11	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۱ھ
12	ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
13	نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٦ھ
14	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
15	دارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی	255ھ	کراچی ۱٤۰۷ھ
16	دارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی	285ھ	موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱٤۲٤ھ
17	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
18	مسند ابویعلیٰ	امام احمد بن علی موصلی	307ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۸ھ
19	مسند بزّار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار	292ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ ۱٤۲٤ھ
20	سننِ کبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی	303ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۰۱ھ
21	مُصَنَّف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق صنعانی	211ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ
22	مُصَنَّف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی	235ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
23	مراسیل ابی داؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	افغانستان
24	موسوعہ ابن ابی الدنیا	امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱٤۲٦ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
25	شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی	321ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
26	الزہد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
27	الزہد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی	181ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
28	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
29	معجم اوسط	//	//	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
30	معجم صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ
31	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
32	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
33	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
34	سنن کبریٰ	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
35	الترغیب والترہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری	656ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
36	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۶ھ
37	مشکاۃ المصابیح	علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی	741ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
38	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
39	جامع صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
40	مجمع الزوائد	امام حافظ نورالدین ھیثمی	807ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
41	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
42	عمدۃ القاری	علامہ ابومحمد محمود بن احمد عینی	855ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
43	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	1014ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
44	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ۱۴۳۱ھ
45	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
46	مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
47	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
48	طبقات کبریٰ	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	230ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
49	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
50	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن	571ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
51	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار	637ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
52	حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری	1382ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
53	تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ	مولانا عبد المجتبیٰ رضوی	1998ء	کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز لاہور
54	ہدایہ	علامہ علی بن ابو بکر مرغینانی	593ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
55	تنویر الابصار	شمس الدین محمد بن عبد اللّٰہ تمرتاشی	1004ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
56	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲۰ھ
57	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	//
58	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	1161ھ	دارالفکر بیروت ۱٤۰۳ھ
59	حاشیۃ الطّحطاوی علی الدّر	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی	1231ھ	کوئٹہ
60	جوہرہ	علامہ ابوبکر بن علی حداد	800ھ	کراچی
61	فتاوٰی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱٤۱۲تا۱٤۲۳ھ
62	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۷ھ
63	جنّتی زیور	علامہ مولانا عبد المصطفٰے اعظمی	1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳۸ھ
64	مساوی الاخلاق	علامہ محمد بن جعفر السامری	327ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱٤۱۳ھ
65	قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی	386ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٦ھ
66	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دار صادر بیروت 2000ء
67	منہاج العابدین	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
68	الدرۃ الفاخرۃ	//	//	دارالفکر بیروت ۱٤۲٤ھ
69	کیمیائے سعادت	//	//	انتشارات گنجینہ تہران
70	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
71	راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیا	725ھ	دہلی
72	بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن جوزی	597ھ	دار الفجر دمشق ۱٤۲٤ھ
73	عیون الحکایات		//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ
74	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی	373ھ	پشاور ۱٤۲۰ھ
75	تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد انصاری	973ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱٤۲٥ھ
76	تذکرۃ الواعظین	مولانا محمد جعفر قریشی حنفی		پشاور

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
77	درۃ الناصحین	علامہ عثمان بن حسن بن احمد خوبوی	1241ھ	دار الفکر بیروت
78	کتاب الکبائر	علامہ محمد بن احمد عثمان الذہبی	748ھ	پشاور
78	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
80	التوبیخ والتنبیہ	علامہ ابوالشیخ عبد اللہ بن محمد اصبہانی	369ھ	مکتبۃ الفرقان قاہرہ مصر
81	الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر	974ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
82	التخویف من النار	امام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد حنبلی	795ھ	مکتبۃ دار البیان دمشق
83	مواعظ عصفوریہ	امام ابو بکر بن محمد عصفوری	1103ھ	مکتبہ اعلیٰ حضرت
84	القول البدیع	امام ابو الفرج محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ۱۴۲۲ھ
85	لواقح الانوار	علامہ عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی	973ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
86	منبہات	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	852ھ	پشاور
87	تذکرہ	امام محمد بن احمد قرطبی	671ھ	دار السلام ۱۴۲۹ھ
88	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
89	البدور السافرۃ	//	//	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
90	احوال القبور	امام عبد الرحمٰن بن شہاب الدین	795ھ	دار الغد الجدید مصر
91	روض الریاحین	علامہ عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی	768ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
92	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبد الکافی	810ھ	کوئٹہ
93	سبع سنابل	میر عبد الواحد بلگرامی	1017ھ	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیا لاہور
94	حیاۃ الحیوان	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری	808ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۵ھ
95	الحصن الحصین	امام محمد بن محمد بن محمد ابن جزری	833ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
96	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
97	شجرہ قادریہ رضویہ	از: شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
98	اسلامی زندگی	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
99	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
100	ذوقِ نعت	علامہ مولانا حسن رضا خان بریلوی	1326ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
101	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۷ھ

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

اللہ

دُکان خوب چلے

سورۃ الکوثر سات بار (اول آخر تین بار درود شریف) جس کی دُکان نہ چلتی ہو وہ اپنی دکان پر جاکر باوُضو پڑھ کر اپنی چیزوں پر دم کرے ان شاء اللہ الکریم خوب کسٹمر آئیں گے اور بکری یعنی SALE بڑھ جائے گی۔ جب تک مقصد حاصل نہ ہو یہ عمل روزانہ کرتے رہئے (شروع میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ایک بار اور ہر بار سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک بار پڑھئے)
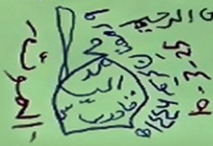
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net